

سرکاری رپورٹ

نوال اجلاس



بلوچستان صوبائی امبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ یکشنبہ - سورخہ ۲۱ جون ۱۹۸۶ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	<u>آغاز کارروائی۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ</u>	
۲	<u>وقف سوالات</u> نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	
۳	<u>رخصت کی درخواستیں</u>	۷۰
۴	<u>بجٹ پر عام بحث</u>	۷۵

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کانوائی اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز یکشنبہ سورہ ۱۱ جون ۱۹۸۶ء بوقت دن بھجے صحیح زیر صدارت ملک محمد سردار خان کا گرد
اپنے کریمہ اسے اپنے ہال کر رہیں تھے ہوا۔

تلذوت قرآن پاک و مسجد

از

قاری سید حاد کاظمی۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۔ لِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
إِنَّ اللَّهَ يَا مُمِنْ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ / وَإِيتَاهُ زَيْنَهُ مِنَ الْمَفْتَاحِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ ۝ يَعْظِمُ لِعْنَهُمْ ذَكْرُونَ ۝ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ ۝ وَلَا تُنْقَضُوا
الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا / وَقَدْ جَعَلَمُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۝ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝
ترجمہ بے شک اللہ تعالیٰ اعتماد اور احسان اور اہل قرائت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی
اور مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع کرتے ہیں (زمات ہیں) اللہ تعالیٰ تم کو اس لئے نصیحت فرماتے
ہیں کہ تم نصیحت قبول کرو۔ اور تم اللہ کے عهد کو پورا کرو۔ جب کہ تم اس کو اپنے ذمہ کر لو۔ اور
عہد کو مستکمل کرنے کے بعد مت قراؤ اور تم اللہ تعالیٰ کو گواہ بھی بنائیں گے ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کو
معلوم ہے جو کچھ تم کر ستے ہو۔

وقرہ سوالات

مسٹر اسکندر :- اب وقفہ سوالات ہے۔ پہلا سوال میر عبدالگریم نوٹری والی صاحب کا ہے۔

بند. ۳۸ میر عبدالکریم نو شیر وانی

کیا ذریعہ مختست و افرادی قوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ فی۔ لیٹ سسی (TTC) میں اب تک کتنے امیدواروں نے حصہ لیا ہے تیر کامیاب امیدواروں کی نسلیت وار تقسیم
بمعੁنام دی جائے ۔

وزیر صنعت و حرفت سرخور نصیر میرزا

شام فی طی طسی میں اب تک ۲۰۱۵ امیدواروں نے حصہ لیا جن میں سے ۷۷ امیدوار کامیاب قرار دیئے گئے وہ حکومی ضلع وار تقدیم درج ذیل ہے۔

فلیل کو سلطہ کے کامنے شدہ امیدوار = ۱۳۰۱

$$r^9 = \dots = r^{16} = 1$$

۱۴۲ خشکبار

۱۱

$\zeta^2 = \bar{\zeta}^2 = \bar{\zeta}^3 = \zeta^3 = \zeta^4 = \bar{\zeta}^4$

REO 33-121

وَمِنْهُمْ مَنْ يَرْجُو أَنْ يُنْهَا عَنِ الْحَقِّ فَلَا يُنْهَا وَأَنَّهَا لِلّٰهِ فَيُنْهَا

پیش از آنکه بتوانیم این را درست کنیم، باید از این میوه های خوشمزه استفاده کنیم.

۲۲	لپیٹر باد
۸	شوب
۶	سری بجھی دینسی

مسٹر اسپیکر۔ اخلاسوال۔

نام۔ ۳۷۰۔ میر عبید الرحمن تو شیر وائی۔

کیا وزیر صنعت و حرفت از راه کرم سلطان فرمائیں گے کہ

(الف) بلوچستان کے کتنے مقامی، باشندوں کو بیروفی مالک میں روذگار کے موقع حاصل میں
 (ب) اگر جیز (الف) کا حواب ثابت میں ہے تو بلوچستان سے کتنے فنخ اور غیر فنی افراد بپرسروزگار
 ہیں تفصیل دی جائے۔

وزیر صنعت و حرفت

اگرچہ سوال مرکزی حکومت سے متعلق ہے تاہم محافظہ تاریخی وطن بلوچستان سے جو فہرست
 حاصل کی گئی ہے اسی کے مطابق ۳۷۶ افراد کو بیرون ملک ہموسط جائیز روذگار جیسا کیا گیا
 جسکی تغییل درج ذیل ہے -

فهرست تاریخی وطن

	1981	1982	1983	1984	1985	1986	1987	1988
سوکھلہ	-	-	-	۲۱	-	-	-	۱۳۸
پشین	-	-	-	-	-	-	۳	۹
لوارا لانی	-	-	-	-	-	-	-	۹
تملات	-	-	-	-	-	-	۶	۲۴
چاغنی	-	-	-	-	-	-	۱۰	۱۶۲
سیدیہ	-	-	-	-	-	-	-	۳
غاران	-	-	-	-	-	-	۱	۶
لنسیر باد	-	-	-	-	-	-	-	-
خضنار	-	-	-	-	-	-	۵	۶
گوادر	-	-	-	-	-	-	۱	۲
چمگور	-	-	-	-	-	-	۱	۲
ملکران	-	-	-	-	-	-	۳	۲
چھپڑی	-	-	-	-	-	-	۱	۲
ثوب	-	-	-	-	-	-	۱	۳
سیئی	-	-	-	-	-	-	-	۵
حربت	-	-	-	-	-	-	-	۹
لوٹلے	۵۳	۴۱	۵۸	۶۹	۷۷	۶۷	۴۷	۳۶

جناب اسپیکر! ایک بات جس کا ذکر جواب میں نہیں کیا گیا ہے۔ میں یہاں بتانا چاہتا ہوں کہ اس سال وزارت محنت اور افرادی قوت کی کوشش سے چالیس افراد کو اوس سینزا میڈیا منٹ کے ذریعے جو میزن کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ جناب دala! اس دوران ان افراد کو وہاں باقاعدہ تخلواہ ملتی ہے اور چار ماہ کے لئے انہیں روزگار فراہم ہوتا ہے۔ یہ وضاحت بھی کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ آدمی بلوچستان کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں۔ کیونکہ ہر سال جو میزن میں ملک سے لوگ بھیجے جاتے ہیں۔ لہذا بلوچستان کے حصہ سے چالیس افراد ہیں۔ جبکہ کل ٹوٹل چار سو چھوٹیں ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ اکاسوال۔

مہینہ ۳۷۱، میر محمد الکرم تو شیر والی

کیا وزیر صنعت و حرفت اندر راہ کشم مطلع فرمائیں گے کہ
(الف) کیا شیخنیل شریٹ نیٹ سٹریٹ کو پیر وی مالک سے کوئی فندک ملتا ہے۔
(ب) اگر جبز (الف) کا جواہر اشتافت میں ہے تو یہ فندک کاموں پر خرید ہوتا ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر صنعت و حرفت

وزیر صنعت و حرفت شریٹ نیٹ سٹریٹ کو پیر وی مالک سے کوئی فندک کیش کی مدت میں نہیں ملتا ہے۔
ب، البتہ حکومت فناقی چھوڑ بھرمنی نے ٹیکٹی سی کوٹٹ، لورا لائی ۶ اور جبچر کی کو ۱۲ کمر روڑ ۲۵ لاکھ روپے کی امداد لیصررت مشینز اور فنی ماہرین میڑا ہمکہ ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ٹی ٹی سی جب چکا ہے	=	۹ کروڑ روپے
ٹی ٹی سی کوئٹہ	=	۳ کروڑ ۵۰ لالکھ روپے
ٹی ٹی سی بورالائی	=	۱ کروڑ ۵۰ لالکھ روپے

مسٹر اسپیکر۔ اگلے سوال حاجی محمد شاہ مردان زری کا ہے۔

بنو ۳۸۳ حاجی محمد شاہ مردان زری،

کیا ذری محنت اور مکرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ماکینز ایکٹ کے تحت فرست اور سکینڈ کلاس مائنگ انجینئرز کو ملازم رکھنے کی کیا شرائط پیش تفصیل سے آگاہ کریں۔

(ب) ان کوں ہائیز اور نرزر کے نام تباہی چاہیجی ہبھر نے فرست اور سکینڈ کلاس مائنگ انجینئرز کو ملازم رکھنا ایکین وہ ایسا کمر نے میں ناکام رہے ایسے ہر ماکینز اور نرزر کی کوئی کم سالہ پیداوار بھی بتایا۔

(ج) ایسے کوں ماکینز اور نرزر کے نام بھی تباہی چاہیجی ہبھوں نے پیلے ہجا فرست اور سکینڈ کلاس مائنگ انجینئرز کو ملازم رکھا ہوا ہے نیز نہ کورہ انجینئرز کے نام بھی تباہی

وزیر صنعت و حرفت۔

(الف) ماکینز ایکٹ ۱۹۲۳ کے تحت بنائے گئے منابط کوں ماکینز ریکارڈ ۱۹۰۷ کے ذریضہ بسط نہیں
مندرجہ ذریعہ اُدھریں۔

(۱) جس ماٹ کی او سط ماہانہ پیداوار کوئلہ ۲۵ ٹن سے تجاوز کر گئی ہو اس پر فرست کلاس مائن مینیجر سرٹیفیکٹ کے حامل شخص کی تقریبی کم رہے گی۔

(۲) جس ماٹ کی او سط ماہانہ پیداوار کوئلہ ۶ ٹن سے زائد ہو وہاں پر کم از کم سکینڈ کلاس مائن مینیجر سرٹیفیکٹ اپلیت کے حامل شخص کی تقریبی لازم ہے۔

۱۰ جس ماں کی او سطھ ماہان پیداوار کو ۱۰۰ روپے کم ہو وہاں پر کم از کم پر مٹ میغ کی تقریبی
مزدروں ہوگی
کوئلہ کے علاوہ دوسری معدنی کی کانزس پر کوئی بھی مائینگ انجینئر یا تجربی کار آڈی
منیپر مقرر کیا جاسکتا ہے۔
(ب) ایسے ماں اور نرکی سالانہ پیداوار درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام پکنی	لیٹر غیر	فرٹے کلاس	میکنڈ کلاس	سالانہ پیداوار
	کل پکنی	سو بیج	سو بیج	سو بیج	
۱	اسلام کل پکنی	سو بیج	سو بیج	سو بیج	۱۳۸۵۶۰۰
۲	سردار شہزاد خان	”	”	”	۱۳۶۰۶۰۰
۳	جوہر گنگی کار پورشن	”	”	”	۱۳۶۱۲۰۰
۴	بلوچستان تکوں کار پورشن	”	”	”	۳۶۱۵۰۰۰
۵	سوراب جی ایڈٹ نسٹر	”	”	فرٹ کلاس	۷۹۳۳۲۰۰
۶	گیلانی کیپنی لیٹریٹ	”	”	”	۱۶۹۲۶۰۰
۷	ثلاثات اکاد کول کیپنی	ڈیجیاری	”	سو بیج	۹۱۶۰
۸	سردار گور خان ایڈٹ کیپنی	”	”	سو بیج	۴۹۹۳۰۰۰
۹	جیبی اللہ مائینٹ لیٹریٹ	”	”	فرٹ کلاس	۱۹۸۰۰۰۰
۱۰	میر کول کپنی اے گھر دپ نارواڑی	”	”	سو بیج	۳۳۳۳۶۰۰
۱۱	میر کول کپنی بی گھر دپ	”	”	فرٹ کلاس	۱۱۶۱۰۰۰
۱۲	نیشنل مائینٹ کپنی	”	”	سو بیج	۱۵۰۲۹۰۰
۱۳	میرت قادر خش ایڈٹ نسٹر	”	”	فرٹ کلاس	۹۳۰۶۹۰۰
۱۴	میر قدر خش ایڈٹ نسٹر	”	”	سو بیج	۲۶۸۷۸۰۰
۱۵	میگال کول کپنی	ڈیجیاری	”	سو بیج	۱۳۲۲۳۰۰
۱۶	یونائیٹڈ منڈن	سو بیج	”	فرٹ کلاس	۵۲۳۹۶۰۰

۷۴۸۳ - ..	"	-	پاک انڈسٹریل مائینگ مارگٹ۔	۱۶
۲۱۰۹۱ - ..	"	-	شہر کیپٹ	۱۷
۳۱۹۵۰ - ..	"	-	مری کول پکنی ندو اڑی	۱۸
۴۵۳۱ - ..	سینکڑہ کلاس	-	عبدالخالق رفیق کل پکنی ہنان فروٹ کلاس	۱۹
۴۹۳۵۶ - ..	-	-	مائینگ انڈسٹریز آف پاکستان کھوٹ	۲۰
۳۰۰۳۹ - ..	-	-	ناصر کول پکنی موری فروٹ کلاس	۲۱
۳۸۳۵۳ - ..	-	"	سید محمد حسن یونیڈ سٹریٹ	۲۲
۳۲۶۰۵ - ..	-	"	یونیڈ مائینگ پکنی	۲۳
۹۳۳۸ - ..	سینکڑہ کلاس	-	د مرڈ کول پکنی	۲۴
۱۳۸۳۰ - ..	"	-	مغل کول پکنی مجھ	۲۵
۹۹۸۹ - ..	"	-	لیم رضا خان اینڈ کو	۲۶
۷۲۰۲۳ - ..	"	-	نیشنل مائینگ پکنی	۲۷
۸۹۵۶ - ..	"	-	لفرت کول پکنی آبگم	۲۸
			بوچپان منزلہ مجھ	۲۹

انجینئروں کے نام

- ۱، مسٹر ھدیم فرست کلاس۔
- ۲، مسٹر ھمد الیوب بیٹینڈ کلاس۔
- ۳، مسٹر سجاد حسین مائینگ انجینئر۔
- ۴، مسٹر عبدالطاہر مائینگ انجینئر۔
- ۵، مسٹر حمایاس سینکڑہ کلاس۔
- ۶، مسٹر عثمان علی مائینگ انجینئر۔

(ج) - ماگن اور نمزد کے نام

- ۱، پی ایم ڈی جی سی ڈیگری۔

- ۲، مسیر قادر جنگ اینڈ نسٹریمنجمنٹ

- ۱۔ سکیلادی پکنی ملٹیپل سچوڑی
ا۔ بخ جن تریشی سینکڑ کلاس -
ب۔ سپہ اگھ مائینگ انجینئر -
ب۔ شوکت علی مائینگ انجینئر -
ا۔ منظر راجھ ملک فرست کلاس -
ب۔ مشاق احمد سینکڑ کلاس -
س۔ لور احمد شاہانی مائینگ انجینئر -
ا۔ مسٹر قمر الدین فرست کلاس -
۲۔ حبیب اللہ مائینگر لمبیڈ -
ا۔ مسٹر عصوم رضا فرست کلاس -
ا۔ نک ودیت حین اینڈ سٹرینچ -
ب۔ سکیلادی پکنی ملٹیپل ریخون
ا۔ نک بشیر احمد فرست کلاس -
ا۔ جوی ار داس فرست کلاس -
ب۔ مسٹر خالد سعید مائینگ انجینئر -
س۔ مسٹر شید احمد مائینگ انجینئر -

آغا عبداللطیف اہر (رضمی سوال) جناب والا آپ نے جزو (ب) کے جواب میں فرمایا ہے کہ ایسے ماں اور زکی سالانہ پیداوار درجہ ذیل ہے ان کے سامنے آپ نے فرست کلاس انجینئر سینکڑ کلاس انجینئر جو لوٹ دی ہے اس میں ۲۹ کھپنوں کے نام دیے ہیں جزو (ج) میں جن ماں انجینئر کے نام دیئے ہیں وہ آئھو ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ باقی ماں انجینئر کے نام کہاں ہیں؟

وزیر صنعت و حرفت۔ جناب اسپیکر، میں آپ کے توسط سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم آٹھ کے نام دیئے ہیں جس میں فرست کلاس سو سینکڑ کلاس کا ذکر نہیں ہے۔ اس

میں ان کے نام دیتے ہیں جو فرست کلاس سرٹیفیکیٹ کے حامل ہیں اگر آپ اس میں دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس میں ہم نے فرست کلاس رکھتا تھے۔ چونکہ فرست کلاس مہیا نہیں ہو سکے۔ اس لئے سینکڑہ کلاس رکھے گئے۔ اس طرح جہاں سینکڑہ کلاس نہیں ہیں۔ وہاں تھرڈ کلاس رکھے گئے ہیں۔ اگر میرے عزز ساتھی اس پر ضمی سوال کریں گے تو میں انہیں رولز بھی بتا دوں گا۔ کہ رولز کے تحت جب فرست کلاس اور سینکڑہ کلاس نہیں ملتے ہیں تو اسپکٹر آف مائنز کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی اور آدمی کو مقرر کر سکتا ہے۔

مسٹر اسپکٹر

یہ جو آپ نے جواب میں پیداوار دکھلانی ہے یہ کس حساب پر ہے؟

وزیر صنعت و حرفت۔ جناب والا! جیسا کہ میں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ اگر ماٹن کی ادسط ماہانہ پیداوار دو ہزار پانچ سو ٹن سے تجاوز کر جائے تو فرست کلاس ماٹن منیجر سرٹیفیکیٹ کے حامل شخص کی تقریبی کرنا ہوگی۔ اور اگر ادسط ماہانہ پیداوار چھ سو ٹن سے زائد تو سینکڑہ کلاس ماٹن منیجر سرٹیفیکیٹ کے حامل شخص کی تقریبی کرنا ہوگی۔ اور اگر چھ سو ٹن سے کم پیداوار ہو تو کسی بھی پرمٹ منیجر کی تقریبی ہو سکتی ہے۔ ہمارے ہاں اس قسم کے لوگ زیادہ تر دستیاب نہیں ہیں تو اس پر چیف اسپکٹر آف مائنز کو یہ اختیارات دیتے گئے ہیں۔

سردار دینار خان کرڈ جناب والا! جبکہ انہوں نے اسیں ۲۹ گھنیوں کے نام دیتے ہیں اس کے علاوہ جو کچیاں کام کر رہی ہیں کیا اس کے بارے میں بھی بتا سکتے ہیں کہ وہ کس طرح اپنا کام چلارہے ہیں۔؟

وزیر صنعت و حرفت :- یہاں جو ۲۹ کمپنیوں کی تعداد دی گئی ہے۔ اس میں فرست اور سینکنڈ کلاس منیجر کی تعداد بتائی گئی ہے۔ باقی کوئی قسم کے منیجر ہوتے ہیں۔ لیکن پرمٹ منیجر کی تقریبی ضرورتی ہوتی ہے۔ اس کا جواب ہم نہیں دیا۔ بلکہ ہمارا جواب فرست اور سینکنڈ کلاس کے متعلق ہے۔

مسٹر لشٹر مسٹر جناب والا! یہاں پر جس طرح آغا عبد النظار ہرنے بھی سوال کیا تھا۔ کہ لسٹ میں ۲۹ ماٹر میں سے آٹھ فرست کلاس ہیں۔ آپ سب جانتے ہیں۔ کہ کوئی ماٹر کا کام کتنا خطرناک ہوتا ہے۔ تو میرے خیال میں اس میں پرمٹ منیجر رکھنا اور ان کو پرمٹ دینا کہ وہ اس میں کام کریں تو یہ کتنا خطرناک بات ہوگی۔ اس کے لئے میری یہ تجویز ہوگی۔ کہ اس میں فرست کلاس انجینئر رکھے جائیں۔ جو بلوچستان سے ہمیں مل سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے انجینئرز اس وقت بے روزگار ہیں اس طرح انہیں ملازمت ہمیا کر کے ان کی مدد بھی ہو جائے گا۔ اور ماٹر کا کام بھی بہتر طریقہ پر چل سکتے گا۔

وزیر صنعت و حرفت :- جناب اسپیکر! اس سے پہلے بھی میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ معزز ارکین سے کہ ہمیں لوگ دستیاب نہیں ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ماٹر کام وقت طلب ہے۔ دوسرے یہ بھی ہے کہ جب انہیں مرکاری اداروں میں ملازمت مل جاتی ہے۔ تو وہاں پہلے چاہتے ہیں۔ ہم انہیں بجور بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ ہمارے یہ بجوری ہے کہ ہمیں فرست اور سینکنڈ کلاس ماٹر انجینئر نہیں مل رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے رولن ۲۳ کا حوالہ آپ کو دیا کہ چیف انسپکٹر آف ماٹر کو یہ اختیار ہوتا ہے۔ اگر معزز رکن کے پاس اس قسم کے امیدوار موجود ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ انہیں ہمارے پاس

بھیجیں۔ ہم ان کپشوں کو مجبور کریں گے کہ وہ انہیں ملازمت دیں اور انہیں تعینات کریں۔ اگر مقرر رکھنے والی اسی وقت میں ہمارا ہاتھ ٹیکیں گے تو ہم ان کے مشکور ہوں گے۔

ہسٹر اسپیکر :- اب اگلا سوال دریافت کیا جائے، جو میر عبد الکریم نو شیروانی صاحب کا ہے۔

بخ. ۳۴۳ میر عبد الکریم نو شیروانی،

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ درخشاں ہاؤ سنگ اسکم کے اغراض مقاصد کیا ہیں۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

اسکیم ہاؤ سنگ کا نام درخشاں ہیں پہکہ درخشاں ہاؤ سنگ اسکم ہے صوبائی حکومت کا درجہ منظع کے بعد تو نہہ شہر میں رہائشی مکانات کی کمی کو شدت سے محسوس کیا گیا ادارہ ترقیات نے اسی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کمی منصوبوں پر عمل دلایا کیا، درخشاں ہاؤ سنگ اسکم کا منصوبہ ان میں سے ایک ہے جس کا بنیادی مقصد کوئی شہر پر آبادی کے برداشت سے ہے اور دباؤ کو کم کر کے کھلائی اور صاف فضائیں خود کفیل لبھتی نیانا ہے تا کہ کوئی شہر کے رہائشی سُلہ کو حل کیا جاوے۔ یہ اسکم ۵۰ لاکھ روپے کی میگی جو ۶ مارچوں پر مشتمل ہے جیسیں ۲ مارچوں میں ۹۹ رہائشی پلاٹ بنائ کر دیا گی اور پہلے پاؤ، کی بنیاد پر عوام میں تقیم کردیے گئے واقعیہ دو مارچوں میں تقریباً ۵۵ رہائشی پلاٹے بنائے جائیں گے، حکومت بلوچستان نے اس منصوبے کی دور رسم ایجیٹ کو محسوس کرتے ہوئے اس اسکم سے ملک ... ایکڑ اراضی بھی ادارہ ترقیات کو دیکھتے تاکہ مستقل

میں اس بخش کے لئے ہر لمحہ کی سپولت، مٹلا اسکول، کالج، ہسپیال اور دفتر وغیرہ جیسا کی جائیں اس اسکیم کو مرحلہ دار آگے بڑھایا جائے گا۔

مسئلہ میسیح۔ (ضمی سوال) جناب والا! میں صرف آنا عنہ کروں گا کہ رخشاں ہاؤ سنگ اسکیم کی زمین کا رسیٹ کیا ہے؟ یہ شہر سے کتنی دور ہے اور کیا غریب آدمی اس کو حاصل کر سکتا ہے۔

وزیرِ ضمیروں نہری و ترقیات۔

جناب والا! اس زمین کا رسیٹ اٹھا رہے روپے فی اسکو اڑفت ہے، اور اس کی سامنہ اقسام ہیں۔ میرے خیال میں آجکل کے حساب سے اس کا رسیٹ بہت کم ہے اس کے مقابلے میں ہم نے حال ہی میں ایک ایکسر سائز کی ہے یعنی سمنگلی ہاؤ سنگ اسکیم کے ساتھ ایکسٹینشن زمین لی تھی۔ جب ہم نے اس کا تمثیل لگایا تو یہ یورڈ ڈسے۔ اب کو خود ستر روپے فی اسکو اڑفت زمین پڑے گی، ان قیمتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے رخشاں ہاؤ سنگ اسکیم کے رسیٹ اٹھا رہے روپے فی مربع فٹ بہت ہی مناسب قیمت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قیمت پر ترقیاتی اسکیم مل ہی نہیں سکتی ہے۔ جہاں تک فاصلہ کا تعلق ہے تو اس کے لئے لوکل بیس موجود ہیں۔ اور بھی ٹرانسپورٹریشن کا انتظام کیا جائے گا۔ مثال کے طور پر آپ کو اچی کوئی وہاں بستیاں کتنی دُور دراز فاصلہ پر بنائی گئی ہیں اور کتنی ہاؤ سنگ سوسائیاں کئے گئے فاصلہ پر بن رہی ہیں۔ مگر ٹرانسپورٹ کے انتظام کے ساتھ نہ صرف وہاں لوگ اپنے مکانات بناتے ہیں۔ بلکہ کار و بار کے لئے بھی جاتے ہیں۔ تو میں یہ کہوں گا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہمیں بھی اپنی بستیاں شہر سے دور دور بنانی پڑے۔ میں گھسی

میر اسپیکر : نو شیر وال صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ بھی ضمنی سوال کریں گے۔

میر عبدالکریم نوشیر والی۔

جناب والا! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج یوسوں کی ہڑتاں تھی۔ میں اور ٹکل زمان کا سی دہان گئے تھے۔ ہم نے اس ہڑتاں کے ختم کرنے کے لئے کافی کوششیں کیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے نواب صاحب سے میں لیں ہم اس ہڑتاں کو ختم کر لیں گے، چونکہ میں اپنے ہوالات کے دران نہیں پسخ کا لہذا اسی موقع پر میں اپنے وزیر منظوبہ بندی سے یعنی سوال کروں گا کہ سریاً ب میں زمین آٹھ اور دس روپے فی مرلے فیٹ ہے آپ سریاً ب سے رختاں کا فاصلہ دیکھیں کتنا ہے۔ یہ میری وزیر صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ آپ رختاں میں غریب لوگوں کو چھ اور سات روپے فی مرلے فیٹ زمین دیں گے۔ اور یہ ریٹ زمین کے رکھیں۔

میر ذو القہار علی مکسی۔ جناب والا! عکھ نے بلاٹ تو فروخت کر دیتے ہیں لیکن وہاں پانی کا بالکل انتظام نہیں ہے۔ اور لوگ وہاں اپنی عمارتیں نہیں بناسکتی ہیں۔

وزیر منظوبہ بندی و ترقیات۔

اس منظوبہ کے لئے سال ۱۹۷۸ء میں پانی پہنچانے کے لئے کافی پیسے رکھنی پڑے گے ہیں۔ وہاں پر صرف رختاں ہاؤ سنگ اسکم نہیں ہے۔ بلکہ یو نیوریٹی کے تکمیل

بھی ہے جن کو پانی دینا ہے۔ علاوہ اس کے وہاں پولیس اکیڈمی ہے اور اس کے ساتھ کوئہ انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی گئی ہے۔ جیسا کہ آپ نے سنائے کہ حکومت کی کوشش ہے کہ اس علاقے کو ترقی دی جائے۔ اس لئے وہاں پر پانی کی دس اپنچ کی پاؤں واسا کے پر دگرام سے بنائی جائے گی ان چار پانچ جگہوں پر پانی نہیں ہے وہاں پر پانی پہنچایا جائے گا۔ جس جگہ کے لئے معزز ممبر صاحب نے فرمایا وہاں پر پانی پہنچانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ الشاد اللہ ۸۸ - ۲۹۸ میں وہاں پر وافر پانی پہنچایا جائے گا۔

سردار دینار خان گرد۔ جتنا بے دالد! یہاں جو رخشان ہاؤ سنگ اسکیم بنائی گئی ہے یہ زمین حکومت کی نہیں ہے۔ یہ زمین میری ہے۔ اس کے خلاف میں نے حکومت کے خلاف باقاعدہ درخواست دی ہوئی ہے اور کہیں عدالت میں جل رہا ہے۔ حکومت اب تک تقریباً تیرو سو ایکٹر کے قریب زمین الٹ کر جکی ہے اور وہاں پر کچھ کام بھی کر رہے ہیں جب تک ہماری کیس کا فیصلہ نہیں ہوتا ہے وہاں ان کو کام کرنے کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔

جہاں تک پانی کا مسئلہ ہے وہاں انہوں نے دبور کئے ہیں۔ ان کی رپورٹ یہ ہے کہ وہاں پر پانی نہیں ہے۔ میں وہاں پر خود گیا ہوں۔ میں نے چھ سو گز کی رسی اٹھائی ہے اس بور میں ڈالی۔ دیکھنے پر معلوم ہوا ہے انہوں نے کل کھدائی دو سو فٹ کی ہے اور ایک سو فٹ خالی ہے لیکن یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے چھ سو فٹ کھدائی کی ہے جتنا جلد ہو سکتا ہے عدالت اس کا فیصلہ کرے اگر عدالت اس کیس کا فیصلہ نہیں کرتی ہے تو ہم رخشان ہاؤ سنگ اسکیم میں تغیری کے لئے انہوں نہیں چھوڑیں گے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

— جناب والا! یہاں پر دو تین سوالات ہمارے ساتھی رکن سردار دینار خان کردنے کئے ہیں۔ پہلی بات تو ملکیت کی ہے اس اسکیم کی بنیاد چار پانچ سال پہلے رکھی گئی ہے اور مارشل لاء کی حکومت نے رکھی تھی اور ریکارڈ کے مطابق یہ زمین سرکاری ہے۔

آغا عبد الظاہر۔ جناب والا! یہاں موجود کوئی بھی اصل کار ایوان کے درمیان سے نہیں گور سکتا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ یہ بات صحیح ہے ہال میں موجود اصلاحکار آئندہ خیال کیا کریں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

— جناب اسپیکر! یہ زمین ریونیوریکارڈ کے مطابق یہ زمین حکومت کی ملکیت ہے حکومت سے یہ زمین کیوڑی اے نے حاصل کی ہے اب یہ کہنا جیسا کہ معزز ممبر صاحب نے کہا ہے کہ زمین ان کی ہے تو عدالت کے دروازے کھدے ہیں زمین کے حساب کتاب کے لیئے ریونیو اکٹس موجود ہے۔ ایم بی آر کے پاس کیس کا فیصلہ ہو سکتا ہے قانون موجود ہے اور اپیل کی گنجائش موجود ہے۔ اگر سرکاری زمین نکلی تو اس پر مناسب کارروائی کرے گی جو ریکارڈ میں بتایا گیا ہے اس کے مطابق تو یہ زمین سرکار کی ہے اور کیوڑی اے کو الٹ ہوتی ہے۔ اور اب یہاں پر ہاؤ سنگٹھ کی کارروائی ہو رہی ہے۔

لے یہاں پر حکومت نے ٹیوب دیل لگائے ہیں وہاں پر بھی کوئی شہزادہ سٹریل اسٹیٹ نے ٹیوب دیل لگائے ہیں لیکن وہاں پر ان ٹیوب دیلوں میں پانی نہیں نکلا ہے اب میں اس بحث میں نہیں جاتا کہ پانی کیوں نہیں ملا ہے پانی کا حکمہ میرا نہیں ہے اور جیسا کہ ہمارے ساتھی نے کہا ہے کہ پانی نہیں ملا ہے۔ ان کے متعلق ہمارے پاس بھی رپورٹ ہے کہ وہاں پر پانی نہیں ہے لیکن ہم نے اب پانی کی توسعہ کا پروگرام بنایا ہے دس اپنچھی کی پائیپ لائن بچھائی ہے۔ اس اسکیم سے پانی ذرخ رخshan ہاؤسٹگ کو دیا جائے گا بلکہ باقی ان تین چار علاقوں کو بھی ملے گا جس میں کوئی شہزادہ سٹریل اسٹیٹ اور یونیورسٹی ایکسٹینشن شامل ہیں۔

سردار دینار خان کردو۔ اب وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ زمین سرکاری ہے لیکن ۶۷۱ کے روکارڈ ہم نے دیئے ہیں۔ زمین کے نقشے دیئے ہیں۔ ایم ای اس اور ریلوے کے نقشے دیئے ہیں۔ اپنے جرگے کے فیصلے بتائے ہیں۔

مسٹر اسپلیکر۔ یہ کیس تو حکومت کے پاس چل رہا ہے یہ عدالت کا کام ہے کہ فیصلہ کرے یہ آپکا ذاتی معاملہ ہے آپ اس کی پیرودی عدالت میں کریں۔ اس پر مزید بحث نہیں ہو سکتی ہے۔

مسٹر اسپلیکر۔ اگلے سوال دریافت کیا جائے۔

ب۔ ۳۸۳، میر عبید الکریم نوشری وانی

کیا وزیر منصر یہ بندی و ترقیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ
ختم ہے۔ ڈی۔ ۱۴ (BDA) میں کتنے آفسروں کو کتنے کن وجوہات کی نیا پر معطل کیا گیا ہے
ان کے خلاف کیا الزامات ہیں تفصیل دی جائے۔

ونہ یہ منصوبہ پندی و ترقیات۔

بیاد ڈھا اے کے جن مندرجہ ذیل آفیسران کو معتدل کیا گیا ہے اُن کے خلاف التذمارات کی
لذعیت کی اجمالی تفصیلات اس طرح ہیں جن کے بارہ میں مکملہ تحقیقات کوہ ناظروری ہے۔
(۱) مسٹر لشیم احمد حبزی منیر (زیر معتدلی) =
(۲) فلور رائیٹ پر الجیکٹ د میں تقریباً پچاس لاٹھ روپے سے زیادہ مالیت کی ملورائیٹ کا
کمپ پایا چانا یا عخن بوتا

(لہ) بک پلانٹ میں تقریباً ۲۰ لاکھ روپے سے زائد اینٹوں و دیگر اخراجات میں عنین

(iii) گلاس فیکٹری میں لاکھوں روپے کا غبن -

(۱۶) طالعہ نیکٹری میں لاکھوں روئے کاغذیں۔

(۷) تقریباً ۳۸ لاکھ روپے کی عین ضروری مشیری امیور طے کرنا۔

(۱۷) استعمال شده مشینری خردگیر نهاده مشینری کابل پاس کروانز.

(۱۱) گھاس فنکری ہے میں۔ غیر معیاری مال تیار کرنا و اکبر فنکری ہے کوئی لاکھ روپیہ کا لفظان دتا۔

(۷۱۱) مختلف پراجیکٹس کے شاک رجسٹریوں میں گھٹ بڑ کمکے خرد ویرد کو جھیانا۔

(۱۶) انٹی کمیشن کی رپورٹ کے مطابق مختلف پیرا جنکس میں پہے سے میانے پر خرچہ بڑا ہے۔

رلما مختلف پر اجیکٹس کے I-PC ریورلوٹس کو حکومت کی منظوری کے لفڑے اپنے مقاہد کے

وَمِنْهُمْ مَنْ يَرْجُوا أَنْ يُخْلَدُوا فِي الْأَرْضِ
وَمَا يَرْجُوا مِنْ أَنْ يُخْلَدُوا هُوَ أَكْبَرُ

رہا مختلف پر اجیکٹس کے I-PC پر لڑاؤں کو حکومت کی منظوری کے بغیر اپنے مقاہد کے لئے تیار کرنا۔

- (۱۶) حکومت کی منظوری کے بغیر لمشیڈ کمپنیاں نیانا اور ان کے لئے کمپنیوں سے بھاری قرضہ جات لیکر
غیر معمولی مشینری خریدنا۔
- (۱۷) وغیرہ وغیرہ
مشتمل روتھرستل منیجمنٹ فناں (زیری معطل)
- التحاری کی طرف سے دی گئی مسیٹ یکلی صراعات کا ناجا۔ استعمال اور اس نہ میں حکمہ کو لاکھوں
روپیہ کا نقشان پہنچانا
- (۱۸) حکمہ میں مختلف پراجیکٹس اور ہیڈ آفس میں لاکھوں روپیہ کی خرد بُرڈ کو چھپانا اور اندریں بارہ
اختیارات کا غلط استعمال کمر کے خرد بُرڈ کے کیسروں کو ختم کرنا اور آنسیان بالا کے نوٹس
میں نہ لانا۔
- (۱۹) حکمہ کے مختلف پراجیکٹس کے فنڈ نر کو اپنے مفاد میں ایک پراجیکٹ سے دوسرے پراجیکٹ
میں منتظر رہنا اور بیان اختاری کی منظوری نہ لینا
- (۲۰) اپنے سرکاری حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھا کر نہ کرنے سے اپنے عزیزی وقار ب وغیرہ کے نام پر
قرضہ جات حاصل کرنا اور راس سلسہ میں سرکاری فہر کا استعمال کرنا۔
- (۲۱) حکمہ نے پروادیڈ نٹ فنڈ روپیہ نیانے میں اپنے اختیارات منعی کا استعمال نہ کرنا
(لقریب عرصہ دس سال تک حکمہ بغیر پروادیڈ نٹ فنڈ کے چنانچہ (جس سے اختاری کے
ملازم میں کوتا قابل تلافی ملی) نقشان پہنچا۔
- (۲۲) حکمہ کے گرد پ انشورس اور ویقیر فنڈ کا صحیح حساب کتاب نہ رکھنا جسکا وجہ ملزم
کو ناقابل تلافی نقشان پہنچا۔
- (۲۳) حکمہ کے ملازم میں کوتا قابل ۲۱ لاکھ روپیے کے ایڈ والنسٹر دنیا اور پھر اُن کی وصولیابی
نہ کرنا۔
- (۲۴) گلاس فیکٹری کے اکاؤنٹس میں لاکھوں روپیہ کا گڑ بڑ کرنا۔
- (۲۵) مختلف پراجیکٹس کے اکاؤنٹس میں گڑ بڑ اور مختلف پراجیکٹس کے قند ذکریں میں
نہ کرونا جس کی وجہ سے پراجیکٹ کی تعیر کارک جانا اور حکومت کو اس طرح لاکھوں روپیہ

کا نقشان ہے نا

(۱) حکمہ سے نکالے جانے والے افراد سے ان کے ذمہ لاکھوں روپیہ وصول نہ کرنا اور نہ ہی اس امر کو حکام بالا کے علم میں لانا -

(۲) آڈٹ فے رپورٹوں وغیرہ کے مطابق مختلف وصولیاں نہ کر کے حکمہ کو لاکھوں روپیہ کا نقشان پہنچا -
 (۳) اپنی سرکاری رہائش گاہ کی تزیین و آراش پر لاکھوں روپیہ حکمہ کا خرچ کرنا -

۱۱) دغیرہ وغیرہ -

سرحدار میں فاروقی جنرل مینیٹر (زیر معطلي) -

(۱) مختلف پراجیکٹس کی ناقص پلاننگ کی وجہ سے حکمہ کو لاکھوں روپیہ کا نقشان -
 (۲) ٹائمز فیکٹری میں خرد برد کی تحقیقات کو روکنا -

(۳) ملورائیٹ پراجیکٹ میں تقریباً ۵ لاکھ روپیہ کی خرد برد کی تحقیقات کو روکنا -

(۴) یونیک پلانٹ میں لاکھوں روپیہ کی خرد برد کی تحقیقات کو روکنا -

(۵) اس آفیئر کے دور میں تقریباً ۸ (الٹھارہ) لاکھ روپیہ کی ملورائیٹ کا غیب ہوا -

(۶) دوں سینگ پلانٹ (چھوٹو) مسٹر بگ کے یو انکار کو پہلے منظور شدہ ٹینڈر کے مطابق خرد بند، اس پاؤندر کو باہر سے اسپورٹ کر کے حکمہ کو تقریباً ۶ (چھ) لاکھ روپیہ کا نقشان دیا جبکہ یو انکار پاکستان میں بہت کم قیمت پر دستیاب تھا - I-C-P. R پورٹ جو کہ حکومت سے منظور شدہ تھی اس کے مطابق نریں میادا لہ کی کوئی اگنجائش نہیں تھی اس طرح حکومت کو بھاری نریں میادا لہ کا بھی نقشان پہنچا لے مزید پہ آس اس سلسلہ میں سرکاری قواعد و مہوا بیٹ کی خلاف درج کیا تھا

(۷) بیلے کیمیکل کے ساتھ بیڈی اسے کی طرف سے سرکاری معابرہ کر کے تقریباً ۱۰۰ میلہ نریں میادا لہ کا نقشان حکمہ کو دے دینا -

(۸) دوں سینگ پلانٹ کے ان ٹھیکنیڈاروں کے بتوں سے جنہوں نے کام چھوڑ دیا تھا تقریباً گیارہ لاکھ روپیے کی ایڈوانس رقم وضع نہ کرنا -

(۹) کئی آقیران کو بغیر خدا یہ کی کارروائی اکے ملاذ میں سے نکلنا اور ان کے ذمہ سرکاری

و اجیات و دیگر بیکار ڈوغیرہ کا وصول نہ کرنا

(۲۴) سلوں کنٹگ و پالشٹگ پلانٹ پر حکم کا تقریباً سات لاکھ روپیہ فدائی کرنا -

(۲۵) اس آفیئر کی نا اپلیت کی وجہ سے حکمہ کو مایا نہ تقریباً /.../ رہم را رفیقہ کا نقصان پہنچ رکھے کیونکہ پراجیکٹ وقت پر مکمل نہیں کیا گیا مگر حکمہ کو ہر ماہ تقریباً ایک سو سے زیادہ ملازین کو منت میں تھواہ دینی پڑتی ہے۔

(۲۶) دعیرہ و عینہ

۳ مسٹر موسیٰ خان خجک ایڈشنسن جنرل منیجر سفر پراجیکٹ (زیرِ معطی)

(۱) ٹائکلنز فیکٹری میں لاکھوں روپیہ کا غبن -

(۲) گلاس فیکٹری میں تقریباً ۵ پچاس لاکھ روپے کا غبن -

(۳) اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال -

(۴) دعیرہ و غیرہ -

۴ مسٹر وقار عالم سک ایڈشنسن جنرل منیجر بریک پلانٹ (زیرِ معطی) -

(۱) ٹائکلنز فیکٹری میں لاکھوں روپیہ کا غبن -

(۲) بریک پلانٹ میں تقریباً الیکس (۲۱) لاکھ میٹر اس سے زائد انٹوں کا غبن

(۳) بریک پلانٹ میں کوئی مد میں لاکھوں روپیہ کا خرد برڈو

(۴) انٹوں سے مکرہوں کی فروخت میں نہ راوی روپیہ کا غبن

(۵) بغیر کسی سرکاری حکم (باز اتحاری) کے ٹائکلنز فیکٹری کو شفط کرنا - چلانا اور اس طرح

لاکھوں روپیہ کا نقصان دنیا شامل ہیں -

(۶) اختیارات کا ناجائز استعمال

(۷) دعیرہ و غیرہ -

۵ مسٹر غطیم خان لوزیہ و ان ایڈشنسن جنرل منیجر گرونڈ و اسٹر (زیرِ معطی)

(۱) ٹائکلنز فیکٹری میں لاکھوں روپیہ کا غبن -

۔ مسٹر میر احمد خجک ایڈیشنل جنرل منیجر اونڈ ذاٹر (زیر محتوى)
 (ذ) نمائز فیکٹری میں لاکھوں روپیے کا غبن

- ۸۔ مسٹر جیبیٹ اللہ بوجہ ایڈیشنل جنرل منیجر مائیز (زیر محتوى)
 (ا) فلور اسیٹ پر اجیکٹ میں تقریباً، ستر لاکھ روپے کا خرد بردار
 (ب) فلور اسیٹ پر اجیکٹ کے لئے تقریباً ۲۸ لاکھ روپیے کی غیر ضروری مشینری اپورٹنٹیٹا۔
 (ج) پرانی مشینری خرید کرنے والی مشینری کے بل پاس کروان۔

۹۔ وغیرہ وغیرہ ۔

- ۹۔ مسٹر نش طبیعی مائیگ انجینئر فلور اسیٹ (زیر محتوى)
 (ا) فلور اسیٹ پر اجیکٹ میں تقریباً پچاس لاکھ روپے کا غبن۔ اور اس کا انسران بالا کے نواسے میں نہ لانا۔

(ب) فلور اسیٹ پر اجیکٹ کے لئے تقریباً ۲۸ لاکھ روپے کی غیر ضروری مشینری اپورٹ کرنا یا لا کھ پر چینی کرنا۔

- (ج) فلور اسیٹ پر اجیکٹ کے لئے پرانی مشینری خرید کرنے والی مشینری کا بیل ادا کروانا وغیرہ وغیرہ
 ۔ مسٹر محمد عارف پر اجیکٹ انجینئر دول سنپک پلانٹ (زیر محتوى)

(ا) حکومت کے قواعد سے انحراف کرتے ہوئے پلانٹ کی مشینری انسٹالیوشن (۱۷۵۸) کروانا اور لکمہ کو ہزاروں روپیہ کا لفغان دینا۔

- (ب) پرانے اجیکٹ کے میتوں کے پانی کو پرائیویٹ دینیادوں اور ہائی فیس کے ٹھیکیداروں کو غیر قانونی طور پر بیچ کر رقم خرد بردار کرنا۔

(ج) دول پلانٹ کا حام عین محیاری کروانا اور اس کو وقت پر مکمل نہ کرو اکٹھ کو لاکھوں روپیہ کا لفغان دینا۔

- (د) مشینری کی مرمت کے سلسلہ میں ہزاروں روپیہ کا خرد بردار

۱۰۔ وغیرہ وغیرہ ۔

۱۱۔ مسٹر فرجت محمد سب انجینئر (زیر عطی)

(۱) بیلہ ہیپیال کی غیر معیاری تغیر کروانا جس سے لاکھوں روپیہ کا لفڑان دینا۔
 (۲) وقل سینگ پلاتٹ کی غیر معیاری تغیر کروانا کہ حکمہ کو لاکھوں روپیہ کا لفڑان دینا۔
 (۳) ان ٹھیکیندیاروں کے بلوں سے تقریباً ٹیکارہ لاکھ روپے ایکواں دسول نہ کروانا جو کہ
 کام چھوڑ کر چلے گئے۔
 (۴) وغیرہ وغیرہ۔

جناب والا! یہ سوال کے متعلق نہیں ہے اگر الزامات صحیح ثابت ہوئے تو پھر
 کارروائی ہوگی۔ آپ کو بھی بعد میں پتہ پل جائے گا اور اس کے متعلق حکمہ ہی صحیح تباہ کتا
 ہے کہ کیا کارروائی ہو کی۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! میں اس سلسلے کی عرض کرنا چاہتا ہوں اور جہاں
 تک اس ہاؤس کو اعتماد میں لے لئے کا سوال ہے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ اس ہاؤس کو اعتماد
 میں لئے بغیر کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی ہے۔ لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ
 کہ اس عجھے میں اتنی بڑی کرپشن ہوئی ہے۔ اور موجودہ حکومت نے جرات سے کام
 لیتے ہوئے اس کرپشن کو ظاہر کر دیا ہے۔ اور جس پر آج بحث کی جا رہی ہے۔ تو
 میں اس معرضہ ممبر کو بتانا چاہتا ہوں۔ جب یہ کارروائی مکمل ہو جائے گی۔ اور صحیح طور
 پر معلوم ہو جائے گا کہ یہ افراد جن کا نام دیا گیا ہے۔ وہ بڑے غبن میں ملوث ہیں۔
 اگر صحیح ثابت ہوا۔ بعد میں اس کو کرپشن کے حوالے کر دیا جائے گا۔ وہ اس پر مناسب
 کارروائی کرے گی اور اس کا فیصلہ عدالتیہ کرے گی۔ جب اس کا فیصلہ عدالتیہ کرے گی تو میں
 سمجھتا ہوں یہ سب سے اچھا فیصلہ ہو گا۔ اور سب کو قابل قبول ہو گا۔

آغا عبد الناظم اہر۔ صنی سوال۔ جس پیمانے پر یہ غبن اور جو روی ہوئی ہے۔ اس میں بڑے بڑے حفرات بھی ملوث ہوں گے۔ صرف یہ اشخاص نہیں ہوں گے۔ کیا وزیر صاحب اس بات کی یقین دہانی کرائیں گے کہ اس کیس میں جس درجے کے اور جس طبقے کے لوگ ملوث ہوں گے۔ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ یہ

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب کہہ رہے ہیں کہ بالکل کارروائی ہوگی اور اس کی انکوارٹری ہوگی ابھی تک ان اشخاص کو چارچوں شیڈ میں ہی ہے کیس ابتدائی مراحل میں ہے۔ میں ایس اینڈ جی اے ڈی سے کہتا ہوں کہ وہ کیوں ڈی اے کے روز منظور کر دے۔ چارچوں شیڈ دینے کے بعد النصاف کا تقاضا ہے۔ زان کو مکمل طور پر صفائی کا موقع دیا جائے۔ اس کے بعد تحقیقات ہوگی۔ جیسا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے یہاں فرمایا ہے۔ اگر میں کسی سینٹر افسر یا کسی اور کے ملوث ہونے کی نشاندہی ہوئی۔ تو ان کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔

آغا عبد الناظم اہر۔ اگر آپ کہتے ہیں ہم ناصر الدین کے پاس چلے جاتے ہیں۔ اور انہیں کہتے ہیں کہ ان کے رد لز منظور کر دیں۔ اور اجازت دیں۔ کہ ان اشخاص کے خلاف الیف آں آر کام لڑائیں۔ حکومت تو آپ ہیں۔ آپ ان کے خلاف کارروائی کریں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات جناب الملا جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ کارروائی ہوگی۔ اور ضرور ہوگی۔ ابھی تک ان کے خلاف چارچوں شیڈ بھی نہیں ہوئی ہے۔

پہلے قدم ابھی نہیں اٹھایا گیا ہے۔ جب اس اینڈر جی اے ڈی سے رولز منظور ہو گئے ان کو جاریح شیٹ دی جائے گی اور ان کو اگر ان رولز کے بغیر ان کو چارج شیٹ دی تو یہ سیدھا عدالت میں پھے جائیں گے کہ کس رولز کے خلاف ہیں نکلا گیا ہے۔ اور کن رولز کے خلاف چارج شیٹ دی گئی ہے۔ اور مکمل انصاف کے تفاصیل پرے کئے جائیں گے اگر اس میں پھر موت ہوئے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ یہ حکومت کا فرض ہے۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔ (ضمی سوال) جناب والا! اس فہرست کے علاوہ کچھ اور افراد بھی ہیں جن کے خلاف ڈیپارٹمنٹل انکوارٹری ہو رہی ہے۔ ان کو کیوں نہیں نکالا گیا؟

وزیر منصوبہ بدھی و ترقیات۔ بغیر نام لیتے تو پتہ نہیں چل سکتا۔ بی۔ ڈمی۔ اے کا ہمکہ تو ہت بڑا ہے۔ نے کی ہے۔ میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ جام صاحب نے تو کارروائی کی ہے عوامی حکومت کے آئندے کے بعد ایسے کیس پھر ہے جا رہے ہیں۔ یہ عوامی حکومت کا کریڈٹ ہے۔ اس لئے اس کی تعریف کی جائے۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ جناب والا! ان کے مکھے میں کم

اور انکوارٹریاں چل رہی ہیں ان کو کیوں نہیں نکالتے ہیں؟ صرف ان افراد کو کیوں نکالا ہے لازمی نہیں کہ ہم نشاندہی کریں۔

مسٹر اسپیکر : آپ کا سوال اس سوال سے متعلق ہے۔ نیا سوال کریں۔ ذریں
صاحب پر جواب دیں گے۔

وزیر مقصود بہمندی و ترقیات۔ جناب والی! جن ازاد کو نکالا گیا ہے۔ ان
کے خلاف تو ہمارے پاس بنیاد ہے اور ان پر ازامات لگانے گئے ہیں۔ اگر ان کے علاوہ
کوئی اور بھی افسوس ہوئے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ ہم نے اور ذریں اعلیٰ صاحب
نے یہ ارادہ کیا ہوا ہے کہ ہم نے اس حکم کو کرپشن سے صاف کرنا ہے۔ جو بھی مناسب
کارروائی ہوں تھیں جائے گی۔ اور ہم چیزیں بی ڈی اے کو ہدایت کریں گے کہ وہ ایسے
افراد کے خلاف کارروائی کرے۔

پرنسپلیجی ایجاد بلوچ: جناب والی! بڑی خوشی کی بات ہے۔ اور خوش قسمی
ہے۔ کہ جام صاحب کی حکومت نے بہت اچھی کارروائی کی ہے کہ جن لوگوں نے سرکاری
کاموں میں لوٹ مار چکی تھی۔ ان کو پہلی مرتبہ بھڑا گیا ہے اور اب ان کو بے نقاب
کیا جا رہا ہے۔ میں پھر میں بے ڈی اے اور جام صاحب کو یہ کارروائی کرنے
پر مبارک باد دیتا ہوں۔ اور اس بات کی تائید کرتا ہوں۔ بلکہ اس کی تائید میرے
سامنے سارا ایوان کرے گا۔

اب عوامی درآیا ہے۔ ہماری مارشل لاد سے جان چھوٹی ہے۔ یہ تو مرف
ایک حکم ہے اور بھی فیکے ہیں جن کو آپ نے دیکھتا ہے۔ پہلے تو مارشل لاد تھا۔ ہم بھجو
تھے۔ پہلے تو جناب من یہ لوگ دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے تھے۔ لیکن اب عوامی حکومت

آگئی ہے پہلے تو ہم مجبور تھے ان کے ہاں میں ھاں ملا رہے تھے لیکن اب عوامی حکومت آگئی ہے۔ اور بھی مخفیہ تریں ان کے خلاف بھی کارروائی کی جائے۔ میں بیور و کریںی سے بھی اپیل کر دن گا کہ وہ ہم سے تعاون کر دیں۔ ہم عوام کے ناسندے ہیں ہم کو فیر آدمی نہیں ہو سکتے جو غلطیاں ہوئیں ان کو چور دینا چاہتے ہیں۔ لیکن اب جو کارروائی جام صاحب نے کی ...

وزیر منصوبہ بذری و ترقیات۔ جناب والا! حکومت کی ہدایات ہیں کہ الشورنس نیشنل الشورنس کار پورشنس سے کرانی جائے۔ مگر دوسرا بھنی سے کروائی گئی۔ اس میں شاید کمیشن کا معاملہ ہو جس کی وجہ سے نیشنل الشورنس کار پورشنس سے نہیں گئی۔ اس کا پرہ بجہ میں چلے گا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ (رضمنی سوال) میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ گذشتہ ڈھائی سال آپ کی حکومت کو ہو گئے ہیں۔ بڑھنے پیمانے پر خرد بردار ہوئی ہے۔ یہ چہ ماہ میں نہیں ہو سکتی ہے۔ آپ بے ڈھنے اے کے وزیر ہیں۔ یہ آپ کے ماتحت ہیں پھر کیوں کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا؟ یہ تو کرنل امان صاحب ہیں۔ جو بی ڈی اے کے چیزوں میں کی حیثیت سے آئے تو انہوں نے محسوس کیا کہ اس کو منظر عام پر کیا ہیں کیا آئیے متعلق وزیر ہوتے ہوئے یہ بات وزیر اعلاء کے نوٹس میں لائی۔ آیا کس کو شوکا ز فلٹس دیا گیا۔ یا کس کو مطلع کیا گیا۔ آیا حکومت کے پاس لاکوں

روپے کی خرد برداشت ہے لاکھوں روپے کا غنیمہ ہوا۔۔۔

مسٹر اسپیکر۔ کیا آپ افسروں کے حق میں بول رہے ہیں؟

وزیر منصوٰہ بنڈھی و ترقیات۔ جناب والا! عرض ہے کہ مسئلہ بھی کا نہیں ہے یہ بہت پہلے کا ہے پہلی بات تھی ہے کہ ہماری حکومت کو آئے ہوئے ابھی تک ذھانی سال نہیں ہوتے ہیں۔ دس اپریل ۱۹۸۵ء کو ہم آئے اور یہ معاملہ اس سے پہلے کا ہے مارش لام میں بھی یہ معاملہ اٹھا۔ اتنی کوشش میں اٹھایا گیا۔ محکما نے کارروائی ہوئی۔ انحصاری ہونی مگر کسی طریقہ سے اس سُلہ کو دیا دیا گیا۔ جب ہماری حکومت آئی۔ تو اس پر پھر کارروائی کی گئی اس وقت کے متعلقہ چیزیں معاہب نے اس گندگی کو صاف کرنے کی دلچسپی لینا چاہی۔ حقیقی مطلوب صفائی نہیں ہوئی۔ لہذا بیڈی اسے کے چیزیں کا تقریر ہوا تو وہ جام صاحب کے پاس تشریف لائے۔ اور چیف منٹر صاحب نے ان سے کہا کہ آپ کو یہ ملساک دیا گیا ہے اور یہ آپ کی پرانی دلیل ہے کہ اس گندگی کو صاف کرنے ہے۔ جناب والا!

جب چارج لینے کے بعد وہ میرے پاس آئے تو میں بھی تصدیق کی کہ یہ حکومت کی پالسی ہے کہ اس گندگی کو ہم نے صاف کرنا ہے اور یہ چیف منٹر صاحب کا حکم ہے۔ جناب والا! بہت کارروائیاں ہوتی ہیں اس کی کچھ ایسی دشواریاں ہیں۔ جو پہلے سے موجود تھیں۔ یا پیدا کی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ کچھ قانونی دشواریاں ہیں۔ اس پر عمل ہو رہا ہے۔ جہاں تک اس چیز کا لفظ ہے تو بھے ڈیسے اسے نے ان کو معطل کیا دے ایک خود مختار ادارہ ہے یہ ان کے اختیارات میں ہے کہ وہ اپنے ملازمین کو معطل کر سکتے۔

ہیں۔ تاہم چھر میں بیٹھیے اسے میرے نوٹس میں یہ بات لائی کہ میں یہ قدم اٹھا رہا ہوں۔ جسے یہ ٹاکسک دیا گیا ہے اور اب اس ٹاکسک کو پورا کرنے کے لئے ہمارا پہلا قدم یہ ہو گا کہ جتنے لوگ اس براں میں مبتلا ہیں میں انہیں محظی کروں گا۔ لہذا وہ معطل کرنے گئے۔ انہیں ٹاکس ادارے کے تو روپنے بھی پاس نہیں ہوئے ہیں۔ بے ڈی اے روپنے ایس اینڈ جی اے ڈی کے پاس ہیں ہم نے ان سے رابطہ قائم کیا ہے کہ وہ اس میں دیر نہ لگائیں اور ان روپنے کو فوری پاس کریں۔ کیونکہ بی ڈی اے کو بننے ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں لیکن اسکے روپنے انہیں تک نہیں بنائے سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں میں یہ ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس ادارے میں بنیادی غلطی بورڈ کے ڈھانچے بیخ خطر پر کھڑے ہیں۔ یہ بات میں ذریراً علی صاحب کے نوٹس میں کہی بار لا جکا ہو۔ کہ بورڈ ختم کرنا چاہئے۔ کیونکہ بورڈ کے پاس بنسنے نہیں ہوں جیسا کہ اور اداروں میں ہوتی ہے۔ ان کا بورڈ آف ڈائیریکٹری ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ اتنے سارے لوگ منجست ہوں۔ مثلث مینجر، ڈپلی مینجر، اسٹیٹ ڈپلی مینجر، دیزیر وغیرہ۔ کم از کم اس میں پچاس افراد کا اسٹاف زائد ہے۔ اگر ہم انہیں ادارے سے نکال دیں۔ تو اس سے ادارے کی کارکردگی بڑھے گی گھٹے گی نہیں۔ اتنے اسٹاف کے باوجود ہم ڈائیریکٹر خوات کو بھی رکھیں۔ میں نے ذریراً علی صاحب کو ایک تجویز دی تھی کہ ایک تو اس بورڈ کی تعداد کو ہم بڑا کریں۔ تاکہ اس ادارے پر صحیح کنٹرول ہو اور بورڈ میں صحیح پالسی دے۔ اور چھر میں بورڈ کی پالسی کو عملی جامہ پہنائے۔ بخوبی مینجر اس کے ذمہ دار ہیں۔ تاکہ قوم کا پیسہ ضمیح استھان ہو اور وہ مقصد پورا ہو جس مقصد کے لئے بے ڈی اے بنایا گیا ہے۔ اس سوال کا میں نے تفصیل بخواب آپ کو دے دیا ہے۔ اگر مزید پچھلے چھنٹا ہو تو فرمائیں۔

میر فتح علی عمرانی۔ جناب والا! جواب میں جو ازالات لگائے گئے ہیں۔ ان کے آخر میں لکھا ہے دیزرو دیغرو۔ پڑا پھر صاحب اس دیزرو دیغرو کی وضاحت کریں۔ اس میں بھرپور بھرپور بھی ہو سکتی ہے۔ اور سننا چاندی بھی اس کی وضاحت کریں۔

مسٹر اسپلیک:- یہ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ جبکہ وزیر موصوف نے آپ کو ازالات بتادیئے ہیں۔

میر فتح علی عمرانی۔ جناب والا! ہر جواب کے آگے لکھا ہے۔ دیزرو دیغرو۔ میں ان سے اس کی وضاحت پا رہتا ہوں۔

وزیر مخصوصو ہے بندھی و ترقیات۔ جناب والا! تاہم میرا یہ فرض ہے۔ کہ میں ایوان کے ہر معزز رکن کی تسلی کراؤں۔ اگر بھرپور موصوف سوال کی طرف تو بھرپور فرمائیں۔ تو اس میں تقریباً بارہ ازالات ہیں۔ اس میں دیزرو دیغرو اس لئے لکھا گیا ہے کہ اس پر مزید تحقیقات ہو رہی ہے۔ اور ہم ابھی تک اس نتیجہ پر حقیقی طور پر نہیں پہنچے۔ میں کہ اس میں سے واقعی کتنے ازالات درست ہیں۔ اس میں اس بات کو کو کرتے کے لئے یہ دیغرو دیزرو لکھا گیا ہے۔ آج جب میں اس معزز ایوان میں جواب دے رہا ہوں۔ اور کل آپ یہ فرمائیں کہ اس الزام کے بارے میں آپ نے اس دقت ذکر نہیں کیا تھا۔ یعنی وہ جو ہے اور نہیں تھا۔ اس پر ابھی انکوارٹری ہو رہی ہے کیونکہ ابھی تک ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ مکمل ازالات کی نشاندہی کریں۔

میر عبدالکریم نو شیروانی۔ جناب اسپیکر! منظر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہیں
ڈھائی سال نہیں ہوئے ایں تھیک ہے آپ کو دو سال اور دو ماہ ہوئے ہیں۔ جبکہ کرنل
امان کو اس ادارے میں آئے ہوئے صرف چار ماہ ہوئے ہیں آپ کو استنبول پر غبن
کا علم دو سال اور دو ماہ میں نہیں ہوا۔ جبکہ کرنل امان کو چار ماہ میں اس غبن کا علم کیسے
ہو گیا۔؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب اسپیکر! اگر نو شیروانی صاحب اگر یا ایک
سے فاصلہ سے بات کریں تو یا ایک میں تحریر حاصل نہ ہوگی۔

مسٹر اسپیکر۔ پتنیں بر صاحب کے سوال اکسنے کا مقصد کیا ہے، تو ان کے سوال کرنے کا مقصد یہ
نہیں سمجھ پائے۔

میر عبدالکریم نو شیروانی۔ جناب والا! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس ادارے
میں جو غبن ہوا ہے وہ دو دن میں تو نہیں ہوا۔ وہ خود بھی یہی فرماتے ہیں کہ اس
کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا۔ اور اب جبکہ کرنل امان بے دیے اے کے پیڑ میں بن
کر آئے ہیں۔ تو میری سمجھو میں یہ بات نہیں آتی کہ ان سے پہلے اتنی جلدی کارروائی
عمل میں کیوں نہیں لائی گئی۔؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب والا! ایسی بات نہیں ہے۔ یہ
بھی اس ادارے میں بریگیڈر کرنل رہتے ہیں۔ ایک لیٹر کا حوالہ دیتا ہوں۔ جو

پسند پولیس ایٹی کرپشن نے سکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈنی کو لکھا ہے اس کی تاریخ ۱۹۸۵ء ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اس پر ایٹی کرپشن پولیس نے کارروائی کی۔ انہوں نے ہم سے مسٹر نسیم احمد، مسٹر فاروق اور محمد موسے خجک کا ذکر کیا۔ اور ان کے خلاف کارروائی کی اجازت مانگی کہ ان کے خلاف الیف آئی آر کاٹیں اور مزید کارروائی کریں۔ یہاں پر کئی فحکم اس میں ملوث ہیں۔ اس میں ایس اینڈ جی اے ڈنی کا فرض تھا کہ وہ ان کو اجازت دیتے کہ وہ ان کے خلاف الیف آئی آر کاٹتے اور ان کے خلاف ایٹی کرپشن کارروائی کرتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں کئی چیز میں صاحبان تعینات ہو کر آئے ہیں۔ ایک نہیں ہیں اور کم از کم جو دوستھ ان میں سے ایک کا نام تو میں نہیں لوں گا اگر ان کے بارے میں کہا کہ اس کا نام بتادیں تو میں بتا بھی دوں گا۔ دوسرے ہمارے ایک سردار صاحب تھے یعنی نمبر دو جنہوں نے صحیح طریقہ سے عوامی حکومت سے تعاون نہیں کیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ سارے پادر کا منبع گورنر بلوجپتان ہے۔ جیسا کہ ۱۹ دسمبر ۱۹۸۵ء سے پہلے تھا۔ اس میں تبدیلی آئی اور وہ تھا عوامی حکومت کا با اختیار ہونا۔ جو کم جنوری ۱۹۸۶ء سے شروع ہوا۔ تاہم جب سے ہم حکومت میں آئے ہیں ہم نے اس پر کارروائی باقاعدہ کی ہے۔

شیخ طلیف خان مہتمم و خیل (ضمنہ مولانا) میں یہ عرض کروں گا کہ وہ آفسران جن کے خلاف الزامات لگائے گئے ہیں۔ جوابی محظلہ ہیں۔ آیا ان کے فائل نیصلہ سے پہلے وزیر صاحب اس ایوان کو اعتماد میں لیں گے؟ کیا ان کو ڈسیس کیا جائے گا یا بحال کیا جائے گا۔ کیونکہ اس مسئلہ کو ایوان میں اٹھایا ہے۔ آیا۔

مسٹر اسپیکر :- کیا آپ کا یہ سوال اس سوال سے متعلق ہے؟ یہ اس لیو ان کا کام نہیں ہے کہ کسی کو مزادے یا بحال کرے۔

شیخ ظلیف خان مہند و خل :- جناب والا! میر یضمنی سوال اس سوال سے متعلق ہے۔

مسٹر اسپیکر :- یہ کامِ حکمہ کا ہے۔ اگر اس موقع پر جب ان کا کسی نائب نہ ہوگا، آپ سوال کریں گے تو آپ کو جواب دے دیا جائے گا۔

شیخ ظلیف خان مہند و خل :- جناب والا! بعض و فعد ایسا ہوتا ہے کہ فلاں کے خلاف کارروائی کی گئی جبکہ اس کا قصور نہیں ہوتا۔ اگر اس معاملہ کے لئے ایوان سے کوئی ایسی کمیٰ بنائی جائے جو ان کی انحصاری میں شامل ہو تو عوام کے سامنے اچھاتا تر قائم ہوگا۔

مسٹر اسپیکر :- اگلا سوال۔

بنجہ ۵۲۵ میر عجمدالکریم نو شیر و ایزی -

سید ذی منحصرہ بندی و ترقیات از راه ترم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا بلوچستان میں سرکاری ملازمین کی رہائشی کے لئے کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان منصوبوں کی تفصیل دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

تفصیل درج ذیل ہے۔

- ۱۔ کوئی جن روپ پر ۶۰ لاکھ روپے کی لگت سے ۶۰ کوارٹروں کی تغیر کام تیزی سے جاری ہے۔
- ۲۔ خضدار میں ۲۸ لاکھ روپے کی لگت سے زیر تحریر منصوبے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سُر ڈی ۱۹۔۱۸ کے افسران کے لئے	۲ بینگلے
سُر ڈی ۱۵۔۱۵ کے افسران کے لئے	= =
کوارٹر	= =
سُر ڈی ۱۰۔۵ کے = =	=
سُر ڈی ۷۔۱ کے = =	=

اس کے علاوہ کوئی میں اعلیٰ افسران کے لئے ۷۰ لاکھ روپے کی لگت سے، بیکنے زیر تحریر
ہیں جن پر کام تیزی سے جاری ہے۔

میر عبید الکریم نوشیروانی : (ضمی سوال) میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں
کہ کب تک تیار ہوں گے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

آپ اس مسئلہ کو متعلقہ وزیر سے پوچھیں کیونکہ کام اور عمل درآمد دہی کردار ہے
ہیں۔ میرا حکیمہ تو صرف منصوبہ بندی کرنے والا ہے۔ متعلقہ محکمہ ہے اس کا صحیح جواب
دے سکتا ہے۔

مسٹر اسپیکر : اگل سوال مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ صاحب کا ہے۔

نمبر ۲۸۵، مسٹر اقبال احمد خاں کھوسہ

کیا وزیر منصوبہ بند کی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
 اف) کیا یہ درست ہے کہ سیلائٹ ٹاؤن کے رہائشی علاقوں کی سڑکوں، نایلوں، سُریٹ لائیں صفائی
 وغیرہ کی حالت پہت خراب ہے۔

ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیلائٹ ٹاؤن میں گھیل کامیہ ان بھی موجود ہے لیکن اس کی مرمت اور
 دیکھ جالا پر توجہ نہیں دی گئی پبلک پارک وغیرہ تعمیر نہیں کیا گیا بلکہ اس گلاؤں میں لوگوں نے مدد بخ
 خانہ قائم کر لیا ہے کیا حکومت اس گلاؤ نہ کی دیکھ جمال پر توجہ دیئے پر غور کریں۔

وزیر منصوبہ بند کی و ترقیات۔

اس صحن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ سیلائٹ ٹاؤن کی مرکزی سڑکیں ۴، ۵، ۶، ۹ ایں تعمیر
 کی گئیں تھیں جبکہ ذیلی سڑکیں، گلیاں اور نایلوں کی تعمیر ۸، ۹، ۱۰ ایں تکمیل کی گئیں۔ اصولی طور پر
 سیلائٹ ٹاؤن کے تکمیل ہونے کے بعد اسکی دیکھ جمال کا کام کو ۱۰ میوپل پورشین کو منتقل ہو جانا
 چاہیے تھا لیکن چند ناگزیر وجوہ بات کی نیا پر ایسا ذہن سکا موزڈ ایوان کی اطلاع کے لئے یہ تادول
 کریں سکدے۔ پھر دو سال سے حکومت کے خود تھا، لمحہ میٹھگز ہوئی۔ چیف میکٹری بلوجٹان نے بھی میٹھگز
 کی صدارت کی۔ بڑے بحث و مباحثے کے بعد حال ہی میں فیصلہ ہوا کہ سیلائٹ ٹاؤن کو کوئی ٹیموں پیں
 کار پورشین کے حوالہ کر دیا جائے۔ لہذا یہ میٹھگز ۱۹۸۷ء سے یہ کوئی ٹیموں پیں کار پورشین کے پاس جا رہا
 ہے ایک پاؤ نیٹ بھی زیر توجہ ہے جو نکر دیر ہو گئی ہے۔ مگر بن گئے ہیں۔ لوگ ان میں رہتے ہیں۔
 انہوں نے کوئی ٹیموں پیں میکس مٹلا گا پانی، پر دیشل اور دیگر میکسز نہیں دیئے آپ کو معلوم ہو گا کہ
 انہی میوپل میکسز کے عرض کار پورشین ان کو میوپل ہو ہیات مہیا کرتے ہے جو نکر یہ معاملہ ابھی ط
 ہو لے سے۔ کوئی کیوں ڈس اے یکم جولائی ۱۹۸۷ء سے میوپل کار پورشین کو نکر کے پاس جائے گا
 جب یہ تمام میکس لاغو ہوں گے تو اس کے بعد ہی میوپل کار پورشین ان کو مراعات مہیا کرے گی

جیسا کہ میونپل ہو لیات کے روڈز میں ہے۔ جو زکر ادارہ ترقیات کو ٹھہر کے فرائض میں صرف ہارنگ سیکوریتی کی تیاری کا کام نہیں ہے، جو کہ بغیر نفع یا نقصان کا پالیسی کے تحت سرانجام رہ جاتا ہے۔ لہذا کیوڑی اسے کے پاس اس قدر معاشی وسائل نہیں ہیں کہ وہ سڑکوں گلکیوں اور نایلوں کی تعمیر و مرمت کی زمہ داریاں بھی پوری کر سے ملک میں جو ترقیاتی ادارے ہارنگ سیکوریتی کو مکمل کر کے متعلقہ کار پورشن کے حوالے کر سیتے ہیں تاکہ اسکی آئندہ دیکھو بھال کا کام کر سکیں۔ لیکن ادارہ ترقیات کو ٹھہر کے سلسلے میں اس پالیسی پر تاحال عمل در آمد نہیں کیا جا سکتا۔

جبانیک سیلاٹٹ ٹاؤن کی سڑکوں، گلکیوں اور نایلوں کی موتوبہ حالت کا تعلق ہے تو مسوائے مرکزی سڑکوں کے بتایا گلکیوں اور نایلوں کی حادث خراب ہو چکی ہے جس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

(۱) اصولی طور پر ہر چار سال کے عرصہ کے بعد سڑکوں، گلکیوں اور نایلوں کی تعمیر و مرمت کا کام شروع ہونا چاہیے جو کہ وسائل کی کمی کے باعث کیوڑی اسے نہیں کر سکتا مزید برآں یہ اسکے فرائض میں بھی شامل نہیں ہے۔

(۲) سیلاٹٹ ٹاؤن کے الائیوں نے اپنے مکانوں کی تعمیر کے دوران میں صرف تعمیراتی سامان متعلقہ سڑکوں اور گلکیوں پر الٹا کیا بلکہ تعمیراتی مصالح بھی انہی پر تیار کیا جس کے نتیجے میں پیچے جانے والا فالتو مسارہ وہیں مبلک کا ریکھ بن گیا؛ اس عمل سے سڑکوں اور گلکیوں کی شکست دریافت اپنی تقریبی مدت سے کافی پہلے وقوع پذیر ہوئی۔ اس ضمن میں متعلقہ الائیوں کو بارہ تلقین کی جاتی رہیں یا لیکن انکی جانب سے مثبت پیش رفت نہیں ہوئی۔

(۳) سیلاٹٹ ٹاؤن کے اکثر مکینوں نے اپنے مکانوں کے گیٹ کے سامنے کی ڈھلوانیں نعمیر کی ہیں جو کہ سڑکوں اور گلکیوں کے لفڑیاً ایک ہنسائی حصہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔

مکان کا اندر ولی استعمال شدہ پانی ان ڈھلوانوں کے ذریعے سڑکوں اور گلکیوں میں پھیل جاتا ہے اور ان کے نقصان کا باعث بنتا ہے۔ اس ضمن میں اس بات کی اشہد ضرورت

ہے کہ علاقہ کے مکین اپنے مکانوں کے صحن کے پانی کے نکاس کے لئے مناسب بندوبست کریں تاکہ
وہ سڑکوں اور گلیوں میں پھیل کر ایک نقصان کا باعث نہ بنے
تاہم ادارہ ترقیات کو نہ نئے اپنے مسجد و مسائی سے جہاں تک ممکن ہو سکا چند مرکزی
سڑکوں اور اندر وی گلیوں کی مرمت کا کام کیا ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر یہ جاہے ہو گا
کہ اگر تسام سڑکوں، گلیوں کی رویارہ تعمیر و مرمت کی جائے تو اس پر اخراجات کا تخمینہ
۱۹ ملین روپے ہو گا۔

سٹریٹ لائیں کے سلسلے میں رضاعت کی جاتی ہے کہ یہ کام دپٹا کو تغییریں کیا گیا تھا کیونکہ اسے
نے جوں ۱۹۶۵ء تک دپٹا کو، لاکھروپے ادا کئے ہیں یعنی متعلقة محکمہ تے ابھی تک
کام بھی مکمل نہیں کیا اور نہیں اس ضمن میں اخراجات کا گزاروارہ فراہم کیا ہے۔ مقلعہ محلہ کو
اس سلسلے میں فریہ ہر ایات جاری کی جائیں کہ وہ علاقہ کے عوام کی مشکلات کے پیش نظر بقیہ
کام کو جلد از جلد مکمل کرے۔

(ب) سیٹلمنٹ ٹاؤن میں بلاک نمبر ۳ اور ۵ میں پھر، خاتین اور صور حضرات کے لئے دعائیہ غلط
پارک تعمیر کے لئے ہیں اس کے علاوہ نوجوانوں کے لئے کھیل کا وسیع درعیض میدان بھی بنایا
گیا ہے۔ اس کے جنپنگ کی تعمیر و مرمت کا کام جلد ہی شروع کر دیا جائیگا۔
جہاں تک کھیل کے میدان میں لوگوں کی طرف سے مذبح خانہ کے قائم کرنے کا سوال
ہے یہ اطلاع کسی طرح بھی صداقت پر مبنی نہیں ہے۔ اسی طرح گراؤنڈ کی دیکھ جال ہمہ
وقت کی جاری ہی ہے۔

میر فتح علی عمرانی۔ دزیر موصوف جواب پڑھ کر سنائیں۔ جبکہ وہ تقریر
کر رہے ہیں۔

میر اسپیکر۔ آپ اسپیکر سے مخاطب ہو کر بات کریں۔

میر فتح علی عمرانی۔ جناب بمحبے افسوس ہے۔ معدودت چاہتا ہوں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

جناب اسپیکر! میں طوٹے کی طرح لکھا ہوا جواب تو نہیں پڑھ سکتا۔ روند
کے تحت بمحبے یہ اختیار ہے کہ میں اگر ضروری ہو تو اپنے جواب میں رد و بدل
کر سکوں۔ لہذا جناب اسپیکر! میں آپ سے گذارش کر دیں گا۔ کہ وزیر موصوف
کو متعلقہ روند کی نشاندہی کر دیں۔ تاکہ ان کو معلوم ہو سکے کہ متعلقہ وزیر ضرورت
کے تحت کسی سوال کا جواب تبدیل کر کے دے سکتے ہیں۔

جناب والا! جیسا کہ میں عرفی کر رہا تھا کہ اگر اس علاقہ کی میونسل کمیٹی نہ ہو تو
وہاں پر ٹاؤن کمیٹی کے ذریعے میونسل نقش قانون کے تحت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ
تریاں امارہ خود ہوتا ہے۔ اگر نہ ہو تو اس کا درمیانی اسیل ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ
کام ہوتا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ چونکہ وقت کم ہے اس لئے اگر متعلقہ رکن کوئی ضمنی سوال کرنا چاہیں تو کہیں۔

مسٹر اقبال حمزہ۔ جناب والا! ضمنی سوالات تو آگے ہیں میں چاہتا ہوں
کہ وزیر موصوف جواب پڑھ دیں۔ تاکہ تمام مہرزاں کو معلوم ہو سکے۔

مسٹر اسپیکر۔ آپ کے اور تمام مہرزاں کے سامنے جواب موجود ہے۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسمہ۔

جناب اسپیکر! میں آپ کی اجازت سے فرمی سوال کر دیں گا۔ کہ جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا کہ مردہاں مذکور خانہ نہیں ہے، ”جناب والا! میں منشیر صاحب کو بتانا ہوں کہ وہاں اونٹ اور بیل بھی ذبح کئے جلتے ہیں۔ جبکہ وہ اپنے جواب میں فرماتے ہیں کہ وہاں پر پلے گزادوں ہے۔ اس کی دفاعت فرمادیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب اسپیکر! ہماری مددوں کے مطابق، کیوں دیکھ انتظامیہ نے جو ہیں جواب دیا ہے وہاں پر کوئی مذکور خانہ نہیں ہے اگر ہے جیسا کہ میر صاحب نے فرمایا ہے۔ چونکہ وہ میرے ساتھی ہیں مجھے ان کے کہنے پر اعتراض نہیں۔ لہذا میں ان کی بات کی تحقیقات کروں گا۔ اور کسی کو بیچ کر لسکی تحقیقات کراؤں گا، اور درست انعامیں لے کر دوں گا۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسمہ۔ جناب والا! منشیر صاحب اگر کہیں گے تو میں نشاندہی کروں گا۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ فرور کریں۔

مسٹر اسپیکر! اس سلسلے میں آپ وزیر منصوبہ سے مل لیں اور ان کو بتائیں۔ کوئی امیسی بات نہیں۔

پرنس تکمیلے جان بلوج۔ جناب اسپیکر! جہاں تک کوئی کام لعلی تھے۔ تو یہ بلوچستان کا دل ہے اور باہر سے ہر آئیوائے پر اس کا تاثر ہوتا ہے۔ لہذا منصوبہ بنانے والوں کو جا ہتھیے کروہ اس کے اچھی مڑکیں بنائیں۔ ٹیلی فون، بجلی اور دیگر بنیادی ضروریات کا انتظام ہونا چاہیے۔ اور اس کے بعد وہ لوگوں کو پلاٹس دیں۔ تو صحیح ہے۔ جبکہ ابھی یہ چیل رہا ہے کہ وہ پہلے کہتے ہیں جلدی سے پلاٹس لے لو ان کے پیسے دیدو۔ اور پھر بعد میں اللہ مالک ہے۔ پانی بعد میں لے آئیں گے۔ لہذا میری تجویز ہے کہ آئندہ کے لئے پہلے سے پلانگ کیجاۓ ایسی پلانگ ہونا چاہیے۔ جس سے حکومت کا نام بھر۔ اور لوگ مطمئن ہوں۔ جیسے کہا چی اور لا ہو رہیں ہوتا ہے۔ وہاں پہلے سے منصوبہ بندی اور ضروری انتظامات کرنے کے بعد پلاٹس فراہم کر جاتے ہیں۔ جناب والا! اگر وہاں پہلے سے منصوبہ بندی ہو سکتی ہے تو یہاں کیوں نہیں ہوتی؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات : جناب والا! یہ بڑی اچھی تجویز ہے۔ انتظام کیا جا چکا ہے۔ میں ان سے آتفاق کرتا ہوں۔ مثلًاً رخشاں ہاؤ سنگ سکیم اس میں شامل ہے اس سلسلے میں ہدایات دیجیں ہیں۔ اور انشا اللہ پانی، بجلی اور مٹر کوں اور تالیوں کا انتظام کر کے پلاٹس دیئے جائیں گے۔

جناب والا! جس تیزی سے آبادی بڑھ رہی ہے تو یہ بڑی خطرناک رفتار سے بڑھوئی ہے میں کہتا ہوں جب پاکستان بناتا تو اس شہر کی آبادی ستر ہزار تھی جو مردم شماری کے مطابق تھی اور انہیں اس میں صرف ابن ایں یا ز کو شامل کیا تھا۔ جبکہ اس میں بسیں لیجی اور دگد ایں یا ز کی آبادی شامل نہیں تھی۔ اگر ہم اس کو بھی آبادی میں شامل کریں تو شہر کی آبادی آٹھ لاکھ سے زیاد ہے۔ جناب والا! آپ اندازہ فرمائیں۔ کہ سارے صوبے کے

آبادی پالیسلا لکھے۔ اس قدر تیزی سے آبادی کا بہاؤ کوئٹہ شہر کی طرف ہو رہا ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہم نے نیپاک کی خدمات حاصل کی ہیں تاکہ کوئٹہ دیلی کی پلانگ پر توجہ پہنچائے اس سلسلے میں امداد دینے والے مالک سے بھی رابطہ قائم ہے۔ ہم ان سے کہہ سبھے ہیں کہ ہر بانی کو وکیونکے آبادیاں خود بخود بڑھ رہی ہیں اور یہ آبادیاں گندی ٹھیکیوں اور کچی آبادیوں کی صورت میں وجود میں آ رہا ہے لہذا میں معزز رکن کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہاؤ سنگ پلانگ ٹھیک طریقے کے تحت ہونا چاہیے۔

حاجی ملک محمد یوسف اچھرزاںی۔ جناب اسپیکر! منشہ صاحب کہتے ہیں کہ شہر کی آبادی گذشتہ چالیس سالوں سے بڑھ رہی ہے۔ جناب والا! لیکن مسئلہ سے نہیں کہ لئے تو کوئی دشہر کے لئے دیئے جائیں والے اپنے فنڈ ڈریز ہیں۔ اس کے علاوہ ایم پی اے ایم این اے اندیزیٹر فنڈز بھی ہیں۔ علاوہ ازیں ہکھ کا بنا فنڈ کروڑ یا دس کروڑ روپے کا فنڈ اگہ ہوتا ہے۔ جناب والا! حال ہی میں سٹیلائٹ ٹاؤن میں چیف منشہ صاحب نے خود اپنی تقریر میں مذکور خانہ کے بارے میں کہا ہے۔ میں منشہ صاحب سے ہوں گا۔ کہ معزز رکن نے مذکور خانہ کا ذکر صرف اپنی نات کے لئے نہیں کیا ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ آپ اس ہاؤسنگ کو مطلع کریں کہ وہاں مذکور خانہ موجود ہے یا نہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

اگر یہ اسپیکر صاحب کا حکم ہے میں فرور مطلع کروں گا۔ ورنہ یہ ممبر صاحب کی ذات رائے ہے۔

ممبر اسپیکر۔ اگرچہ وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے تاہم میں دس منٹ مزید میتا ہوں

اگر آپ حضرات مہربانی فرمائے مختصر بات کریں۔

میر عبدالحریم نو شیر وانی جناب اسپیکر! یہ آبادیاں تو شہر سے باہر سریا بسے آگئے برپور رہی ہیں کیا آپ کو شہر میں روڈز نالیاں اور مین ہول نظر نہیں آتے؟ آپ مندرجہ متعلقہ ہیں لہذا آپ دورے کریں۔ کوئی سمجھیں کہ دہان کیا حال ہے لوگوں کو پندرہ دنوں سے پانی نہیں مل رہا ہے۔ جناب والا! جمنی میں صرف پندرہ منٹ کے لئے زیکلی چلی گئی تو دہان کے وزیر نے استغفار دیدیا لیکن ہماراں پندرہ دن سے پانی نہیں اور آپ کو کسی پر بیٹھنے ہیں۔ برائے مہربانی آپ شہنشاہ جہانگیر کی مثال نہ بنائیں کہ وہ خود تو محفل کیا دشاب میں مشغول تھا اور حکومت کو کیا اور چلا رہا تھا۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب والا! انہوں نے پانی کی بات چیڑی ہے۔ دہان میں ٹوٹ گئی تھی۔

میر عبدالحریم نو شیر وانی: جناب! دہان ڈیڑھ مہینے ہو گیا ہے کہ لوگوں کو پانی نصیب نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر: آپ تو بیٹھ جائیں۔ وزیر صاحب جواب دے رہے ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جناب والا! دہان کے ٹیوب دیل کا رہاں ٹوٹ گیا تھا۔ چونکہ ٹیوب دیل کا نظام

چلکتے ہے اس لارڈ سپلائی کے نظام میں خلل آگیا۔ ویسے میں ہر جنہے سیلائٹ اون جاتا ہوں جب طریاں ٹوٹا تھا تو میر دز نے ڈائریکٹر جنرل کیوں نے اسے کے ساتھ رابط تھا۔ انہیں نے کوشش کی اور پان کی فراہمی کو بحال کیا۔
جناب اپنکے ایوال میں ایسی خط پیانی نہیں ہوں گا ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :- جناب والا جیسا الجی فضیلہ غالیانی صاحبہ نے فرمایا ہے کہ انہیں پانی ملتا رہے۔

میر عبدالحکیم نو شیروالی :- جناب محترمہ فضیلہ غالیانی سماجہ توہنک سہ میں نہیں رہتی ہیں۔ میں صرف اتنا کہوں گا کہ متعلقہ منسٹر اپنا جرم چھپانے کی کوشش نہ کریں۔

مسٹر اپنیکر : بھر موصوف غیر پارلیمانی الفاظ ایوان میں استعمال نہ کریں

میر عبدالحکیم نو شیروالی :- جناب ایک فنکر میں کروڑوں روپے کا غبن ہوتا ہے۔ پھر میں تحقیقات کر کے سامنے لاتا ہے۔ تو عجب کسی لمحہ میں اُولیٰ بات ہوئی ہے۔ تو سب سے پہلے متعلقہ محکمہ وزیر کا کام ہے کہ وہ اسے ٹھیک کرے۔ یہ اس کا فرض ہے

مسٹر اپنیکر :- اب اکلا سوال مجی مسٹر اقبال احمد کھوسہ صاحب کا ہے۔

بنلا ۵۰۶ - مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ سال صوبائی حکومت نے ایم پی اے صاحبان سے اپنے پئے علاقوں میں پہلک کال آفس تنصیب کرنے کے لئے تجارتی طلب کی تھیں جو کہ فراہم کی گئیں تھیں۔
 ب) اگر جزو الف) کا بحاب اثبات میں ہے تو اب تک ان تجارتی و سفارشات کے تحت کن کن گاؤں میں پہلک کال آفس (پی سی او) کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں تفصیلات سے آگاہ فریاں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

(الف) درست ہے فہرست پی اسی اور جو ۱۹۸۵۔۸۶ اور ۱۹۸۷۔۰۸ میں تنصیب کئے گئے ہیں درج ذیل ہے
 (ب) اس جزو کا تعلق دناتی حکومت سے ہے

فہرست پی اسی اور جو ۱۹۸۵۔۸۶ میں تنصیب کئے گئے۔

نمبر شمار	پی سی او کام	درستہ کٹ
۱	پنجان کوت	پورا الائی
۲	چیرو دیکھ	"
۳	مشت گوران	ترتہ
۴	دیالہ کریم	ثوب
۵	نیٹ	گوار
۶	بیلڈہ	ترتہ
۷	گشکوری	سبی
۸	حیدری	خضدار
۹	یار دار	"
۱۰	بانسر	"

نمبر شمار	پی سی او کانام	ڈسٹرکٹ
۱۱	خانی	پشن
۱۲	زہرہ لیور سی پوسٹ	لورالانی
۱۳	کلی صاحب زادہ	چاغنی
۱۴	ہزار شہر	لورالانی
۱۵	نادر آباد	چاغنی
۱۶	کلی قاسم خان	"
۱۷	کلی ملک رسول بخش	"
۱۸	کلی حاجی جبیب	پشن
۱۹	میری	"
۲۰	مسیزرنی	"
۲۱	ہیکل زنی	"
۲۲	صوران	پنگور
۲۳	گر	"
۲۴	شارک	ترت
۲۵	گمازی	"
۲۶	یازان	گوادر
۲۷	عیسیٰ طاہر	چاغنی
۲۸	کلی سردا	کوئٹہ
۲۹	مارپ	قلات
۳۰	محضی پرکانن	کچھی
۳۱	جلال خان	"

<u>ڈسٹرکٹ</u>	<u>بلیس کی اولاد کا نام</u>	<u>نمبر شمار</u>
فیصل آباد	گوہڑہ حاجی صالح محمد	۲۲
"	گوہڑہ سردار صحبت خان بخشی	۲۳
"	گوہڑہ رسول بخش ہری	۲۴

فہرست پیاری اوجو کہ، ۱۹۸۶-۸۷ء میں تنظیم کئے گئے

ثلاث	قوہ	۱
بیله	سکران	۲
خضدار	ذکر جو	۳
بیله	سویمانی	۴
خاران	سماجد	۵
کولہ	میوند	۶
"	کاہان	۷
کریمہ	کلی کوتواں	۸
"	کلی عاملز	۹
ثروب	بدن زنی	۱۰
ترتب	بلیچا	۱۱
پشین	ارمی کاگوزی	۱۲
پشین	سیزرنی	۱۳
"	پیر علیزی	۱۴
کریمہ	کلی سبزیں	۱۵
فیصل آباد	کوٹ پیلانی	۱۶

۳	۲	۱
پسیر آباد	گورمٹ فتح علی	۱۶
لورالائی	پڑھ	۱۸
چکھی	کولپور	۱۹
کوئٹہ	نزاکل	۲۰
چاعنی	مل	۲۱
چاغی	پٹ پتکیو	۲۲
"	پارگ	۲۳
پشین	پر انماچن	۲۴
چاعنی	چھتری	۲۵
پسیر آباد	خردشیوہ	۲۶
زیارت	دوجم	۲۷
پشین	کلی چارگل	۲۸
"	کلی سیون	۲۹

منظور شدہ پی سی اوجو کے ۱۹۸۶-۸۷ء کے اے ڈی کی پی میں منظور
کئے گئے اور ۳۰ جون ۱۹۸۸ سے کام شروع کرے گے۔

بنگلور	گورمکان	۱
خاران	پلانٹ	۲
خندار	مشی	۳
گواردر	گلکک سلا نج	۴

۳	۲	۱
تریت	رادرگ	۵
ٹرب	نسانی	۶
کولو	سبستی میرنہار	۷
تریت	سچھو آباد حسین آباد	۸
خاران	کنیری	۹
پشین	کلی مکاتیان	۱۰
بید	لاکھڑا	۱۱
چنگلور	سینڑاب	۱۲
تریت	ترہران بگ	۱۳
	سسورد	۱۴
خضدار	سلطان زی	۱۵
خندار	کرشک	۱۶
نفلات	زیرو پنڈھ آرسی ڈسی روڈ سورا ب	۱۷
تریت	آسیر آباد	۱۸

مسٹر اقبال احمد خاں کھوسہ۔ جناب والا! اس بارے میں ہمارے بہت سے ضمنی سوال ہیں۔ انہوں نے ۱۹۸۵ء میں وہ اسکیمیں لی تھیں اور انہوں نے اس موقع پر ہم سے کہا تھا کہ آپ ہمیں ترجیحی بنیاد پر اسکیمیں بھیجیں تاکہ آپ آئے علاقہ میں پہنچے اور نصب کئے جائیں۔ لیکن آج تک کوئی پہنچے اور نصب نہیں کیا گیا۔ جہاں تک انہوں نے نصیر آباد کے بارے میں بتایا ہے کہ دو پی سی اور نصب کئے ہیں تو ان کے بارے میں میں، اس ایوان کو یہ

بناوں کا کہ دہ مارشل لارکے دور میں منظر ہوئے تھے۔ ہمارے دور میں آج تک کوئی پیسی اور نہیں لگایا گیا پھر ہم سے پیسی اور کے لئے سفارشات کیوں لی گئی تھیں اور جب سفارشات لی گئیں تو پھر ابھی تک کیوں نہیں لگائے گئے؟

وزیر منصوبہ بندی و فرقیات۔ جناب والا! پیسی اور لگانا و فاقی اور اے کا کام ہے اس میں جہاں تک حکومت بلوچستان کا تعین ہے وہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو خط بھجتے ہیں تاکہ وہ پیسی اور کے لئے اپنی سفارشات و فاقی حکومت کو بھیجیں۔ چنانچہ جب خط یہ وفاقی حکومت سے ہمیں موصول ہوا تو ہم نے اس پر تمام ایم پی اے حفرات کو مراسے بھیجے اور ان سے پیسی اور کے لئے سفارشات مانگیں اور پھر ان سفارشات کو اکٹھا کر کے حکومت بلوچستان کلوف سے وفاقی حکومت کو مزید کارروائی کے لئے بمحض دیا۔ میں اسی سے زیادہ پچھہ نہیں کہہ سکتا کہ ہمارے اختیار میں آتا ہی تھا۔ باقی یہ وفاقی حکومت کا بھیکٹ ہے اس وقت ہمارے ساتھ ایم این اے اور سینیٹری یہاں بیٹھے ہیں اگر کوئی سوال ہو تو ان کے توسط سے کیا جا سکتا ہے اور جواب حاصل کیا جا سکتا ہے

مسٹر اقبال احمد خان کھوسے:- جناب والا! اگر یہ وفاقی بھیکٹ ہے تو پھر ہم سے پیسی اور کے لئے سفارشات لی گئیں تھیں۔ اس کے علاوہ بلوچستان کا کوڑہ بھی تو مقرر ہے۔ اس کے لحاظ سے بھی تو ہمیں پیسی اور دینا چاہتے ہیں تھا۔ بلنگ اینڈ ڈیلر ڈیپارٹمنٹ کو یہ بات وفاقی حکومت سے کرنا چاہتے۔ کہ آپ نے پیسی اور کے لئے سفارشات مانگی ہیں ان پر ابھی تک عمل درآمد کیوں نہیں ہوا۔؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات : جناب والا! آپ صحیح فرمائے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ہمارے صوبہ بلوچستان کے ممبر ہمی وہاں اس محکمہ کے وزیر تھے اور اب بھی منظر آف اٹیٹھ اس محکمہ کے وزیر ہیں اگر اس بارے میں آپ کو کوئی ایسی شکایت ہے تو میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں میں محکمہ کی طرف سے انہیں لکھ دیتا ہوں اگر آپ ان سے براہ راست بھی نہیں کہنا چاہتے تو آپ پوائنٹ آؤٹ کریں۔ ہم ان کے نوٹس میں وہ باتیں لیں آئیں گے۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ : جناب والا! ۱۹۸۶ء کی لیٹ میں ہمارے نفیر آباد کا ایک بھی پی سی اور نظر نہیں آ رہا ہے۔ ایسا کیوں کیا جا رہا ہے؟ ہمارے وزیر متعلقہ ان سے اس کے لئے بات کریں۔ اگر وہ ہم سے پی سی اور کے لئے سفارشات لیتے ہیں تو اس پر عمل درمد بھی کریں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات : جناب آپ ہیں اس بارے میں اپنی شکایات مے دیں اس پر ہم ان سے بات کریں گے۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ : جناب والا! اس سے زیادہ اور کیا شکایت ہو سکتی ہے۔ کہ ہم پی سی اور کے بارے میں پورے ایوان کے سلسلے بات کر رہے ہیں۔

مسٹر احمد داس بھٹی : جناب والا! ہمارے معززہ ممبر صاحب نے فرمایا ہے کہ نفیر آباد کے بارے میں وفاقی حکومت کو سفارشات نہیں بھجوائی گئیں۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ نہ صرف نفیر آباد کے لئے بلکہ اور بہت سے ڈمنگٹھ بھی رہ گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے

منٹر صاحب نے کوئی امتیاز بر تابہ اور باقی کو ترجیحی بنیادوں پر فوکس دی ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :- جناب کوئی امتیاز نہیں بر تابا گیا ہے۔ ممبر کو مرسلات
یعنی سچے تھے اگر مسٹر ارجمند اس بھی طرز نے کوئی سفارش نہیں کی تو اسی میں ان کی کوتاہی ہے۔
مرسلے تو سب کو بھیج گئے تھے۔ ہمارے پاس جو بھی اس سے متعلق سفارشات آئیں ہم نے نہیں
بھاگ کر کے وفاق کو نبھج دیا۔ اب اگر آپ فرمیں کچھ کہنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو خوش آمدید
کہتا ہوں وہ آپ مجھے لٹکو کر بھج دیں۔ ہم اسے آگے بیجھ دیں گے۔

مسٹر ارجمند اس بھی :- جناب والا کیا دید ہے کہ لٹ میں ہمارا دُڑ کٹ کہیں نظر
نہیں آ رہا ہے؟ ہم نے دو تین ترجیحی سفارشات اور بھی دی تھیں۔ لہذا میں یہ کہوں گا۔
کہ ایم پی اے حضرات کی سفارشات کو پی پشت رکھا گیا ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :- جناب آپ نے اپنی سفارشات ہمیں بھی ہیں یا
نہیں؟

مسٹر ارجمند اس بھی :- جناب بھی ہیں۔

مسٹر اپنیکر! آپ منٹر موصوف کو نام دے دیں یہ ان کی سفارشات و فاقی حکومت سے
کریں گے اور آپ کا کام ہو جائے گا۔

مسٹر ارجمند اس بھی :- جناب آپ کا فرمانادرست ہے لیکن اس لیٹ میں ہمیں کیوں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسئلہ اپنیکر : اگر بروڈسٹرکٹ سے ایک یاد دیا پھر جتنے بھی ہوں میرے خیال میں اگر جو جائیں تو بہتر ہے۔ باقی مسئلہ دفائق حکومت کا ہے۔ آپ ان کے نوٹس میں بھی یہ بات لائیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات : جناب والا! ہم ضرور لائیں گے۔ اور اس کے ساتھ میں پڑے بیران حضرات سے بھی یہ گذارتی کر دیں گا کہ وہ اس سے متعلق اپنی سفارشات ہیں۔ صحیح دین تاکہ کوئی بھی صلح نظر انداز نہ ہو۔ تاکہ وہاں پر ٹیلیفون لائیں ہو۔ پسی اور یا پھر اس کے مستبدال جو کچھ بھی بوسکتے دیا جائے۔ یہ بھی ہمارا کوٹ ہے اس کے لئے میں اپنے فکر کو بدایت کرتا ہوں کہ وہ انہیں یاد دہانی کامراں سے تحریر کریں۔ اور اس کے ساتھ میں ایم پی اے حضرات سے یہ لہوں گا کہ وہ اپنی سفارشات ہمیں بھجیں۔ تاکہ ہو سفارشات ایوان میں ہوئی ہیں اس کے مطابق ہم انہیں لمحیں۔

مسئلہ ارجمند بھگٹھا : جناب آپ انہیں یاد دہانی کا خط لکھنے کے ساتھ ان سے یہ بھی پوچھیں کہ انہوں نے بعض ایم پی اے حضرات کو کیوں نظر انداز کیا ہے۔ مجھے ان بالتوں پر غالب کا ایک مصرعہ یاد آ رہا ہے۔
”کہ سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا“

مشنون طریف خان مندوخیل

جناب والا! ہم نے جو سفارشات دی تھیں اس کے علاوہ انہوں نے دو دیگر

میں پے سے اول لگائے ہیں۔ جب آپ اپنی مرضی سے پے سے اول لگاتے ہیں تو پھر آپ آئندہ
زہم سے لیست نہ لائیں اور نہ آپ آئندہ تکلیف کریں اور نہ ہم آپ کو سفارشات دیں گے۔ کیونکہ
آپ ایم پی اے حفرات کی حیثیت کو مد نظر نہیں رکھتے ہیں۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ : جناب اسپیکر! منظر صاحب نے فرمایا ہے کہ
یادِ مہانی کے خطوط لکھے جائیں گے۔ تو میں نیز کہوں گا کہ ہماری سفارشات کا دہی دو سال
پرانا والا حال ہو گا اور اس پر مزید دو سال گزر جائیں گے اور ہمیں کوئی پے سے اول نہیں ملے گا۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جناب اسپیکر! میں عرض کرچکا ہوں کہ یہ سمجھیک دنیا قی حکومت کا ہے۔ ہمارا کام اتنا ہے
کہ جو سفارشات آپ ہمیں بھیجیں گے ان کو ہم آگے بیجھ دیں آپ کی تجویز مان جائے اور آپ
کی لشاندہی پر پسی اول لگائے جائیں۔ ہم آپ کی حمایت کریں گے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں
کہ آپ کی سفارشات دنیا قی کو بیجھ دی جائیں گی۔ اس کی جواب دہی بھروسے نہیں کی جاسکتی آپ
اب جو سفارشات ہمیں بھیجیں گے اگر اس میں آپ رو دبدل بھی کر لیں تو کوئی بات نہیں۔ یہ سفارشات
آپ ہمیں آج ہی ڈیں۔ تاکہ انہیں ہم آگے بیجوادیں۔

شیخ طریف خان مدن و خصل : جناب والا! آپ سے گذارش ہے کہ دنیا قی حکومت
ایم پی اے حفرات کی سفارش پر پسی اول لگائیں۔

میر فتح علی عمرانی : جناب والا! پڑا چہ صاحب بارہ بارہ ہی کہہ رہے ہیں کہ یہ دنیا قی

کا بھیکٹے ہے۔ وفاقی حکومت نے بیس چھیس پرے سے اور دیسٹنے ہیں۔ پر اچہ صاحب ہے
صحیح تفہیم کریں

مسٹر اپسیکر: پر اچہ صاحب نے تو بلادیا کر وفاقی حکومت کا کام ہے۔

میر فتح علی علمنی۔ جناب والا اس کا کوڑہ مقرر ہے اب بھی بیس چھیس لاکوڑہ دیا گیا ہے
وہ اس میں انصاف کریں۔ اور انہیں بار بار لمحیں۔ پر اچہ صاحب دفتر تو جاتے نہیں ہیں
وہ تو گھر میں بیٹھتے ہیں۔

وزیر منصو پہندی و ترقیات۔ کوڑ ہیں نہیں ملتا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے
کہ وفاقی حکومت نے اتنے پی سی اور ہر صوبے میں لگانے ہوتے ہیں۔

وزیر منصو پہندی و ترقیات۔ میران نے جو نام لکھ کر دئے ہیں ہم نے
ان کی سفارشات کو وفاقی حکومت کے پاس بھیجا ہے۔ ہم اپنی طرف سے تو کوئی بات نہیں
بھیجتے۔ اگر آپ کسی مسئلے کے متعلق اپنی سفارش بھیجیں گے تو ہم کارروائی کریں گے۔

مسٹر اپسیکر: آپ ایم پی اے کا کوڑہ بڑھانے کے لئے لمحیں جو میران نے اسکیم
دی ہیں۔ ان پر بھی عمل کریں۔

پرسن تھجی جان بلوجہ۔ جناب والا! اگر اس معاملے میں ہمارے

مسلم لیگی بھائیوں کا یہ حال ہے تو پھر آزاد اور مخالف مبروعوں کا کیا حال ہو گا۔ اور ہمارا جو مسلم لیگ میں شامل نہیں ان کا کیا بننے گا؟ اور ہم جو مسلم لیگ میں شامل نہیں ہیوہ تو آخر میں بھی نہیں آئیں گے جسکہ ہمارے ممبر ایجنسی میں بھائی صاحب نے کہا تھا جب تک ہم سلم لیگ نہیں آئیں گے اس وقت تک کارروائی نہیں ہو گی۔ لیکن اصل میں قد ہم ایک ہیں ہم سب نے لکھ کر عوام کی خدمت کرنے ہے ہم بھی جام صاحب کے اپنے ہیں اور ان کی پارلیٹ میں نہیں آئے تو کیا ہوا۔ آپ ہمارے ہمراں کو بھی فنڈنگ دے دیں۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا، میں پستھے اور کے متعلق بتاؤں یہ کوئی چھومنتر کا کام نہیں ہے۔ یہ میکنیکل کام ہے اس میں اخراجات صرف ہوتے ہیں۔ فارن ایکسچینچ ٹھٹا ہے۔ اور ہمارے ایم پی اے کی سفارش کو مرکز کے پاس بھیجا جاتا ہے اور کوئی ایسے علاقوں کا نام بھی کئے ہیں جس کے متعلق چار چار ایم پی اے نے سفارش کر دی ہے اور بعد میں سفارشیں ایک دوسرے سے تکراتی ہیں۔ اور مجب ہم ان کی سفارش مرکز کے پاس بیمح دیتے ہیں تو بعض اوقات وہاں پر اثرہ دسوارخ بھی چلتا ہے اور ہم کیس بیمح دیتے ہیں جو پہلے آیا دہ پہلے لے گیا والا حساب بھی ہو جاتا ہے۔ یہ کئی موامل ہیں جو اس میں لیکن میں مختص ایوان کو یقین دلاتا ہوں جو بھی سفارش ہوں ہم مرکز کو بھیں گے اور ہر ممبر کو فو قیت دی جائے گی اور اس ایوان میں جتنے ممبر بھی ہیں ہم ان کو اپنے سمجھتے ہیں ہماری کوشش ہو گی کہ یہ ہبہ لٹ بلوجپستان کے کونے کو نہ میں میسر آجائے اور مرکز کو بھی یہ کہیں گے کہ وہ بلوجپستان کی طرف توجہ دے اور یہ بلوجپستان میں ہبہ لٹ میسر کرے (تالیان)

مسٹر ایسٹکس:- اگلا سال میر جاکر غانڈو مکی صاحب کا ہے۔

نمبر۔ ۱۲۵۔ سردار چاکر خان ڈو مکی۔

کیا، مندوہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں بیروزگاری ایک مسئلہ بن گئی ہے حکومت بوجپور
 دنیا عظم رہاب کے پانچ نکالی پر دگرام کے تحت صوبے میں بیروزگاری پر قابو پانے کے لئے کیا
 اقدامات کر رہی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے میں چند بڑے ملکیتیں ملزکانی عرصہ سے بند پڑے ہیں۔ لوگ
 بیروزگار ہو گئے ہیں نیز کیا حکومت ان بند ملوں کو رو بارہ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے یا تاکہ بیروزگاری
 پر قابو پایا جاسکے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

(الف) سوال کے پہلے حصہ کا تعلق وزیر اعلیٰ سے ہے۔
 وزیر اعظم کے پانچ نکالی پر دگرام کے تحت ۱۹۸۴ء۔ ۸۸ اور میں (۶۰۰۰) چھ ہزار کے قریب آسامیاں
 چڑکی گئیں جن میں (۲۵) روہزار پانچ سو ڈالر (۷۰۰)، یا میں انجینئر (۱۶۲۰) ایک ہزار چھ سو بیس
 استد اور دوسری آسامیاں خالی ہیں۔ اس کے علاوہ اگر ملکا میں (۱۹۸۶۸۸) میں وزیر اعظم کے پانچ
 نکالی پر دگرام کے تحت (۶۰۰) چھ ہزار سات سو آسامیاں نکالی گئیں ہیں۔ مختلف ملکے اپنے دسالی کو مد نظر
 رکھتے ہوئے ان آسامیوں کو چکر کریں گے۔

جس ان ٹمک ڈالر و میں کا تعلق ہے اس وقت صوبے میں کوئی بیروزگار ڈالر نہیں ہے۔
 بیروزگار انجینئروں کے سلسلے میں عرض ہے کہ حکومت نے ان انجینئروں کے لئے محکمہ پلکے ہلقو
 انجینئرنگ کے محکمے کا قیام عمل میں لا یا ہے جس سے کسی حد تک بیروزگار انجینئروں کا مسئلہ
 حل ہو گا۔

علاوہ ایسی بیرونی ڈگار ڈاکٹروں اور انженئروں کے لئے فرضیہ سہولت بھی ہو جائے
ب) مذکورہ ملوں کا متعلق وفاقی حکومت سے ہے۔

میر چاکر خان ڈومکی: (ضمنی سوال) کیا یہ درست ہے کہ ڈھالہ ہزار (۰۰۵۰) ڈاکٹر
بھرتی کئے گئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ — جناب والا مجھے اس کا صحیح علم نہیں ہے کیونکہ یہ مجھے پرنسپل میں گیک
یعنی طباعت کی علیحدگی لگتی ہے۔

وزیر اعلیٰ! جناب والا یہ وہ افراد ہیں۔ جواب تک ساری آسامیوں پر بھرتی کئے
گئے ہیں جو مختلف عکون میں چھوڑ گردیدے لے کر بڑے گردیدے تک کے ملازمین اور
میرا بھی یہ خیال ہے کہ چھپانی میں مددگار ہو گئے ہے۔

میر چاکر خان ڈومکی: کیا یہ حکومت وفاقی حکومت سے سفارش کرے گی کہ ان بندوں کو پلاجاتے
تاکہ یہاں بے روزگاری کا سندھ ہو جائے۔

وزیر اعلیٰ جناب والا ملوں کے متعلق تو آپ کا بلا اچھا سوال ہے میں اس کی وضاحت
کرنا چاہتا ہوں یہ مزدوروں کا سوال ہے یہ مدد سوال ہے جیسا کہ مزدروں کو معلوم ہے کہ خسارے پر چل
رہے ہیں۔ میں نے اس معاملے کو مرکزی حکومت کے ساتھ اٹھایا ہے یہ ہماری حکومت کی کوشش کا نتیجہ
ہے کہ اب تک ہمارے مزدور بوجام بند ہونے کی وجہ سے بے کار بیٹھے ہوتے ہیں اور انکو بدستور تنخواہ مل رہے ہے
اوہ ہماری یہ کوشش ہے کہ ان بندوں کو دوبارہ پلاجاتے۔ اس کے لئے ہم پوری کوشش کر رہی ہیں۔

مسٹر اسپیکر:
اٹھا سوال۔

بیان ۲۴۔ سردار چاکر خان ڈو منگی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات اذراہ کرم مطلع فریں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان وزیر اعظم کے پانچ نکات پروگرام کے تحت مختلف شعبوں میں ترقی کے لئے پروگرام مرتب کردہ ہے؟

رب، اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کون کون سی اسکیوں پر فوری طور پر عمل آمد کیا جائے، فلیغ وار تفصیل دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) جی ہاں۔

وزیر اعظم کے پانچ نکات پروگرام کے لیے مندرجہ ذیل شعبوں کا تعین کیا گیا ہے۔

تعیین	۱
صحبت	۲
مسٹریں	۳
دیہی ترقی	۴
مہلی	۵
نراحت	۶
بے روزگاری	۷

اس سلسلے میں حکومت بلوچستان نے ضلعی کمیٹیاں تشکیل دی ہیں۔ ضلعی کمیٹی کے سیکرٹری کے فرمانڈر پر مکملزدہ / پولیٹیکل ایجنسیز کو سونپے گے ہیں۔ ان کمیٹیوں میں

میرزا سینٹ، توفیق صوبائی اسمبلی شالدھیں۔ صدر مد بالا کمیسیون اپنے اپنے علاقوں میں وزیر اعظم پاکستان کے پانچ نکاتی پروگرام کے تحت ایکجوں کی نشاندہی کریں گے جوں ہی ان کمیسیون کی صفات حکومت بدمختاں کو موصول ہوں گی ان ایکجوں پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

یہاں اس امریکی وفایت ہزارہ ہے کہ وزیر اعظم پاکستان کے پانچ نکاتی پروگرام کے لیے کمیسیون بھٹکیا گیا ہے۔

مسٹر ارجمن داس بھٹکی :- (ضمی سوال) جناب اسپیکر! یہ بڑی اچھی بات ہے کہ ضلعی سطح پر کمیسیون بن رہی ہیں۔ میں وزیر موصوت سے صرف یہ وضاحت پختاں ہوں کہ ان کمیسیون کی تشكیل کا پہلا مقصد یہ ہے کہ ضلعی سطح پر ایم پی اے اور ایم ای یا اے صاحبان کو رکھا گیا ہے یا نہیں جناب والا! یہیں یہ اعزاز ملایا نہیں؟

وزیر منصوبہ بندی :- اگر ان کریہ اعزاز نہ ملتا تو میرے معزز رکن اپنی ایکمات کا ذکر و ترقیات اس ایوان میں نہ کرتے۔

مسٹر ارجمن داس بھٹکی :- جناب والا! اس کے لئے میں شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن کہیں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ ہمیں نظر انداز کیا گیا ہے۔

میر چاکر خان ڈومنگی :- (ضمی سوال) جناب والا! کیا بے روزگاری کے مشد کو صرف ملازمتوں کے ذریعے حل کیا جا رہا ہے؟ یا اس کے علاوہ بھی دیگر ذرائع آپ کے ذریعہ غور ہیں۔ مثلاً جو لوگوں کو کارخانہ بناؤ کر اسیں لوگوں کو آپ ملازمتیں دیں گے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :- جناب اسپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ بیرونی وزیر اعظم صرف حکومت کی فراہم کی گئی ملازمتوں سے دور نہیں کی جاسکتی۔ بلکہ دنیا کی کوئی حکومت

بھی بے روزگاری کو ملاز میں دے کر ختم نہیں کر سکتی۔ جناب والا ا جب نیشنل الائونی آگے بڑھتی ہے تو بے روزگاری خود بخود ختم ہوتی ہے۔ مجھے یہ سمجھتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ ہماری نیشنل الائونی کی شرح بڑھ رہی ہے آپ نے شاہ بھوگا کو روزیر خزانہ نے اپنی بھٹ تقریب میں آپ کو نگر زدے کہ بتایا تھا کہ ملک میں الائونی کی حالت تسلی بخش ہے اس طرح صوبہ بلوچستان میں بھی ہماری معیشت بڑھ رہی ہے۔ لیکن جناب والا ا مگر جب تک ہم اپنی زراعت کو نہیں بڑھائیں گے۔ ہم مطلوبہ تباشی حاصل نہیں کر سکتے۔ مثلاً جب ہماری سے زراعت بڑھے گی، تو یقیناً ہمارے لوگ زرعی منصوبہ بندی میں معروف ہیں جائیں گے۔ زندگانی کریں گے۔ ظاہر ہے کہ اس طرح کوئی محرومی بیٹھو کہ بیروزگار نہیں ہو گا۔ میں آپ سےاتفاق کرتا ہوں۔ لیکن اسی نیشنل الائونی کی ترقی کا سوال ہے۔ کارخانے لگانے کی صورت میں بیروزگاری ختم ہو سکتی ہے۔

مسٹر اسپکٹر : پرچمہ صاحب ٹائم کم ہے، لہذا اب مسٹر محمد صالح جہنم صاحب اپنا سوال پڑھیں۔

نیجہ - ۲۷۸ میر محمد صالح کھوتانی۔

کیا وزیر بلدیات اندازہ کرم مطلع فرمانیں کے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ بنیادی مرکز صحت اور ہائی سکول کی چار دیواری کے لئے ٹاؤن گیڈ گردانی نے مال کے ۸۶۷۶ روپے کے ٹینڈر میں بالترتیب مبلغ ۸ لاکھ اور ۱۰۰ دس لاکھ روپے رکھے، میں (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صحت اور تعلیم کے شید و دل ریٹ میں ان عمارت کی تعمیر کی لاگت ۱۰ لاکھ روپے اور ساڑھے چھوٹے لاکھ روپے ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مرف چار دیواری پر مبلغ ۱۸ لاکھ روپے

فرز کرنے کی کیا وجوہات ہیں کیا یہ قوی سرماۓ کافی نہیں ہے۔
وزیر بلدیات سردار احمد شاہ مکھیران۔

(الف) جی نہیں۔ کام ہوا ہی نہیں۔
 (ب) سوال واضح نہیں کہ کتنے عمارت کے متعلق سوال پوچھا گیا ہے۔
 (ج) سوال واضح نہیں کہ کتنے عمارت کی پارلیواری کی متعلق پوچھا گیا ہے۔

آغا عبد الناظم احمد: جناب اسپیکر! یہ پہلا موقع نہیں کہ اس مہرزاں ایوان کے ساتھ اس قسم کا مذاق ہو رہا ہے کچھ ڈیپارٹمنٹ ایسا کرتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ ملکہ بھدے۔ کہ سوال واضح نہیں ہے اس آئندہ ایسا مذاق ایوان کے ساتھ نہیں ہونا چاہیے۔

مسٹر اسپیکر! میرے خیال میں یہ واضح سوال ہے۔ اور اس قسم کا جواب دینا ممکن نہیں
 لہذا میں ان کو ہدایت دیا ہوں کہ آئندہ وہ سوال کا پورا جواب دیا کریں۔

وزیر بلدیات: جناب اسپیکر! جب کام ہوا ہی نہیں تو اس کا کیا جواب دیا جائے!

مسٹر اسپیکر: یہ ہر بھر کا استحقاق ہے کہ ان کو صحیح جواب دیا جائے۔ اگر آپ صحیح جواب نہیں دیں گے تو ظاہر ہے کہ اپنا استحقاق بمردھ ہونے کی صورت میں وہ اس ایوان میں سحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں

وزیر بلدیات: جناب والا! میں نے عرض کیا کہ جب ایک چیز ہوئی ہے اور میں صحیح کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

آغا عبداللطیف احمد :- جناب اسپیکر! صردار صاحب سے گذارش ہے کہ وہ ذرا سنتیں میں سوال پڑھا ہوں۔ معزز رکن کا سوال ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ بنیادی مرکز صحت اور ہائی سکول کی چار دیواری کے لئے ٹاؤن کمیٹی گلستان نے سال ۱۹۸۶ء کے میئڈر میں بالترتیب مبلغ آٹھ لاکھ اور دس لاکھ روپے رکھے ہیں؟" جب کہ آپ نے جواب میں فرمایا کہ سوال واضح نہیں کہ کتنی عمارت کے متعلق سوال پوچھا گیا ہے۔ مجھے تسلیم کہ سوال کے جزو والفا کے جواب میں آپ نے کہا ہے کہ جو نہیں کام نہیں ہوا لیکن حصہ رب، کے جواب کہنا کہ سوال واضح نہیں اور یہ کہ کتنی عمارت کے متعلق پوچھا گیا ہے۔ جناب والا! اس سے زیادہ اور کیا وضاحت ہوتا چاہیے تھی؟ جناب والا! اس ایوان کے ساتھ مذاق ہے۔ (تالیاں)

مسٹر اسپیکر :- وہ پوچھتے ہیں کیا یہ درست ہے کہ بنیادی مرکز صحت اور ہائی سکول کی چار دیواری کیلئے ٹاؤن کمیٹی گلستان نے سال ۱۹۸۶ء کے میئڈر میں بالترتیب مبلغ آٹھ لاکھ اور دس لاکھ روپے رکھے ہیں۔

وزیر پلڈیاٹ :- جناب اسپیکر! کام ہوا ہی نہیں۔

مسٹر اسپیکر :- جب میئڈر ہو گئے ہیں تو کام کیسے نہیں ہوا؟

مسٹر محمد صالح بھوتانی :- جناب اسپیکر! میر مقصد یہ ہے کہ اگر کام کیا جا رہا ہے اور کے لئے زیادہ فنڈ رکھے گئے ہیں جیسا میں نے جزو (رب) میں پوچھا ہے کہ "کیا یہ درست

ہے کہ صحت اور تعلیم کے شیڈول ریٹ میں ان عمارت کی تغیر کی لگت سات لاکھ روپے اور سارے چھٹے لاکھ روپے ہے؟"

لیکن اس کے جواب میں وزیر مو صوف فرماتے ہیں کہ سوال واضح نہیں ہے کہ کتنی عمارت کے متعلق سوال پر بحاجا گیا ہے۔ جناب والا! یہی نظر انہیز کیا جا رہا ہے۔

وزیر اعلیٰ

جناب اسپیکر! میں اسکی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک صحت اور تعلیم کے شعبوں کا تعلق ہے تو صحت اور تعلم کے شیڈول روپیں ہوتے ہیں۔ کام یا انہی حکموں کے ذریعے ہوتا ہے یا پھر پی ڈبلیو ڈی اور لوکل گورنمنٹ کے ذریعے ہوتا ہے یا پھر ڈبلیو ڈی اور لوکل گورنمنٹ کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس وقت زیادہ تر کام ایم پی اے اسکیز کے تحت ہوتا ہے ہیں۔ بڑا مہربانی وہ اسکی نشاندہی کریں مگر تعلیم کا تغیر کا شعبہ ہے وہ بڑے طریقے کام کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تعلیم کے کام کو زیادہ ایکس ٹینڈر کیا جائے۔ جناب والا! جہاں تک ٹینڈر کا تعلق ہے تو وفاً فوفاً شیڈول ریٹ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ کسی بھی مکمل کے تغیر کے شعبہ میں کام کرا ریا جاتا ہے۔ سیر خیال میں وزیر مو صوف جوبات کہتے ہیں شاید انکا خیال ہے کہ کام نہیں ہوا ہے۔ اس لیے اسکی تفصیل نہیں ظاہر کی گئی۔ معزز دکن کو یہ معلوم ہو گا کہ پھر ٹینڈر طلب کئے ہیں اور انشا اللہ اس سادوں کے پیش کئے جائیں گے۔

پرس کیے جان بلوچ

جناب والا! میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس علاقے کے خود ایم پی اے ایک۔ آپ سے زیادہ کس کو معلوم ہو گا اسیلئے کہ پیسے آپ کے

ہیں۔ لہذا آپ وزیر صاحب کا ساتھیوں دستیتے ہیں۔ بلکہ آپ ان کا نمائیق اٹار جسے ہیں

وزیر اعلیٰ۔ جناب والاب میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ خواہ میرا پنا گھر کیون نہ ہو۔
میں اپنا حاسبہ خود کروں گا۔

مسٹر اسپیکر۔ یہ بخششیت ہے کہ کام ہو رہے ہیں۔ ۶۔

وزیر پلیڈیات۔ جناب اسپیکر! اگر کام ہوا ہے تو میں بالکل تسلی دینے کیلئے تیار ہوں گو۔ مگر جب ایک چیز ہوئی ہی نہیں زمین پر اس کا وجود ہی نہیں تو میں کیا جواب دیتا؟

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال بھی مسٹر محمد صالح بھوتانی صاحب کا ہے۔

پنجم میر محمد صالح بھوتانی۔ کیا وزیر پلیڈیات از رہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تادل کمیٹی گداں نے ٹینڈر نمبر ۱۲/۳۲/۳ برائے ترقیاتی کام سال ۱۹۸۴ء میں صرف دو دن ٹینڈر داخل کرنے کی میعاد رکھی تھی یعنی ۸۷۔۳۔۱۵۔ کام ٹینڈر ۸۷۔۳۔۱۸ کو جنگ اخبار کراچی میں شائع ہوا اور ۱۔۳۔۲۰ ٹینڈر داخل کرنے کی آخری تاریخ تھی۔

رب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مینڈر دا خل کرنے کی اتنی کم میعاد رکھنے کی وجہات کیا ہیں۔

وزیر بلدیات - (الف) چونکہ یہ ادارہ خود مختار ہے وہ خود اپنی تاریخ مقرر کرنے کی بجائے (ب) جو میعاد مقرر ہوتی ہے ادارہ نے کافی سمجھا۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی - (رضمی سوال) جناب اسپیکر! وہ دون کے نوٹس پر لاکھوں اور کروڑوں روپے کے مینڈر دیئے گئے کیا آپ کو معلوم ہے کہ بلوچستان میں اتنے وسائل ہیں۔ اور کیا انہیں اتنے اختیارات حاصل تھے اور اتنے قلیل عرصہ میں تمام تھیکیداروں کو ان مینڈروں کا علم ہو چکا ہو گا۔ وزیر موصوف اس بارے میں وضاحت فرمائیں کہ کیا وہ خود مختار ہیں اور اگر ایسا نہیں ہے تو کیا وزیر موصوف کے علم میں یہ بات لائی گئی تھی؟

وزیر بلدیات - جناب والا! نوٹس بورڈ پر مینڈر کی تاریخوں کے بارے میں نوٹس لیا گیا تھا اس کے علاوہ اخبارات میں بھی اسکی تشریک کی گئی تھی۔ چونکہ یہ خود مختار ادارے ہوتے ہیں حکومت کا اتنا عمل داخل نہیں ہوتا ہے۔

مسٹر اسپیکر - مادوں کھیلیاں، یونیون کمیٹی اور بلدیاتی ادارے گورنمنٹ کے ادارے ہوتے ہیں اور حکومت کے سامنے جواب دہ ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی - (رضمی سوال) جناب والا! جب مینڈر ہوتے ہیں تو

اس کیلئے ہفتہ دس دن کا وقت دیا جاتا ہے تاکہ جو لوگ دور روز سے اس میں حصہ لینا چاہیں وہ اُکر حصہ لے سکیں۔ ایسا نہیں ہوتا چاہیے ایک دن ٹینڈر نوٹس دیئے جائیں اور دوسرے دن لوگوں کو ٹینڈر پر کام دے دیا جائے۔

وزیر بلدیات ۔ جناب والا! ایسی کوئی بات نہیں ہے جب کوئی ٹینڈر کیا جاتا ہے تو ٹس بورڈ پر ٹس لگایا جاتا ہے اور انحرافات میں اشتہار بھی دیا جاتا ہے۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے اور وہ وقت پر اُکر ٹینڈر میں حصہ لے سکیں۔ اگر اس میں وقت کا خیال نہیں رکھا گی تو اس کی ہم تحقیق کریں گے۔

میر عبدالکریم لوشیر والی ۔ جناب والا! اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ ادارہ خود منازر ہے تو پرہ دو دن کے ٹینڈر نوٹس دینے کی ضرورت ہے تو پھر بغیر ٹینڈر کے ٹھیکیداروں کو آپ کام دے دیا کریں۔

پرس ٹیکے جان ۔ (ضمی سوال) جناب والا! گذلانی ٹاؤن بلدیات کے مشرک کے اندر آتا ہے۔ اور بلدیات کے مشرک کو اتنا معلوم نہیں کہ گذلانی ٹاؤن کھیٹی سے نہیں تین کروڑ روپے سالانہ ملتے ہیں جب کہ قلات سے اُپکو ایک لاکھ بیس ہزار روپے ملتے ہیں آپ اسے بیس سرتسب چیک کرتے ہیں۔ جہاں سے آپ کو تین کروڑ روپے ملتے ہیں اسے آپ چیک نہیں کرتے کیونکہ وہ جام صاحب کا علاقہ ہے۔

وزیر بلدیات ۔ جناب والا! اس میں علاقے کا سوال نہیں ہے جو سوال ہم سے

کیا گیا ہے اس کا ہم نے جواب دیا ہے ٹینڈر نوٹس بورڈ پر لکھا یا گیا ہے اخبار میں اس کا اشتہار دیا گیا ہے۔ مجھے اس میں کوئی کوتاہی نظر نہیں آتی ہے اگر بے تو میں اسے دو کرنے کو تیار ہوں ہم اپنے معزز سبر کی پوری طرح تسلی کرائیں گے۔

آغا عبد الناظم ۔ جناب والا جب ٹاؤن کمیٹی یونین کمیٹی، میر فضیل کمیٹی میونسپل
کار پوریشن اور باقی ملدوں یا تو ادارے خود مختار میں تو پھر مفتر وغیرہ کو کیا ضرورت ہے؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا بات کو کچھ اٹھا ہی پیش کیا جائے گا۔ اگر ٹاؤن کمیٹی
یونین کمیٹی وغیرہ میں مداخلت کی جائے تو پھر یہ ادارے چل جیسیں سکتے ہیں۔ اور کہیں پر یہ
دیکھنے میں آیا ہے کہ ان اداروں نے اپنے اختیارات سے تجاذب کیا ہے اور اختیارات کو
صحیح استعمال نہیں کیا۔ تو وہاں پر حکومت لازمی مداخلت کرنی ہے۔ اگر ایسی کوئی چیزوں پر
گھنی تو حکومت اس کی ضرور تحقیقات کرے گا۔ میں معزز ایوان کو پر یقین دلانا چاہتا ہوں کہ سبیلہ
اہم ایسا علاقہ نہیں ہے بلکہ بلوچستان کے جتنے بھی علاقوں میں وسیع رہے علاقے ہیں اس پر
کے لیئے میں یہ کہوں گا کہ ہمارے علاقے کی اتنی چینگ کی جائے جتنے دوسرے علاقوں کی نہیں
کی جاتی۔ اگر آپ اس سبیلہ کا جائزہ لیں تو ہم نے تحقیقات کیلئے اہم ضرورت سے زیادہ پارٹیاں
بھیج رہے ہیں۔ اور وہ اس لیے بھیج رہے ہیں کیونکہ وہ میرا علاقہ ہے۔

پرشیا چان ۔ جناب والا اکروڑوں روپے بھی تو وہاں خرچ ہو رہے
ہیں۔ وہاں پر بلوچستان کے کتنے لوگوں نے ائمہ شریف لگائی ہے۔ اس سبیلہ کراچی کا ایکیشن
بن گیا ہے۔ اور یہ ابھی خوش قسمتی ہے کہ آپ کو وہاں سے اربوں روپے مل رہے ہیں
یہ تو آپ کے فائدہ کی بات ہے۔ اور آپ کے لوگوں کے فائدہ کی بات ہے۔ اگر اس طرح

کی انڈسٹریز بلوچستان کے دوسرے علاقوں میں لگ جائیں تو ہم کہاں سے کہاں پہنچ جائیں۔

وزیر اعلیٰ، جناب والا! اس موقع پر میں ایک لطیفہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ کسی اگانے کھسی سے پوچھا کر تریڑ کی بڑی خوب صورت ہے اس نے جواب دیا کہ نہ تو میرے لئے ہے نہ ہی میرے رڑکے کیلئے۔ اگر وہاں انڈسٹریز لگ رہے ہیں بڑی ابھی بات ہے لیکن اس کا فائدہ بھی انسین لوگوں کو ہے۔

مسٹر اسپیکر ۔ راجلا سوال ।

بی۔ ۳۸۰۔ میر محمد صالح بھوتانی۔ کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ٹاؤن کمیٹی گذاری کے ذریں گرفتی نیروں میں میں ۲۰۰ رگز اور ۲۰۰ آگز کے کل کتنے مکانات تعمیر ہونگے نیز پہلے مرحلے میں تعمیر ہونے والے مکانات کی تعداد بھی بتلانی جائے اور یہ مرحلہ کب تک مکمل ہو گا۔ اور (ب) یہ مکانات کمن افراد کو کمن شرائط پر دینے جائیں گے۔ نیز فی مکان کی لگت اور محروم کی تعداد کیا ہو گا۔

وزیر بلدیات۔ (الف) جناب وزیر اعظم پاکستان کے پانچ نکافی پروگرام کے تحت ٹاؤن کمیٹی گذاری نے کم لگت والے مکانات کی سکیم شروع کی ہے جس میں ۲۰۰ رگز

۷۲۳۶ مکان اور ۱۲۰ اگز کے ۳۲ مکان ہیں۔

اس سکیم پر مسلسل مرحلہ سے کام شروع ہے جو ۹۹ تک ختم ہو جائے گا۔
رب) یہ مکان آسان استھان پر گذلانی کی مقامی آبادی کو دیئے جائیں گے۔ فی مکان کی تجیہ
لگت اور فی مکان کی تعداد کمہرہ ذیل ہے۔

<u>کمرے</u>	<u>تختہ لگت فی مکان</u>	<u>گز</u>
۳ کمرے - بمعنی	۳،۵۰،۰۰۰/-	۳۲ اگز
با تھر و مانڈر گراونڈ و		
اوہ ہینڈ میںگ لائچ		
چار دیواری -		
دو کمرے تھتہ با تھر و م	سر ۰۰۰۰۰۰۰۳	۱۲۰ اگز
چار دیواری رنجلی ر واٹر سپلائی و		
اوہ ہینڈ لانڈر گراونڈ میںگ		

(۱) اس سال ۱۲۰ اگز کے ۲۶ مکان

۳۲ اگز کے ۲۰ مکان

سستہ نکاسی آب

(۲) دس سال کے اقساط پر مقامی آبادی کو دیا جائے گا

آغا عبد الطاہر۔ جناب والا! جواب میں جن کھروں کا ذکر کیا گیا ہے اس
میں با تھر و مانڈر گراونڈ اوہ ہینڈ میںگ لائچ وغیرہ سب ایک ہیں صرف چند گز دیوار بڑھ
جانے سے ایک لاکھ میں ہزار کا فرق کیوں آ رہا ہے۔ کیا یہ دیوار سونے کی بنے گی؟

وزیر پبلدیات :- جناب والا! یہ چند گز دیوار کا سوال نہیں ہے۔ اس میں بھلی پانی سویچ سسٹم وغیرہ ہے جب تک اس کا آپ پورا مطالعہ نہیں کریں گے آپ کو صرف چند گز کا فرقہ نظر آئے گا۔ اصل بات اس پر لگت کہ ہے جو تجھیں انجنینر نے لایا ہے اس کے بعد یہ رقم رکھی گئی ہے۔

آغا عبد اللہ ہر :- جناب والا! سوال کا جو جواب انہوں نے دیا ہے میں اسی کو لوٹا گا انہوں نے اس کاپی سی دلن تو سیر سامنے رکھا نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر :- اگلا سوال۔

بیل. ۲۸۱م۔ میر محمد صالح بھوتانی :- کیا وزیر پبلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ تیرو ٹاؤن گڈاں کی پلاتنگ کے سیدے میں کس انجنینر نگ فرم اور کنسٹلٹٹ سے رابطہ کیا گیا ہے۔

وزیر پبلدیات - جی نہیں۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی :- جناب والا! میرے سوال کے جواب میں وزیر موصوف نے جی نہیں کر کے بات ختم کر دی لیکن میری گذارش یہ تھی کہ ٹاؤن بنی رہا ہے۔ اس کیلئے انہوں نے کس انجنینر اور کنسٹلٹٹ سے رابطہ کیوں قائم نہیں۔ اس ٹاؤن میں انسانی آبادی ہوگی۔ انکی سہولیات اس ٹاؤن میں کس طرح ہوگی۔ اسکی پلاتنگ کس طرح کی گئی ہے

یا ماؤن کھیٹی گڑائی اپنی مرخی سے مکان بنانکر لوگوں کو دے گی چاہے اسمیں ان وہ سکیں یا نہ رہ سکیں۔

وزیر بلڈیات : - جناب اسپیکر یہ کم لگت کے مکان میں چونکہ مکار کے پاس اپنے انجنئر وغیرہ میں اس کی پلانگ ان سے کروائی گئی ہے۔ باہر سے کسی کسلٹنٹ کو نہیں بلا پا گی۔

مسٹر محمد صاحب بھوتانی : - جناب والا! اگر ایسی بات تھی تو وزیر صاحب کو اسکے متعلق تفصیل سے بتانا چاہیے تھا۔ صرف جی نہیں میں جواب نہیں دینا چاہیے تھا۔

مسٹر اسپیکر : - آپ کی یہ بات صحیح ہے کہ موصوف کو جی نہیں میں جواب نہیں دینا چاہیے تھا بلکہ یوان کو اس کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کرنا چاہیے تھا۔ تاکہ یوان سلطنت ہرتا۔ آپ نے جو وضاحت کی ہے وہ آپ کے بات کی خود تصدیق کرتا ہے۔

وزیر بلڈیات : - جناب والا! آئندہ ایسا تھیں ہو گا۔

میر عبد الکریم نوشیروانی : - جناب والا! وزیر صاحب سے جب سوال کیا جاتا ہے تو ہمیں اسکا گول مول جواب ملتا ہے آپ منشی میں آپ کو مفصل جواب دینا چاہیے۔

وزیر بلڈیات : - جناب والا! میں نے اس سوال کا مختصر جواب دیا تھا جس طرح

انہوں نے مجھ سے ضمنی سوال کیتھے ہیں اگر اس طرح کا جواب چاہتے ہیں تو آئندہ ویسا کچھ جواب دیا جائے گا۔ اور ہم سوال کا جواب وضاحت سے دیں گے۔

مسٹر اسپیکر ۱۔ آئندہ کی بات تھیں ہے آپ کو پورا جواب دینا چاہئے تھا۔ آپ اسمبلی کے رولنر اور قواعد انسپیکٹ کار پر ٹھیکین ان کے مطابق آپ کو سوال کا پورا جواب دینا چاہیے۔

وزیر بلدیات :- جناب اسپیکر ہم سے جو سوال کیا گیا اس کا ہم نے جواب دے دیا ہے

مسٹر محمد صالح بھوتانی ۲۔ جناب والا ہم سوال تو واضح تھا کہ نیوٹاؤن گاؤں کی پلانگ کے سلسلہ میں کسی انجینئرنگ فرم کنسلنٹ سے رابطہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس کا ادھورا جواب دیا ہے۔

مسٹر اسپیکر ۳۔ وزیر موصوف نے ابھی بتایا ہے کہ ان کے مدد کے اپنے انجینئروں غیرہ ہیں اس سلسلہ میں ان سے کام لیا گیا ہے۔ باہر کے کسی کنسلنٹ سے کوئی رابطہ قائم نہیں کیا گیا ہے۔

مسٹر اسپیکر ۴۔ اگلا سوال۔

بنی۔ ۳۸۲ میر محمد صالح بھوتانی - کیا وزیر بلدیات از راه کرم مطلع فرمائی گے کہ۔

رالف) آیا یہ درست ہے کہ ٹینڈر نمبر ۷-۳۲/۱۲-C-T بات سال ۷-۸-۱۹۸۶
کے تحت ۱۲۰ اور ۱۲۰ اگز کے مکانات کیلئے دو علیحدہ علیحدہ ٹینڈر طلب کے رکھے ہیں۔

رب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ذکورہ ٹینڈر دوں میں ۱۲۰ اگز اور ۴۰۰ اگز کے مکانات کے لئے پچاس پچاس لاکھ روپے لگت کے علیحدہ علیحدہ ٹینڈر طلب کرے گئے ہیں۔

رج) اگر جزو رب) کا جواب اثبات میا ہے تو ۱۲۰ اگز اور ۴۰۰ اگز مکانات کے لئے بالترتیب ایک ایک کھر وڑ روپے لگت کے ٹینڈر طلب ذکرنے کی وجہات ہیں۔

وزیر پیدائش - رالف) جی ہاں درست ہے۔

رب) جی ہاں درست ہے۔

رج) چونکہ حکومت کا پالیسی ہے کہ تعمیراتی کام مقامی ٹھیکنیداروں سے کھائے جائیں۔ لہذا ہر وہ قسم کے مکانات کے الگ الگ ٹینڈر طلب کئے گئے تاکہ ان کی پچاس پچاس لاکھ کے ٹینڈر میں بہت سے مقامی ٹھیکنیدار حصہ لے سکیں۔ اور اس طرح مقامی ٹھیکنیداروں کو روزگار فراہم ہو گا۔

وہ سوالات ختم ہوا۔ رخصت کی خواستیں۔

اعلانات

مسٹر اختر حسین خان، سینکڑی اسٹبلی

سید داد حکیم صاحب نے درخواست دی ہے کہ

وہ کسی مصروفیت کا وجہ سے آج کے اجلاس میں شر نہیں پوچھتے

ہیں۔ لہذا انہیں مورخ ۲۱ جون ۷۸ع کی رخصت دی جائے۔

مسٹر اپیکر : سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کیجائے ۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : مژعنیت اللہ خان موسیٰ خیل نے درخواست بھیجی ہے

” وہ ضرور کی مصروفیت کیوں سے آج اور کل کے اجلاس میں
شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔ انہیں رخصت دی جائے ۔ ”

مسٹر اپیکر : سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کی جائے ۔ ۔ ۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : حاجی نواب خان ترین نے درخواست دی ہے کہ:
” وہ آج اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں انہیں آج کی رخصت
دی جائے ۔ ”

مسٹر اپیکر : سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کیجائے ۔
(رخصت منظور کی گئی)

بجٹ پر عام بجٹ

مسٹر اسپیکر

۔ آج بجٹ پر عام بجٹ کا دن ہے۔ میر محمد نصیر منگل صاحب اپنی تقریر کا آغاز فرمائیں۔ راس موقع پر ڈپٹی اسپیکر آغا عبد الناہر تشریف لائے اور اجلاس کی صدارت فرمائی۔

میر محمد نصیر منگل (وزیر صنعت و حرفہ دیر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جناب اسپیکر! معززاً راکین اسمبلی میں آپ کا مشکور ہوں کہ آج آپ نے بھی بجٹ بڑھانے سال ۱۹۸۸ء پر افہار خیال کا موقد دیا ہے سب سے پہلے میں انکو مبارک باد دیتا ہوں جنہوں نے اس انتسابی بجٹ کو اسمبلی میں پیش کیا ہے یہ بجٹ ہمیشہ ایک مثال بجٹ کی چیزیت سے یاد رکھا جائے گا۔ میں وزیر خزانہ اور انکے سیکریٹری خزانہ، جناب عطا جعفر صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ جس محنت اور جان فشانی سے اس کو تیار کر کے ایوان میں پیش کیا ہے انہوں نے جس طرح اس معززاً ایوان کے راکین کو اعتماد میں لیا ہے وہ قابل تعریف ہے اور یہ کریمیٹ ان لوگوں کو جاتا ہے۔ جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں اتنی محنت کر ہے۔ اس کی حقیقی تعریف کے جائے کم ہے اور بجٹ کی تیاری میں وزیر اعلیٰ صاحب برہ راست رابطہ رکھے ہوئے تھے جو بجٹ سلسے میں برلنگ اور کوئی بات ہوئی تھی اور ہدایات فرماتے تھے۔ وہ بجٹ کی تیاری میں اسکے ساتھ تھے لہذا میں انکو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جناب دلا جا! صاحب کی قیادت میں جو مثالی بجٹ پیش کیا گیا ہے وہ اس کے لائق اور قابل ہیں کیونکہ بلوچستان سلسے

میں یہ کہا جاتا ہے کہ بلوچستان پسمند ہے اب ہم یہ کہ سکتے ہیں کہ بلوچستان میں تنہ اہل اور قابل علاج برہ کا راضر موجود ہیں جو سارے صوبہ کے معاملے کو حل کر سکتے ہیں اور سب سے ۶ گے سبقت لے جا سکتے ہیں۔ عطا جعفر صاحب جیسے افسر یا ان کے عذر کا رکون نے جس کا رد گی کاظماہرہ کیا ہے اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ یہاں پر اتنے قابل اور محنتی مقامی افسران موجود ہیں جو اتنا اچھا بجٹ تیار کر کے پیش کر سکتے ہیں۔ یہ پاکستان کے لیئے ایک مثال بجٹ ہو گا اور ساتھ ہی یہاں کے وزیر اعلیٰ صاحب کی قیادت جلتے بھی ممبران ہیں وہ انکے ساتھیں سپہلے یہ بجٹ اسیبل کے ممبران کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور اسے پارلیمان بورڈ کے سامنے بھی پیش کیا گیا ہے اور اس پروپر لفڑ خوض ہوا اس کے بعد اس منظوری دی گئی ہے اس سے ثابت ہوا یہاں کے ممبران نے جس مہارت کا ثبوت دیا ہے وہ بھی قابل ستائیش ہے۔

جناب اسپیکر! ہم اس بجٹ کو انقلابی بجٹ کہ سکتے ہیں کیونکہ اس میں کوئی نیا ملکی نہیں لکھا گیا ہے اور اس بجٹ ذریعے لوگوں سے کچھ یا نہیں گیا ہے بلکہ انکو کچھ دیا گیا ہے اور اس بجٹ میں سب سے اولیٰ تعلیم کو دی گئی ہے اور اس شعبے میں انقلابی اقدام کے لئے گئے ہیں کیونکہ تعلیم کے میدان میں بلوچستان نہایت پسمند ہے۔ اسیلے ایسے اقدام کئے گئے ہیں یہاں پر جو پسمندگی کا ملکہ لگا ہوا ہے ہم نے اسکو دور کرنا ہے اسیلے سوچا گیا ہے کہ تعلیم کے معوار کو بلند کیا جائے کیونکہ صوبہ نے بھی تعلیم کے لحاظ سے دوسرے محبوبے کے بردار آتا ہے۔ اسیلے تعلیم کی منزلہ پا دے سکھے گئے ہیں اور اس پر خصوصی توجہ دی گئی ہے اور ساتھ ہی تعلیم کے میدان میں جو انقلابی اقدام کے لئے ہیں وہ قابل ستائیش ہیں۔ تمام ڈویژن ہینڈ کو اڑیں جو طلباء کے اسکول میں میں سے کچھ کو ماڈل اسکول قرار دیا جائے گا تمام ڈریکٹ ہینڈ کو اڑیں بھی اسکولوں کو ماڈل اسکول قرار دیا جائے گا۔ ان کا میار بڑھایا جائے گا۔ یہ تعلیم کے سلسلے میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے ساتھ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر اسکول میں دو اساتذہ رکھے جائیں گے۔ اب کوئی اسکول منگل پیچ کا نہیں ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے جب کوئی استاذ کسی دوچھے

اپنے فرائضِ انجام دے سکے تو اس صورت میں دوسرا استاد مودودی ہے کیونکہ سب سے اہم بنیادی ضرورت تعلیم ہے جیسیں اس کا معیار بہت بند کوٹلے ہے تاکہ طلباءٰ صحیح طریقے سے تعلیم کر سکیں اور اس کے علاوہ روکھوں کی تعلیم پر توجہ دی جانے کی گئی۔ دیرہ الون میں جو گرلز اسکول میں ان پر توجہ دی جاتی ہی ہے رشہری علاقوں کی جو لوگوں کی پڑپول تینات ہوتی ہیں انکو دالیجھا جائے گا اسکے لئے سواری کا بندوبست بھی کیا گیا ہے تاکہ وہ حرفت سے آجھا سکیں۔ رہائش کا بھی بندوبست ہو گا۔ دسٹرکٹ لیوں پر جو اسکول میں انکا معیار بلند کیا جائیگا۔ اور اس میں کم از کم پیچرائیم اے پاس رکھا جائے گا اور محکم تعلیم سے ہماری تحریک اور اگر کسی اس میں معیار اور اہلیت کو مذکور کر جائے تو تاکہ یہ اسکول واقعی ماذل اسکولوں نثبت ہو سکیں اور انکے تعلیم کا معیار بند ہو سکے۔

جناب دالا! علاوہ ازیں تمام انی اسکولوں میں دو سالہ پنجیز ہے جو استفادہ کیا گیا ہے یہ خوش آئندہ بات ہے۔ لوگ ابھی سائنس کیلف توجہ دے رہے ہیں اسیں دلچسپی سے رہے انکو سائنس میں صحیح طریقے سے تعلیم حاصل ہو جائے اسکے ساتھ کچھ انی اسکولوں میں انفرمیڈیاٹ کلائیں شروع کی جائیں گے جیسے خفندار اور مستونگ اور سلم باغ کے علاقے میں یہ بہت اہمیت کی حالت ہے اس سے بچے ہر آسانی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب دالا! کیدڑ کالج کا قائم کافی عرصے سے تعطل میں پارہا اس میں بھی اس سال تعلیم کا سلسلہ جاری ہوا ہے۔ ساتھ ہی امید ہے کہ اس سال خفندار انجمنز ٹیک کالج میں کلائیں شروع ہو جائیں گی۔ یعنی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے برصغیر ایک حد تک خوکھلیں ہو جائے گا۔ کیونکہ میڈیکل کالج ہمارے ہے۔ انجمنز ٹیک کالج میں کلائیں شروع ہو جائیں گی۔ اب کیدڑ کالج ہمارے پاس ہے ساتھی زراعت کے سلسلے میں تباہنا چاہتا ہوں کہ دوسرے صوبوں میں ہمارے بچوں کو داخلتے کے سلسلے میں جو دقت محسوس ہوتی تھی۔ اس سے چیکا را حاصل ہو جائے گا۔ کیونکہ زرعی میدان میں ہمارے صوبوں میں اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں میسر آجائیں گی جیسے دیگر صوبوں میں ہیں۔

جناب اسپیکر! بجٹ میں دوسرا اقلابی کام یہ کیا گیا ہے کہ صحت کے شعبہ میں مختلف اقدامات اٹھانے لگے ہیں اور اس الہم شعبہ پر خاص توجہ دی جائیگی۔ لہذا صحت لمحاظ سے ہمارے لوگوں کی معیانیزندگی بلند کی جائے

گلا۔ علاج و معالجہ کی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے برواقدامات کیٹھے گئے ہیں وہ بچوں کیلئے ہے۔ ہمارے نوہاں جو ہماری آخرتہ نسل ہے اور انہوں نے ہی اس مک کو سنبھالا ہے۔ الشا اللہ۔ انھی ہر فوج توجہ دے کر اہم کردار ادا کیا ہے۔ جناب والا! بچوں کو مختلف بیماریوں سے بچاؤ کے میک جات لگانے کا لگ ڈاکٹریٹ قائم کیا جا۔ اے ہے اس کے علاوہ اہم بات یہ ہے کہ کامبیونس اور ایکسرے گاڑیاں پہنچ رہی ہیں یہ گاڑیاں اضلاع کو مل رہی ہیں۔ جناب والا! ان کے ذیلیے ضلع سطح پر ایکسرے کی سہولت لوگوں حاصل ہوگی اور سرپیسوں کو ڈسٹرکٹ ہیڈر کو اڑشت کرنا آسان ہو گا یہ بھی ایک اہم اقدام ہے کہ صوبہ کے پندرہ ہسپتاں کو جو پہلے جیسا کہ درج ہے اس کے تحت ایک ہیئت یونٹ کے قیام سے بھی اچھے اثرات مرتب ہونگے ذیر اعظم پاکستان کے پانچ نکاتی پروگرام کے تحت ہر یومن کو نسل میں بسیک ہیئت یونٹ بنائے جائیں گے جو پہلی سطح پر خود بات پوری کریں گے۔

جناب اسپیکر! جیسا کہ بجٹ میں بتایا گیا ہے کہ بولان میڈیکل کالج کو سٹی میں ڈینٹل سرجری کی کلاسیں شروع کی جائیں گے۔ یہ کلاسیں شروع ہونے والی ہیں اور یہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے ڈینٹل سرجرن موبے کے دور روزانہ علاقوں میں جائیں گے اسکے فیصلہ کیا گی ہے کہ اشد ضرورت کے علاوہ آخرتہ پانچ سال تک کوئی میں فزیشن اور سرجرن کی تعینات نہیں کی جائیں گے۔ اسٹرانکوڈیگر ڈیپرٹمنٹ اور ڈسٹرکٹ ہیڈر کو افریز میں تعینات کی جائے گا۔ اپنے علاحدہ فرمایا ہو گا کہ ڈاکٹروں کو میں گرفتار یا اگھے گریڈ نہیں ترقی دی جائیں گے۔ اسکے نتیجے میں لوگوں کو ڈیپرٹمنٹ اور ڈسٹرکٹ یوں پرمابہریں کی سطح پر علاج و معالجہ کی سہولتیں میر آئیں گے۔

جناب والا! علاوہ ازیں ڈیپرٹمنٹ اور ڈسٹرکٹ سطح پر لیبارٹریاں بلڈنگ کی سہولیات میر آئیں گے تاکہ اس طحی پر سرپیسوں کی تشخیص ہو سکے اور اگر ضروری ہو تو مزید علاج یا نوون کے لیے انہیں کوئٹہ یا کچھ چھینچا جا سکے۔ اپنے گھر اور علاقے میں سرپیسوں کو ابتدی تشخیص کی سہولیات میریا کرنا ایک اہم کارنامہ ہے۔

جیسا میں پہلے عرض کہ پندرہ ہسپتاول مصلعہ ہسپتاول کا درجہ دیا جائے ہے طبی شعبہ میں یہ بھی اہمیت کا حامل ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر! مدرسی چان تشریف لا کر اجلاس کی صدارت فرمائیں۔

(رپرنس یکجئے چان تشریف لا نئے ادرا جلاس کی صدارت فرمائیں)

میر محمد نصیر نسگل

جناب والا! بولان میڈیکل کالج کی عمارت کی تعمیر کافی عمر سے تعطل میں تھی۔ یہ ایک دیرینہ پرانی حکومت ساختہ جو تعطل میں پڑا تھا۔ یہ کوئی ثابت بھی اس گورنمنٹ کو جاتا ہے اس سال بلڈنگ محل ہو جائے گی۔ جناب والا! اس کے ساتھ بلڈ وزرہ اور زکا ذکر کرنا ضروری کو سمجھتا ہوں۔ آپ کو علم ہے کہ بوچستان بارانی علاقہ ہے پہلے زمین ہموار کرنا پڑتا ہے بندات کی تعمیر ضرورت ہوتا ہے۔ اس کے لیے بلڈ وزرہ چائیے ہوتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے ایک اچھی خاص رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ ایک اقدام ہے۔ اس سے زمینداروں کی بارانی زمین کو فائدہ ہے گا۔ اور ہماری میشیٹ کو فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ بارانی رہنماؤں پر ہمارے زمینداروں کا انحصار ہے۔

جناب والا! یہ اس گورنمنٹ کے بجٹ کی ایک اہم خصوصیت ہے۔

جناب والا! چونکہ بجٹ عوایس ہے اور جام صاحب کی زیر قیادت کا بنیز کی منظوری کے بعد اسکیل کے لاکین کی موجودگی میں بنایا گیا ہے اب میں صنعت و حرف کی طرف آتا ہوں جو میرنا پا شعبہ ہے اس میں کافی پیش رفت ہوئا ہے اور خاص اقدامات کئے گئے ہیں۔ جناب والا! ہب اللہ سفریں ایشیت قائم کیا گیا ہے وہاں کافی تبدیلیاں لگی گئی ہیں کار خانے لگے ہوئے ہیں ان میں کام ہو گا اور صوبہ کے

لوگوں کو روزگار اساتھی سے مہیا ہو گا۔ جناب والا! یہ ہماری حکومت کو شرمند ہے کہ وہاں ہمارے
نمکن کے تو سو سے لوگوں کو روزگار ملے گا۔ جب کہ پہلے انکو اساتھی سے روزگار مہیا نہیں ہوتا تھا۔
جناب والا! ہمارے اعلیٰ کے احکامات اور ہدایات ہیں اور انکی کوشش سے ان کا خالوں میں کارکنوں
کی حد تناوب بڑھا کر پہنچیں اور چالیس فیصد کردا یا ہے جبکہ پہلے یہ حد بیس ہیچس فیصد تھی۔ گذشتہ ڈیڑھ
سال سے یہ ہوا ہے اور ان میں ڈھانی ہزار افراد کو کھپڑا ہے۔ اس کے علاوہ آپ اندازہ فرمائیں
کہ ستر یا پچھتر کے قریب ہمارے لوگ اعلیٰ طبق یعنی کمزیدہ آفیسرز کے طور پر پہلک اور پرائیریٹ سینکڑا
میں تعینات کئے گئے ہیں۔ ایک منی انڈسٹریل اسٹیٹ اور تھیں ہے اسکو بڑھا کر ترقی دی جائے گی۔ ساتھ
ہی کوئٹہ اور ڈیرہ سراہ جمالی میں کام ہوا ہے۔ وہاں انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی جا رہا ہے۔ جناب والا!
مکان کے لوگ سعودی عرب اور خلیج کے مالک میں ہیں جو نکو وہاں انکو روزگار مواقعہ میں نہیں اور دوسرے کو
آنچھتے ہیں لہذا جناب وزیر اعلیٰ کی خصوصی ہدایات کے تحت فیصلہ کیا گیا ہے جو قدر بھی ترجیح دی
جائے۔ انکو سرمایہ کاری کے موقعہ میں ہونے چاہیں یہ بھی ایک اہم قدم ہے اس
حکومت کا جو اس بحث میں انھما یا گیا ہے۔

جناب والا! اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ پہلے سال میں دورے پر گیا تو ہمارے لوگ
جو باہر خلیج کے مالک میں لاگر رہے ہیں انہوں نے شکایت کی کہ ہمارے یعنی پلاٹ کی الامٹٹ نہیں ہوتی
لہذا اسکی گنجائش رکھی جائے۔ میں نے یہ عرضداشت وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ اب اور کیز
سے واپس آنے والوں کے لیے ایک مخصوص انداز میں پہلے پلاٹس الٹ کر دی جائیں۔

جناب والا! مجھے اس سلسلے میں بوجی دیقینہ آرگنائزیشن کی جانب سے ایک لیٹر آیا ہے
کہ اس کے لیے انکاشکریہ ادا کریں کہ وہ انکی طرف دھیان دے رہے ہیں اس سے اچھی تسلی ہوئی ہے
کہ جب وہ اپنے نک داپس آئیں گے تو ہاں سرمایہ کاری کریں گے اور انکو ہائش یکلئے پلاٹ مل
جائیں۔ جناب والا! سینکڑ کا پر جیکٹ جو کئی سالوں سے توطیل کا شکار تھا حکومت بوجستان کی کوشش

اور جام صاحب خصوصی ہدایات کے تحت کیمپنی۔ جس میں سینکڑوں کی اندھہ سڑی اور سینکڑوں کا لیر تھے۔
 ہم اس کیلئے ای سی پی کی میٹنگ ہیر گئے کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ اس پر اجیکٹ کو ڈرپ کیا جائے۔ لیکن ہماری
 صوبائی حکومت نے اس بات سے قطعی تقاضہ نہیں کیا بلکہ یہ ہست اہم منصوبہ ہے اس پر ہر جالت
 میں حل در آمد ہونا چاہیے۔ لہذا اسرقت کے وزیر پژوں ام جاپ خیف طیب صاحب اور نارنگنا نیزشن
 کے چیزمن بذریعہ ہو ان جہاز سینک گئے۔ انہیں موقع پر سینک کا منصوبہ دکھلایا گی اس پر وہ ہم سے متفق
 ہو گئے کہ داقی یہ ایک بلا منفوبہ ہے۔ اس پر کام ہونا چاہیے۔ اور جب یہ پر اجیکٹ ای سی پی کی
 میٹنگ میں بیش ہوا تو کافی بحث و مباحثہ کے بعد ایک اسپیشل کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں میں بھی شریک تھا اس
 میں یہ فیصلہ ہوا کہ اگر کوئی پڑائوٹ پارٹی اس میں آگئے آنے کو تیار نہیں ہے تو گورنمنٹ کے یوں پر اس
 منصوبہ پر کوشش کی جائے گا اور اس منصوبہ کو چلایا جائے گا۔ جاپ والہ سینک پر اجیکٹ میں
 دوبارہ روح ڈالنا اور اس پر کام کرنا اس کا کیڈیٹ موجودہ حکومت کو جانتا ہے اس حکومت کی کوششوں سے
 وفاقی حکومت کو اخراج کیہے تسلیم کرتا پڑا کہ بوجپور کے سلسلہ میں اس پر اجیکٹ پر جو کام کیا گیا ہے اس ڈرپ
 نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اسے ہر صورت میں آگئے بڑھانا ہے جس کے بعد اس پر اجیکٹ کے محلہ ہونے
 کے بعد دہان کے لوگوں کی معیشت پر ہمت بڑا اثر پڑے گا دہان خوشحالی آئے گی اور کافی لوگوں کو وہاں
 روزگار کے موقع حاصل ہو گئے۔ سینک پر اجیکٹ علاوہ میں یہ بھی عرض کر دیا گا کہ میں اندھہ سڑی کا منظر
 انپار تھا ہوں۔ اس بارے میں میں یہ بتانا چاہوں گا کہ ہمارے کچھ دستکاری کے سرکرد ہیں جو تقریباً اپنے اس
 کے قریب ہیں جس لوگوں کو مختلف قسم کا ہزار سکھایا جاتا ہے۔ ہر سینکھنے کے بعد انہیں مختلف شعبوں اور
 ارگنائزیشن میں کام یعنی روزگار دیا جاتا ہے۔ وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ اپنے طور پر کچھ روزگار
 حاصل کریں۔ ہمارے لوگوں کو بجٹ کا تکمیل میں کچھ غلط فہمی یا یہ تاثر تھا کہ سماں اندھہ سڑی کے جو سرکنیں وہ
 کھرش بنیادوں پر کام کر رہے ہیں یا انہی کوئی آمد ہے اس سلسلہ میں آپ کو اور معزز رائکن اسمبلی کو یہ بتانا
 چاہتا ہوں کہ یہ ادارے بھی اس قسم کے ہیں جس طرح پڑھری اسکول، امداد اسکول، ہائی اسکول اور کالج۔

اس کی ایک شاخ میں اس طرح دونوں کاموں کے ساتھ اور دو دو فیروز بنتے ہیں تو اس میں ہم پہلیں دیکھتے کہ اس رزوٰ سے ہمیں کتنی کمائی ہوگی۔ یا ہمیں پڑا گمراہی اسکوں قائم کرنے سے کتنی آمدی ہوگی۔ یہ تربیت صرف انڈھیرے کو جاتا ہے یہ مراکز گرتوں کی ادارے مگر ہم نہیں اسکوں کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہاں پر بچوں اور بچپن کو ہمہ سکھایا جاتا ہے۔ اور اس کے باوجود پچیس لاکھ روپے کا کمر بھی یہ ادارے دیتے ہیں دوسرا بات یہ کہ اگر اس میں کوئی کمی ہوگی، ہمیں اصلاح کا ضرورت محسوس ہوئی تو اس کے لیے بھی ہم کو شش بھریں گے۔ مزید یہ کہ ان اداروں کو کس طرح سے بڑھایا جائے۔ اس بات کا طرف بھی ہم خود کر رہے ہیں کہ جو قام مال ہم بچوں بچپنوں کو دوران تربیت دیتے ہیں وہ اسے ضائع کرنے کا بھائی اچھی شکل میں لائیں اور اسے فروخت کیا جائے اور اس کی آمدی کو سرکاری خزانہ میں جمع کیا جائے۔ ان تربیت حاصل کرنے والے پھر ان نگرانی کے ادارے دوسرے پے ذلیلہ ملتا ہے جبکہ ہمارے ہاں سے سورہ پے ذلیلہ یا جاتا ہے۔ دو ہمارے ہاں آنے سے ہچکھاتے تھے۔ جس پر ہم نے یہ کیس و زیرا علی صاحب کو پیش کیا ان کی ہمراہان سے ان سریت حاصل کرنے والوں بچوں کو اب دوسرے پے ذلیلہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ الگ باقاعدہ صوبوں میں دیکھیں گے تو وہاں پر بچوں سے تربیت حاصل کرنے کی فیس لی جاتی جبکہ ہم بچوں کو تربیت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ذلیلہ بھی دیتے ہیں۔ جناب واللہ یا ایک اخرا وہ کاروبار ہے جس کے سیکھنے کے بعد وہ اپنا کاروبار شروع کر سکتے ہیں بلکہ ہماری بلوچستان گورنمنٹ نے وقوع حالات کے تحت یہ فیصلہ کیا ہے کہ بچوں کو ہر سکھایا جائے اور انہیں ذلیلہ کی شکل میں رقمات بخاد کی جائیں۔ تاکہ وہ اپنا گذر بھجو کر سکیں اس کے ساتھ ہمارے لیبرڈ پارٹی نے مختلف ہزار کے شعبے بھا قائم کئے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم نے حب اللہ سٹریز سے رابطہ قائم کیا تھا تو وہاں کے صنعت کاروبار نے جوان پیش کیا تھا کہ بلوچستان میں انہیں ہر مندوگ نہیں ملتے ہیں۔ اس وجہ سے انہیں دوسرے صوبوں سے ہر مندوگ لانے پڑتے ہیں۔ لہذا میں ایک دقد کے ساتھ جو منی گیا جس میں ہمارے موجودہ چھی سیکھی صاحب بھی تھے۔ ہم نے اس سلسلہ میں جو من گورنمنٹ سے بات چیت بھی کی انہوں نے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ حکومت بلوچستان کی اس سلسلہ میں مدد کی جائے گا۔ جس کے لیے ٹینکیل اسٹریز

قائم کئے ہیں جس میں سے پہلے ماہ نورانی سنبھال کا افتتاح جام صاحب نے کیا ہے جبکہ یہ تینیں سبز خضدار اور کوئٹہ میں پہنچے ہی موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سبق اور تربت میں بھی کام کر رہے ہیں اسے تینیں اداروں کا مقصد ہے بخروگوں کو ہرمند بنانا ہے۔ اور ان صنعتوں میں انکو لگانا ہے جو بوجستان میں نہیں ملتے ختم ہو جائے گا۔ پکھ عرصہ میں ہم انہیں یہ بتانے کے قابل ہو جائیں گے کہ ہمارے پاس ہر منہ لوگ موجود ہیں۔ لہذا انہیں ان صنعتوں میں کھپایا جائے۔ اور ساقہ ہی یہ ہرمند لوگ اپنے بھی کار دبار کے میدان میں بھی آجائیں اور اپنا کار و بار شردار کریں تاکہ یہاں کے لوگوں کی معیشت پر اچھے اثرات مرتب ہوں۔ جناب والا بامیں جام صاحب سے اور بوجودہ حکومت سے اس ایوان کے توسط سے یہ استند ہا کرو تکا کر دے اور ٹکیاں ہمارے، سماں امداد سٹریڈ کے ذریعہ ٹریننگ حاصل کر کے فارغ ہوتے ہیں تو حکومت بلحستان ان کی خصوصی مدد کرے تاکہ وہ اپنالوں لے کر اپنا کار و بار شروع کر سکیں۔ اور وہ پچے ہماری تربیتی اداروں سے فارغ ہو کر اپنا کام کرنا چاہیں گے۔ تو انہیں لوں فراہم کیتے جائیں گے۔ جس سے ہماری معیشت اور ان گھر لاؤں پر اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ جناب والا بجٹ میں سوچیں سیکورٹی کی جگہ اسیکم کا منصوبہ رکھا گیا ہے وہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ کان کنی کی صفت سے والبستہ بیس ہزار مزدوروں کو پہلی مرتبہ علاج و معالیو اور دوسرا سہولتیں میری ہونگی۔ اسکے ساتھ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس حکومت کو یہ بھاگریتی جاتا ہے کہ مزدور کی وفات کی صورت میں پندہ ہزار روپے اور بھروسہ ہونے کی صورت میں اکیس ہزار روپے معاوضہ ملتا ہے یہ معاملہ ہم نے دفاقت تیس ہزار روپے اور بھروسہ یہ ایک اپ کیا ہے۔ دفاقتی لیبر کو ہم نے اپنی تباویز دیں ہیں۔ کہ پندرہ ہزار کا معاوضہ حکومت سے ہم نے ملک اپ کیا ہے۔ دفاقتی لیبر کو ہم نے اپنی تباویز دیں ہیں۔ کہ پندرہ ہزار کا معاوضہ تیس ہزار روپے اکیس ہزار کا معاوضہ بیالیس ہزار روپے ہوا سے دفاقتی حکومت نے تسلیم کیا۔ یہ محنتکشیوں کے لئے ایک بہت بڑا قدم ہے اس سے انہیں بہت فائدہ پہنچا ہے۔ ہماری پچھلی حکومت یہ نہیں کر سکیں یہ پہلی حکومت ہے جس نے صنعت کاروں اور سرمایہ داروں سے کے مقاد کے مقابلہ میں محنتکشیوں کے مفادات کو ترجیح دی ہے۔ اور ان کے مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے معاوضہ کو بڑھایا ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ اس تبدیلی اگئی ہے۔ جو کہ

قابل ستائش ہے مات مرد اسکیم کے سلسلہ میں ہر ضلعی ہڈکوادر میں پانچ میل کے اندر پا پنچ میل کے
فاصلہ پر پانچ کم خود میں پانچ ہزار ہائی پلاٹ کی بھی اسکیم ہے۔ اس کے علاوہ کوئی میں
ان پانچوں کی تعداد پندرہ ہزار ہوگی۔ یہ ان لوگوں کیلئے ہو گا جو لوگ اپنی زندگی میں تصور بھی نہیں کر سکتے
ہتھ کہ کبھی انکا اپنا ذاتی مکان بھی ہوگا۔ اور انہیں پلاٹ مفت میں جائے گا۔ پریلیٹ بھائیوں
حکومت کو جانتے ہے۔ یہ اس بجٹ کے اہم نکات ہتھ جو انقلابی کہلاتے جا سکتے ہتھ۔ جو سو جوہرہ بجٹ پیش کیا گیا ہے
اس میں وزیرِ اعظم صاحب کے پانچ نکات پر ڈرام کے تحت ہے روزگار لوگوں کو سو زگار فراہم کرنا دیگر سہولتوں
فرام کرنا اور اس کے علاوہ کچھ آپیلوں کی اسکیمیں بھائیوں ہیں۔ یہ اسکیمیں چھیاٹھے کے قریب ہیں۔ جس پر تقریباً اس کو ڈا
روپے خرچ کرنے جائیں گے۔ اس کا براہ راست فائدہ اور افادت مختلف کفرن اور زیرین کو ہو گا۔ یادہ لوگ جو اپنے
ملکتے کو ترقی دینے کا ہمت نہیں کر سکتے یا ان میں اتنی استعداد نہیں تھی ان لوگوں کو اس کا فائدہ پہنچنے گا۔ یہ
بجٹ کا اہم نقطہ ہے۔

خطاب اسپیکر: اس کے ساتھ یہ تو فور سو جو سال ہا سال سے بلوچستان میں خدمت کر رہی ہے۔
اور تقریباً بلوچستان کے نوے فی صد علاقوں میں کام کرتی ہے۔ اس کو اب باقاعدہ بنادیا گیا ہے یہ بھی بہت بلا
قدم ہے اس میں جو ٹریب اہل کار کام کرتے ہیں انکو فائدہ ہو گا۔ ہمارے ہاں ٹرانسپورٹ کے سلسلے میں آئندہ
دن سائل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ حکومت نے اس سلسلے پر بھی توجہ دی دی ہے۔ پہلے سے اس ادارے نجی ادارہ جاتی
ہے حکومت نے یہ محسوس کی ہے کہ اس کا بھی بندوبست کیا جائے تاکہ ہر روز ان کا کوئی مشکل نہ ہو اور ڈرام کو
ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر ہو اور اس میں ملوام کو آسانی رہے۔

ہمارے بجٹ میں دفاتری حکومت نے سرچارج کی مدد سے پہاڑیں لائے کہ روپے اور دینے ہیں۔
کچھ بلوچستان کے وسیع اور دردراز علاقوں میں جہاں لوگ اندر وون بلوچستان میں رہتے ہیں ان کے لیے یہ
ٹلی سہولت میسر آئے گی اور پہلی دن اندر وون بلوچستان کے لوگ علاج و معاشرہ کی سہولتوں سے استفادہ
کریں گے۔ اور یہ علاج کی سہولت براہ راست ان کے گھروں پر میسر ہو سکے گا۔ جناب ادالا! ایکا اور مسئلہ میں

وزیر اعلیٰ جام صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پٹ فینڈر کا مسئلہ جو نہایت سلیمانی اور نازک تھا جس کو درستہ صوبے تسلیم کرنے کے لیے بھی تیار نہ تھے یہ سارا کمریڈٹ جام صاحب کی حکومت کو جانتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس مسئلے کو وفاقی یوں پر اٹھایا اور ایشیائی ڈولپیٹ بند کے ذمیت اس کو چوڑا کر لے کے لئے منظور کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں ان کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ کیونکہ سارے صوبے پر اس اچھا اثر پڑے گا۔ اور آب پاشی کے سہولیات میں ہونگی زراعت میں ترقی ہو سکے گی۔

جناب والا! سوئی کا علاقہ ہے جہاں سوئی گیس کے مزدوروں کے مسائل ہوتے ہے ہیں۔ اس پر پہلے کسی حکومت نے توجہ نہیں دیا ہے۔ پہلی جام صاحب کی حکومت ہے جس نے اس پر توجہ دی۔ جب وہاں کے مزدور بھوک ہر تال پرستھے۔ ہم وہاں گئے ہم ان کے مطالبات مذائقے یہ مطالبات چونکہ صربائی حکومت کے نہیں تھے بلکہ مرکزی حکومت سے تعلق تھے۔ ہم نے وہاں سے مشری آف پلرویم سے بات گیس کے مقامی منتظرین سے بات کی اور ان سے مزدوروں کے مطالبات تسلیم کر لئے۔ رات کے دویکہ ہم لوگوں نے یہ مطالبات مذاکران کی ہر تال ختم کرائی۔ میں وہاں پر گیا ہوا تھا کمپنی سبتو اور سیکریٹری یہ پر بھی وہاں گئے ہوئے تھے ان کی ہر تال ختم کرائی اور ان کو پہنچی حاذمت دلوال۔ چونکہ یہ وفاقی حکومت کا سامنہ ہے اور ہائی یوول کی ایک ٹینک میں یہ فیصلہ کیا گی کہ وہاں پر لوگوں کو سہولیات دی جائیں گی۔ اس کیسے کو جام صاحب نے اپنے یوں پر وفاقی حکومت کے ساتھ اٹھایا ہوا ہے۔ اور ہم نے کہا ہے کہ جو جان گیسی نکلتی ہے۔ اسیلے یہاں کے لوگوں کو سہولیات بھی دینے پڑیں گی۔ اور یہ معاملہ پہلے کسی نے اجتنک نہیں اٹھایا۔ اب یہ عوام کی حکومت ہے اور یہ عوام کے ساتھ جواب دہ ہے یہ عوام کا خدمت کرنے کے لیے آئے ہے اس لئے وہ کسی چیز کو خاطر میں لائے بغیر عوام کے مسائل حل کرنا چاہتی ہے۔ چلے دہ مزدوروں کے یا عوام کے مسائل ہوں۔

جناب والا! میں اپنی اس بحث تقریر میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جس خوش اسلوبی سے اس موجودہ حکومت نے امن و امان کا مسئلہ حل کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ میرا تعلق ایک پہمانہ علاقے سے

ہے اب اس علاقے میں جتنا من خوشحال سکون اور آشنا ہے پہلے کبھی نہ تھا۔ اور ہم اسکے متعلق سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ میرا صحفہ جس آبادی ایک لاکھ بین ہزار سے زائد ہے اس میں اُنکے رد دریافتہ سپٹر ایوب خان کے زمانے سے بنا ہوا تھا اور بعد میں ترقیاتی کاموں میں صرف دو دبیر بنے تھے۔ بودھی دس لکھتے اس کے بعد ایک ملکے کا کام نہیں ہوا ہے اب ان اڑھائی سالوں میں چھوپیک ہمیلتہ ستر بنے ہیں اڑھائی سو میل خنکل روڈ بنے ہیں ایک مرکی بنی ہے جس کے ذریعے ہم خندار سے سرونا جاتے ہیں پہلے ہم سرونا جانے کے لیے کراچی جاتے تھے۔ اس سافت چارون گھٹتے تھے اور رات کراچی گزارنی پڑھتی تھی اخراجات پرداشت کرنے پڑتے تھے۔ یعنی اب دہانہ مردوں میں بھے سرونا پہنچ گیا ہوں چارون کی مسافت پانچھوٹے میں تبدیل ہو گئی پوکھا ہے کہ دس بھی خندار سے نکلا ہوں میں بھے سرونا پہنچ گیا ہوں چارون کی مسافت پانچھوٹے میں تبدیل ہو گئی اس کا کریڈٹ موجودہ حکومت کو جاتا ہے جس نے بلا تغیریں عموم کی خدمت کی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات پیسر کرنے میں جدد جہد کی ہے۔

پہلے جہاں پر پانی نہیں تھا لوگ میں سے پانی لینے جاتے تھے اور دہانہ پر ایسے علاقے بھی تھے جہاں لوگ بسی پانی لینے جاتے تھے اور شام آتے تھے یعنی اب ان کے لیے اور ان کے ماں مویشی کے لیے مگر کے نزدیک پانی موجود ہے۔ کیوں نکلیاں بنی اور ٹھیک ہے۔ پانی سر جو دہانہ اور اس تصور پہلے کوئی ان کے عقول میں ٹینکیاں بنی اور ٹھیک ہے۔ ٹیوب دلیں لگے ہوئے ہیں۔ پانی سر جو دہانہ اور اس کی نہیں کر سکتا تھا۔ میں اس ایوان کی وساطت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ایام پہلے کی اسکیم سے پیٹھائے ہوئے۔ میں بتلویٹا چاہتا ہوں کہ یہ نقد پیسے نہیں تھے میں اور نہ کسی کی جیب میں جلتے ہیں۔ یہ کام تو صرف ایم پی اے کی ہدایت پر متعلقہ نکل کر لائے ہے۔ ہم نے عالم کے لیے کام کئے ہیں میں اس ایوان میں دعوت دیتا ہوں کہ ہم نے کام کئے ہیں اور ان کاموں کو آپ سر قدر پرجا کر دیکھ سکتے ہیں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا احتساب ہو گا اور اسکے متعلق پوچھا جائے گا کہ اپنے عوام ان سس کو پان کیوں دیا ہے۔ ہم نے تو عالم کو علاج معاملہ کی سہولیات دی ہیں۔ اگر یہ یک تو ہم اس کی سزا بھگتے کیلئے تباہیں ہم اس پیٹھ فارم سے اعلان کرنے میں اور ہماری جماعت کے ہر فرد نے یہ تباہی نکر رکھا ہے۔ کہ ہم نے عوام کی خدمت کرنا ہے اگر۔ ۱۹۶۰ء ہم عوام اور اس صوبے کی خدمت کرتے ہیں ہے تو اس وقت

اس موبے کا نقشہ بھاپ کے ادھوگا۔ حوم یہ محسوس کریں گے کہ انکی قست بدل گئی ہے۔ ہم اس بوجتان میں ہر سہولت میسر کریں گے۔

ہم لوگوں نے جام صاحب کی قیادت میں وعل کیا ہے جس پر آنے والی ہر حکومت کو کرنا ہوگا، اہم نے اجتماعی کام کیے ہیں غربوں کی امداد کی ہے کسی ایک فرد کو نہیں دی ہے ہم نے غربوں کیلئے کام کیے ہیں اس کا مطلب ہے اگر کوئی دور سے آئے تو وہ غربوں کا احتساب کریں گے۔ ہم نے غربوں کو ترقی کا شورہ لایا ہے دہ المکا کیسے احتساب گریں گے؟ ہم نے غربوں کو شورہ لایا ہے اور احساس دلا دیا ہے کہ خواہ آپ کا ہے جو رقم آتی ہے وہ آپ کیلئے ہے۔ ایم پی اے آپ کے سامنے جواب دہ ہیں اور آپ انسے پوچھ سکتے ہیں۔ پہلے اس پر کسی نے توجہ نہ دی تھی صرف چند لوگوں کی اجارتہ داری تھی جہاں مرضی آتی پیسے خرچ کرتے تھے۔ لیکن موجودہ حکومت نے اسکو یکسر بیل دیا ہے جب جام صاحب کی قیادت میں یہ فیصلہ ہوا کہ تمام ترقیات کام ایم پی اے کی قیادت میں ہو گئے ترپنخ حکومت نے اس کی تقلید کی۔ سنہ ۱۹۴۷ء اور سرحد کی حکومت اس کی تقلید کی ہے اور بعد میں مرکزی حکومت نے اس کی منظوری کا ہے کہ یہ ایجاد اور محتول تجویر ہے کہ تمام کام متعلقہ بھر کے دنیا یہ ہوں۔

ہم تعلیم اور عربت کے لحاظ سے اور کئی چیزوں میں پسمند ہیں لیکن علم و تمہار در فراست میں سب سے آگے ہیں۔ جام صاحب کی ایسی قیادت ہے۔ وہ ایسا لیٹھے ہے جس کی تقلید در سے تین موبے کرتے ہیں تو ہمیں فخر کرنا چاہئیے۔ ہمارے پاس قابل لوگ موجود ہیں انکو ترقیات کام کرنے آتے ہیں اور انکو حکومت چلانا بھی آتا ہے۔ تاکہ پاکستان کی اساس کو ثابت کریں۔ ہمیں اس پر فخر ہونا چاہیے۔ ہمارے پاس ابھا لوگ موجود ہیں جو حکومت چل سکتے ہیں۔ جناب والا! ہمارا فائدہ وہ شخص ہے جس کے سامنے صرف وزیر اعلیٰ کا عہدہ نہیں وزیر اعلیٰ کے علاوہ وہ آپ کی طرح حکمران خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جناب اسپیکر! ابکھ خاندان کی طرح وہ حکومت کرنا جانتے ہیں وہ زمزہ حکومت جانتے ہیں جس طرح آپ کی حکومت قلات پر ہے اسی طرح جام صاحب بھی لسپری کے والی ریاست ہیں۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ بنے سے پہلے بھی وہ زمزہ حکومت اور نظام حکومت سے واقف ہیں۔ یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے وہ جانتے ہیں کہ حکومت کیسی چالائی جاتی ہے۔

جناب والا! وہ بہرہ ایسا ہیں تو دیکھیں کہ وہ کس پیار کے ساتھ لوگوں سے بتاؤ کرتے ہیں۔ جناب والا! اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ڈنڈے کے ذریعے سے حکومت نہیں کرتے بمحض ساتھ جانے کا تفاہرا ہے میں دیکھا ہے۔ جناب والا! حکرانی کی زمانے کی بات چھوڑیں میں آج کے زمانے کی بات کرتا ہوں اور چلنج کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ پہلے کے مقابلے میں انہوں نے خوشی اور حکمت سے حکرانی کی ہے انکی قیادت ہمیں سیرہ ہی ہے۔ وہ صبح سے رات تک لوگوں سے ملتے ہیں انکا دروازہ ہر وقت کھلا رہا ہے۔ جناب والا! اندازہ فرمائیں۔ لوگ انکو سونے نہیں دیتے بلکہ لوگوں کو تو انکاش کریں ادا کرنا چاہیے کہ ایسا قائد اور رہنمای انکی خدمت کر رہا ہے۔ ساتھ ہی بلوچستان ہی نہیں بلکہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں کی حکومت کو صحیح معنوں میں بلوچستانیوں کی حکومت کہا جاسکتا ہے۔ اسکی کامیابی اپ کی اپنی ہے میرزا اسمبلی پہنچنے سکریٹری، حکمرانوں کے سکریٹری سوائے ایک یاد و کے انتظامیہ اور سقدنے کے افسران سب بلوچستان کے ہیں۔ آج عدید کے بچ صاحبان اسی خط سے تعلق رکھتے ہیں انتظامی اور پر عذر آمد کروانے والی ایجنسیاں یعنی ائمہ مدرسین کے لوگ یہاں کے ہیں۔ جناب والا! اگر ہم نے اس دور سے فائدہ نہ اٹھایا تو میں چلنے سے کہتا ہوں کہ پھر کسی دوسری بھی بلوچستانیوں کی خدمت نہیں ہو سکتی۔ یہ مثالی دوڑ ہے اور اس انشاء اللہ کام کر کے دکھاتے ہیں جیسا میں نے چند لمحے پہلے کہا اس بجھ پر کوئی طمع نہیں دیا جاسکتا۔ باقی صوبوں یعنی پنجاب سندھ کے بکھوں پر مختلف تنقیدی بیانات آتے رہے ہیں ان پر تنقیدی ہو رہی ہے لیکن اپ کا واحد بجھ ہے جس پر نے کسی نے تنقید نہیں کی بلکہ سب نے اسکی تعریف کی ہے رجبار دالا! غالباً تو ہوتی رہتی ہیں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو حضور نے حلف کرتے ہیں۔ مثلاً ابو جہل اور لہب نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔ ان سے پرچھا گیا کہ تم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کیوں کرتے ہو؟ انکو کہوں نہیں مانتے تو انہوں نے کہا، ہم مانتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور یقین ہی۔ لیکن اگر ہم علی الاعلان یا تسلیم کریں تو ہمارا برتری کا اور سوداگری ختم ہو جائے گا۔ جناب والا! اچھے کہیں ایکی انا کا سُنْدِ حق اس یہ وہ تسلیم کرنے کی تاریخ نہیں تھے۔ اس طرح موجودہ حکومت کی جو بالیسی یا بجٹ اور نظام حکومت ہے نیز موجودہ حکومت نے ترقی کے جو کام کئے ہیں ان سب کو

وہ ملتے تو ہیں لیکن جیسا میں نے کہا یہ انکی اناکا سلسلہ ہے۔ ان کا مقصد صرف کسی حاصل کرنا ہے اور اقتدار پر قبضہ کرنے ہے سلسلہ صرف یہ ہے کہ یہ لوگ زبان سے اس کو تعلیم کرتے تو یا نہیں اگر بڑا وہ وہ سب کچھ جانتے ہیں رہیں جو بحث دیا گی ہے یہ ایک افقل ایجٹ ہے۔ وہ تعلیم صحت زدالت صفت و حرمت اور ازادی قوت کے شعبوں میں اور نے والے کاموں کو مانتے ہیں لیکن زبان سے اسکو تعلیم نہیں کرتے۔ جناب والا! ایک چھوٹی سی شاخ میں دیتا ہوں کہ ہمارے صوبے سے یہ روئی مالک میں مازمت کے لیے کوئی شخص نہیں جا سکتا حقاً لیکن موجودہ حکومت کے درمیں اپنے احاطہ فرمائی کہ باہر کے مالک میں سفر کے ہمدردوں پر یہاں کے لوگ تعینات ہیں۔ اسکے علاوہ مزدوروں کے سلسلے میں جو کام ہوتے ہیں وہ بھی قابل تعریف ہے ہر سال جو جمع و قد سعو دی ہر ب جاتا ہے لئکے ساتھ ملazمین بھی جاتے ہیں اور ان ملazمین کو وہاں چار ماہ تک تنخواہ دی جاتی ہے اور ساتھ ہی انکو جمیکا سعادت بھی حاصل ہو جاتی ہے پہلے بلوچستان سے کوئی شخص نہیں بھیجا جاتا تھا۔ لیکن موجودہ حکومت نے کوشش کی اور مطالبہ کیا کہ بلوچستان کو بھی اسیں حصہ دیا جائے اور پہلی مرتبہ بلوچستان سے بھی چالیس افراد میکاری اخراجات پر اس وفد کے ساتھ جائیں گے انکو وہاں یا قاعدہ تنخواہ ملیگی اور جمع کی سعادت بھی حاصل ہوگی۔ یہ کریمیت بھی موجودہ حکومت جاتا ہے۔ محترم جام صاحب نے اور ریز بھائی نے اس کے چیزوں کے ساتھ سعادت اخیا اور اسکے نتیجے میں بلوچستان کے حصہ کے طور پر یہاں کے لوگوں کو شانی کیا گیا۔

جناب والا! میں آخریں اسمبلی کے ممبران کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا تاہم ایک بات فرو رکھنا چاہتا ہوں کہ اس سے زیادہ شامل بحث بیس نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اپنے سائل کو وسائل کے اندر رہنے اور ائمہ اعلیٰ کو ناچاہیے اس کے لیے ہماری حکومت نے مختلف اقدامات کئے ہیں انتظامی لحاظ سے اور دیگر شعبوں میں بھی کیا گیا ہے وہ بھی خراج تحسین کے قابل ہے جام صاحب کے ساتھ اداکین اسمبلی جو تعاون کر رہے ہیں جس طریقے سے انکی حکومت کو انکا یہ تعاون حاصل ہے اس کے لیے میں بھی ثابت مشرقاً اداکین کا مشکور ہوں ہمیں ہر لمحہ انکی اعتماد حاصل رہتا ہے اور ان کی وجہ سے آج ہمیں یہ عزت اور سب کچھ ملا ہے اور یہ کوشش کریں گے کہ انکے اس اعتماد اور اعتماد پر پورا اتیریں اور سب ملک راس

بوجپستان کی خدمت حکس - دالسلام - (تالیان)

مسٹر جنگل مین -

- جناب نصیر بیگل صاحب کے بعد سردار محمد یعقوب خان ناصر
صاحب تقریر فرمائیں -

سردار محمد یعقوب خان ناصر (وزیر آپا شی و بر قیات)

- جناب والاب بجھے تو بتایا
گیا تھا کہ میرا نام کی تقریر کرنے والوں میں ہے -

مسٹر جنگل مین -

- نہیں جناب! میرے سامنے آپ کا نام آج کا تقریر کرنے والوں میں نکھاہے۔

سردار محمد یعقوب خان ناصر (وزیر آپا شی و بر قیات) -

- جناب اسکرپٹس کی جانب
وزیر اعلیٰ بوجپستان، جامیر غلام قادر خان صاحب، اور معزز ارکین اسمبلی! السلام علیکم! اسوقت سال
انیس سو سو تاسی اٹاسی کا سالا نجیٹ ہمارے سامنے پیش ہے اگر اس کو پڑھا جائے اور تعلیم سے
اس کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اس میں خوبیاں بہت زیادہ اور نامیاں کم میں لہذا اگر اس بجھت
کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ میرے خیال میں ایسا شاندار بجھت پیش کرنے میں وزیر اعلیٰ، وزیر
خزانہ، اور سکرپٹری منصوبہ بندی اور دیگر متعلقین کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جناب والاب بجھے پربات کرتے ہوئے میں چند ایسے بالوں کی نشاندہی کر دن گا جس سے

بلوچستان کے لوگوں کو فائدہ ہوگا اور بلوچستان کے دسائل اور ترقی میں اضافہ ہو گا جناب والا ایسے سمجھتا ہوں کہ اگر پاکستان میں کسی فلاجی علاقے کا تصور ہے تو وہ صوبہ بلوچستان ہے یہ میں اسیلے مکہتا ہوں کہ موجودہ حکومت صوبہ کی ترقی اور عوام پر اربوں روپے خرچ کر رہی ہے، جناب والا اس کے برعکس عوام اپنے صحیح تکمیل اور واجبات ادا کرنے میں تسال بردار ہے میں۔ اس وقت ہمارے لوگ جو بجلی استعمال کر رہے ہیں اسکا بدل ادا نہیں کرتے حکومت کی طرف سے لوگوں کو آبتوشی اور آبپاشی کی سہولیات مل رہی ہیں لیکن وہ والٹ سپلائی کے صحیح واجبات جمع کرنے میں تسال بردار ہے یہ اس طرح وہ معلوم ہے کہ موجودہ حکومت نے صوبہ بلوچستان میں جو علاج معاملہ کی سہولتیں دی ہیں وہ تقریباً مفت ہیں۔ تعلیم کے سلسلہ میں بھی یہی بات ہے ہمارے ہر اس طالب علم کو اسکالر شپ ملتا ہے جو کل جانے والا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسے تمام سبirlتیں ملنے ہی کی وجہ سے ہی ایسی علاقت کو فلاجی علاقے ہے کہا جاتا ہے۔ لہذا میں بلا کسی جھبجک کے کھونکا ک صوبہ بلوچستان ایک فلاجی صوبہ ہے یہ عذر کرنے کی بات ہے انہیں یہ شور نہیں ہے کہ ہمارے غریب صوبے کی غریب حکومت عوام پر اربوں روپے خرچ کر رہی ہے۔ اور اس کے بعد میں صحیح اور واجب تکمیل کی ادائیگی نہ ہو۔ تو چھڑکی صورت حال ہو گی یہ بات رد زردشنا کی طرح ہیاں ہے اگر جائز تکمیل اور جائز واجبات حکومت کو ادا نہ کیجئے تو ترقی کی رفتار میں بھی تیزی پیدا ہو گئی ہے وہ ماند پڑھ جائے گا۔ بلکہ موجودہ حکومت اپنے صوبے کو جو ترقی دینے کی خواہش رکھتی ہے وہ نہ ہو سکی گی۔ لہذا یہی عوام سے ایں ہے کہیں ذمہ دار شہری ہونے کا ثبوت دیں۔ حکومت کے ہو صحیح معنی میں تکمیل اور واجبات میں انہیں ادا کریں۔ جہاں تک ۱۹۸۶ء کے میزانیہ کا تعلق ہے اس میں سب سے اہم چیز وزیر اعظم کا پاسخ نکالتی پروگرام ہے۔ اس بحث کو بنانے والوں نے ان کے پاسخ نکالتی پروگرام کو اسیں اس طرح ایڈ جسٹیکر ہے۔ کہ اسے بحث کے ساتھ ہم آہنگ کر دیا ہے۔ اور میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ وزیر اعظم کے پاسخ نکالتی پروگرام ہمارے لئے اور صوبہ کیلئے وہ اعلان ہے جس میں لوگ غربت اور ناخواندگی کے تاریک راتوں سے نکل فوشمالی اطمینان اور خواندگی و ترقی کے دور میں داخل ہو سکے۔ جناب والا یہ

ایک ایسا بجٹ ہے جسے ہم ایک ایسے ائمہ کی مثال دسکتے ہیں۔ جس میں محمد خان جو نیجو وزیر اعظم پاکستان کے عکس نایاں ہے، جہاں تک اس بجٹ میں اعداد و شمار کا تعلق ہے اس میں سب سے پہلے میں فیر ترقیاتی پروگرام اور غیر ترقیاتی اخراجات کا ذکر کروں گما۔ کیونکہ لوگوں میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ غیر ترقیاتی اخراجات کا ترقیات سے کوئی تعلق نہیں لیکن سمجھتا ہوں یہ خیال غلط ہے۔ کیونکہ غیر ترقیات اخراجات میں بیشتر اخراجات ایسے ہوتے ہیں جن کا براہ راست تعلق ترقی سے ہوتا ہے۔ اس کے ایک مثال میں آپ کو یہ دونگا کا اس مرتبہ بجٹ میں ساڑھے چھڑار افراد کو روزگار مہیا ہو گا۔ یہ ساری ہے چھڑار آسمیاں غیر ترقیاتی پروگرام میں رکھی گئی ہیں۔ جناب والا ان ساڑھے چھڑار لوگوں کو روزگار مہیا ہو گئے کیا یہ ترقی نہیں ہے؟ اسی طرح ہمارے آبزشی کے منصوبے میں تعلیم صحت اور آبزشی کے منصوبے ہیں یہ سب ترقیات میں آتے ہیں کیونکہ اس سے بھائی لوگوں کو روزگار مہیا ہوتا ہے۔ جہاں تک ہمارے موجوہ اے ڈی پی کا تعلق ہے اس کا سائیز اپنی جگہ پر لفڑی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بلوچستان کی ترقی میں اس مرتبہ ایک سو اکالیں کھروڑد پے صوبے کی ترقی میں خرچ ہو رہے ہیں۔ اس سے پہلے اتنا ڈی پی کیا گیا ہے موجودہ حکومت کا صوبہ اتنے اخراجات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ صوبے کو ترقی کے لحاظ سے دوسرے صوبوں کے برابر لایا جائے۔ انشا اللہ جلد ہی ہم اپنے وزیر اعلیٰ جام میر غلام قادر خان کی قیادت میں صوبے میں ایک ترقی کا انقلاب پر پا ہو جاؤ گا۔ دراصل بجٹ بنانا ایک ڈی ای شکل کام ہے اور یہاں میں ترجیمات کا تعین کرتا اس سے بھی شکل کام ہے لہذا بجٹ میں تعلیم کی ترجیح دے کر موجودہ حکومت نے خواہشات کی ترجیحی کی ہے اور اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ بلوچستان کو تعلیم کے میدان میں دوسرے صوبوں کے برابر لایا جائے گا۔

جناب والا میں سب سے پہلے تعلیم پر بحث کرتے ہوئے حکومت کے اس فیصلہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کے دور راز علاقوں کے پرانی اسکو لوں میں جہاں پہلے ایک

ایک پر امیری پر براحت تھا اور اس پر اسکول نہ پڑھنے کی وجہ سے اسکول نہ رہتا تھا جو نکہ پر امیری اسکول ہماری بنیادی ایجاد کیش ہے اور اسے ہر صورت میں کھلا رہنا چاہیے تاکہ بچوں کی تعلیم میں حریج نہ ہو لہذا حکومت نے اسکولوں میں دودو ٹھیکری تعلیمات کرنے کا فیصلہ کر کے ایک دانشزدایہ اقدام کا ثبوت دیا ہے اسے ائمہ نہ ہمارے اسکول بند نہیں ہونگے۔ اور اس طرح ہر ضلعی ہیڈ کاؤنٹری میں ایک ایک ٹھیکری اسکول کا قیام بھی دانشزدایہ فیصلہ ہے۔ جو نکہ ہمارے بڑے مسئللوں میں سے ایک مسئلہ خواتین میں ناخواندگی کا بھی ہے جب تک ہم اپنی خواتین کو زیر تعلیم سے آزاد نہیں کر سکے گے اس وقت ہمارا انک معاشرہ اور ہمارا صوبہ ترقی نہیں کر سکتے۔ حکومت نے موجودہ بیویت میں اس پر توجہ دے کر ایک دانشزدایہ قدم اٹھایا ہے اسی طرح ہر ضلعی ہیڈ کاؤنٹر کے ہائی اسکول میں دودو سائنس پریمرز کی تقریبی موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق فیصلہ کیا گیا ہے۔ دیسے بھی یہ سائنس اور تکنالوجی کا دور ہے جب تک ہم سائنس کی تعلیم حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اس وقت تک ہم کسی شعبہ میں بھی ترقی نہیں کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے ضرور کی ہے کہ ہم اپنے صوبہ میں سائنسی تعلیم کو فروغ دیں اس کے علاوہ حکومت نے خضدار مستونگ اور مسلم باغ کے ہائی اسکولوں میں انٹر میڈیٹ کلکاسنر کھولنے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ وہاں کے عوام کیلئے اطمینان بخش ہے یعنی اس سے پہلے وہاں کی بچیاں انٹر میڈیٹ کلکاسنر ہونے کی وجہ سے آگئے تعلیم جاری نہیں رکھ سکتی تھیں حکومت کا یہ فیصلہ اس علاقے کیلئے تعلیم کے لحاظ سے بہتر ثابت ہوگا۔ اور وہاں کی خواتین جو کسی وجہ سے اپنے علاقوں سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں اپنے علاقوں میں رہ کر مددی تعلیم حاصل کر سکے گی۔

جناب والا ا تعليم کا ذکر تھے مجھے نہیات دکھ کے ساتھ یہ کہا پڑ رہا ہے کہ جہاں حکومت تعلیم پڑاتی تو جو مدد ہی ہے اور بیویت میں سب سے زیادہ افضلیت تعلیم کو دی جا رہی ہے وہاں ہماں طلب میں بھائی اس سے اتنی ہی بے قوی ہی بر ت سب ہے یہی۔ آج کا طالب علم پڑھنے کی بجائے سیاست میں زیادہ حصہ لیا ہے۔ میں اس موقع پر اپنے طالب علم بھائیوں سے یہ کہوں گا کہ یہ دفت سیاست میں حصہ لینے کا نہیں ہے بلکہ اتنے پڑھنے کا وقت ہے۔ اس وقت ترا نہیں اپنے اپ کو مکمل ڈاکٹر بنانا ہے

مکمل الجیر بناتا ہے اور مکمل سیاست ڈنپتا ناہیے۔ اس کے بعد سیاست میں حصہ لیں مجھے افسوس سے کہتا پڑھتا ہے کہ ہمارے بھائی ہماری بات نہیں سمجھتے ہیں۔ اسکے لئے میری انکے والدین سے بھی یہی گذرا شد ہے کہ انکی قیمت سے بے توجیہ نہ صرف انکا نقشان ہے بلکہ انکے والدین کا بھی نقشان۔ اور آگے چل کر یہ نقصان صوبے اور ملک بھی ہے۔ کیونکہ یہ ایک مسئلہ حقیقت ہے کہ آج کا ناکام طالب علم کا کامیاب تجھیز نہیں بن سکتا۔ اور نہ ہی کامیاب ڈاکٹر اور سیاست دان بن سکتا ہے۔ لہذا میر کی ان سے یہ گذرا شد ہے کہ وہ نہ اپنے آپ کو نقشان دین اور نہ ہمیں اور نہ ہی ملک کو نقشان پہنچائیں۔ تعلیم کی بات سمجھتے ہوئے میں اس امر پر زور دنگا کہ معیار تعلیم ٹھڑھایا جائے و گرنہ ہماری حصتی بھی کو ششیں ہیں وہ سب کی سب رائیگاں جلی جائیں گی۔ اس کے علاوہ ایک اور اہم بات کی طرف بھی توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ امتنانت میں نقل جو ایک عام چیز ہے اس مکمل پاپندی ضروری لگائی جائے۔ اس کے لئے حکومت مخصوص اقدامات کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ نقل ایک ایسکی دیکھ ہے جو بچوں کے دماغوں کو چاٹ رہا ہے۔ جس کیلئے اس کا سد باب ضروری ہے۔

اب میں بجٹ کی دوسری ترجیحی یعنی صحت کی طرف آتا ہوں۔ میں یہ کہونگا کہ یہ پہلی حکومت ہے جس نے صحت کے متعلق پر خاص توجہ دی ہے۔ حکومت نے اس بات کا احساس کیا ہے کہ جب تک ایک صحت مندرجہ نہیں ہو گا اور معاشرہ میں صحت مندرجہ نہیں ہونگے۔ اس وقت تک یہ صوبہ ترقی نہیں کر سکتا ہے اس موجودہ حکومت نے جو اس سلسلے میں انقلابی اقدام کئے ہیں وہ بہت ہی خوش آئندہ ہیں۔ خاص طور پر ڈائریٹریڈ کو اٹر کی اسپیال اور ڈسٹرکٹ ہسپیتال میں پیشسلٹ ڈاکٹروں کی تقرری کی ہے۔ اور ڈاکٹروں کو انکے پیشے میں ترقی کے موقع بھی فراہم کئے گئے ہیں۔ یہ بڑی خوش آئندہ ہے کیونکہ پہلے ہمارے ڈاکٹر دور دراز کے عاقلوں میں جانے سے کتراتے تھے۔ اب حکومت نے انکی خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے اس پیشے میں جاذبیت پیدا کی ہے تاکہ وہ دور دراز جا کر اپنے صوبے کے غریب عوام کی خدمت کریں اس طرح چھوٹے بچوں کے علاج

کے لئے بھی پیسے رقم رکھی گئی ہے۔ یہ قابل قدر فیصلہ ہے میں اس کے متعلق یہ بھی کہتا ہوں کہ صحت کے شعبے پر مزید توجہ دی جائے خصوصاً بچوں کے سلسلے میں ہر اسپتال میں ایک علیحدہ وارڈ ہو اور ان کی صحت پر خاص توجہ دی جائے۔

جناب والا! اب میں اپنے بھکے آپا شی کی طرف آتا ہوں میں آپا شی کی اسکیات کیلئے یہ عرض کرتا ہوں کہ اس کا تعلق زراعت کے ساتھ بھی ہے۔ اور بلوچستان کی ترقی کا راز زراعت کی ترقی میں مخفی ہے۔ اگر ہمارا یہ وسیع و عریض علاقہ آباد ہو جائے تو ہم اس سے نہ صرف اپنے علاقے کی ضروریات کو پورا کریں گے بلکہ ہم اندر وں ملک بھی اشیاء برآمد کر سکیں گے۔ یہ بہت خوش آئندہ بات ہے۔ اس لیے زراعت کی ترقی کے لئے پانی کی اسکیات بہت ہی ضروری ہیں اس کے لیے ہمیں زیادہ پانی فراہم کرنے کی ضرورت ہے ہم اس کے لئے ٹوب و میل لگا رہے ہیں اور رگڑ استعمال کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ نریز میں پانی کو نکال کر اپنی زمینوں کو سیراب کر سکیں۔ اس سلسلے میں وزیراعظم محمد خان جسنجو صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ اس سال انہوں نے بلوچستان کو خصوصی طور پر دو اور رگڑ دینے کا اعلان کیا ہے۔ اور میں قائدِ الوان سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے اس وسیع و عریض علاقے کے لیے یہ رگڑ بہت حکم ہیں۔ لہذا ان رگڑ میں اضافہ کیا جائے۔

جب ہم یہ بات کرتے ہیں کہ ہم نریز میں پانی کو نکال کر زراعت کو ترقی دیں۔ تو نریز میں پانی کے ذخیروں پر خصوصی توجہ دینی ہوگی۔ اور اس وقت اپنے پانی کے ذخیرے سے ہمیں نریز میں پانی نکالنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ ہمارے صوبے میں قدرتی طور پر ڈیم بڑے اپنے بن سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر ہم نریز میں سے زیادہ پانی نکالیں گے تو نریز میں پانی کے ذخیرہ میں کمی آجائے گی پھر اس کے لئے زیادہ سے زیادہ ڈیم بننے چاہیں اور ایک ڈیم کی لگت پکا سلاکھ کے قریب ہے۔ ہمارے ایم پی اے صاحبان پہنچنے پہنچنے علاقوں میں آپا شی کی اسکیات پر توجہ دیں۔ اس سے پہلے ڈیز پر کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے میں چاہتا ہوں کہ حکومت کو اس پر خاص توجہ دینی چاہئے ورنہ آپا شی کے ساتھ ہماری زراعت بھی ترقی نہیں کر سکے گی۔ اگر مزید توجہ نہ دی گئی تو ہمارے بختنے ٹوب و میل اور پانی کے وزیریں وہ ناکارہ ہو جائیں گے لہذا میں

میں موجودہ حکومت سے گزارش کر دنگا کہ آپا شی کے وسائل کو ترقی دینا ہمارے بلوچستان کی ایک اہم ضرورت ہے۔ یہ علاقہ ایسا ہے جہاں بارش کم ہوتی ہے اور ہم ایک قطرہ پانی ضائع کرنے کے مخل نہیں ہو سکتے ہمارا بہت پانی ضائع ہو جاتا ہے۔

آپا شی کے سلسلے میں ہمارا جوب سے اہم مخصوص ہے وہ پٹ فیڈر کا ہے یہ مخصوص جامیر غلام قادر خان کی کوششوں سے حل ہوا ہے۔ کیونکہ اس مخصوصے میں کئی رکاوٹیں تھیں۔ وفاقی حکومت سے منظور کیا یا تھا۔ دوسرے صوبوں سے بات کرنا تھا۔ کئی ایک اہم سائل تھے جن کو حل کرنا تھا۔ جام صاحب کی کوششوں سے ان تمام سائل کو حل کر دیا گیا ہے دوسرے دفعہ سے بات چیت کی اس اہم مخصوصے سے بلوچستان کے تین سو یہاں تو کو فائدہ پہنچے گا۔ اور پٹ فیڈر نہر سے دولائکھ ایکڑا راضی سیراب ہو سکے گی۔ یہ مخصوص پاٹ تکمیل کو پہنچنے کا قریباً تین لاکھ اڑاٹھی سیراب کر سکس گے۔ مجھے ایہ ہے دنیلہ علی کی کوشش سے ہم جلد اس مخصوصے پر کام کر سکیں گے۔ اور یہ آبزدی کی اسکیں بلوچستان جیسے بے آب و گیاہ علاقے کی نیادی ضرورت ہے مجھے اپکو تباہے میں فروختا ہے اس موجودہ حکومت نے آبزدی کے سلسلے میں آپا کام کیا ہے جس کا پہلے تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ میں اپکو تبلانا چاہتا ہوں کہ جب سے بلوچستان قائم ہو لے ہے اور اریگیشن کے مکمل کا وجود عمل میں آیا ہے سارے عرصے میں صرف ڈیڑھ سو آبزدی کی اسکیں ہی تھیں مگر اب صرف دو سالوں میں ڈیڑھ سو سے زیادہ والٹر سپلائی اسکیں بن چکی میں اور کئی اسکیوں پر کام جاری ہے یہ موجودہ حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

جناب والا! اگر میں یہ کہوں کہ آبادی کے تناسب سے بلوچستان کے لوگوں کو پینے کا پانی زیادہ فر رہا ہے تو یہ فلٹ نہ ہو گا یہ حکومت کا کارنامہ ہے ہمارا ثارگٹ ہے کہ کم از کم ۱۹۹۰ء تک بلوچستان کی تمام آبادی کو صاف پانی مہیا کر دیں گے۔ میں اس بجٹ کی داد دینے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہی ترقی میں نہ راست کا جگہ بہو دا اور تمام شعبوں پر یکسا تو جو دیگئی ہے اس بجٹ میں کسی شبے کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔
جناب والا! بجٹ میں وفاقی حکومت کے ترقیاتی پروگرام کے متعلق ذکر کئے بغیر بات

بامکمل رہ جاتی ہے، ہم صدر محمد ضیا اللہ اور وزیراعظم محمد غانجو نے نہائیت مشکوریوں جنہوں نے بلوچستان کی ترقی پر خصوصی توجہ دی ہے۔ موجودہ حکومت نے اپنے دو سال کے محترمر صیں کئی اہم منصوبوں پر توجہ دی ہے اور ترقیاتی کام کئے ہیں۔ ان اہم منصوبوں میں بھلی کی فراہمی اہم منصوب ہے بھلی فراہم کرنے میں حکومت نے اہم کردار ادا کیا ہے جس سے بہت سے علاقوں کو بھلی فراہم کیا گئی ہے اس کی بیان کہیں مثال نہیں ملتی اور نہ ہی کوئی استثنے نیادہ ترقیاتی کاموں سروچ سکتا تھا اور اسے ساختہ ہم صدر پاکستان جناب محمد ضیا اللہ کے مشکوریوں جنہوں نے اپنے دور اقتدار میں بلوچستان کی ترقی کی بنیاد رکھدی ہے۔ اور ہم ۱۹۹۰ء تک بلوچستان کی تمام آبادی کو بنیادی ضروریات فراہم کر دیں گے۔ لہذا حکوم سے میرگزارش ہے کہ وہ ہمار ساختہ تعاون کرے۔

جناب والا! بحث کو سیٹھے ہوئے میں کامل یقین کا اظہار کرتا ہوں کہ انشا اللہ ع ۱۹۹۰ء تک موجودہ حکومت اپنے وعدے کے مطابق عوام نام بنا دی سہولیات ہمیاکرنے میں کافی حد تک کامیاب ہو جائیگی۔ اس سلسلے میں یعنی ترقیاتی کاموں کے تکمیل کے بارے میں میری عوام انس سے گزارش ہے کہ موجودہ حکومت کے ساختہ تعاون کریں جس طرح وہ پہلے سے کرتے کرتے آئے ہیں انشا اللہ عوام کے تعاون کے ساختہ ہم اپنے وعدے کو وزیراعظم پاکستان کے پانچ نکات کے تحت پورا کر سکتے ہیں۔ اور عوام کی بنیادی ضروریات انشا اللہ ع ۱۹۹۰ء تک پوری کریں گے۔

جناب والا! آئیں عوام سے پوری توقع ہے کہ وہ ان شعبہ باز سیاست دالزوں جن کو آپ دیکھ رہے ہیں کو وہ سوائے منفی نعروں کے عوام کو کچھ نہیں دیتے انہوں نے اپنی آنکھوں پر پڑی باندھی ہوئی ہے وہ ہمارے یہ ترقیاتی کام نہیں دیکھ رہے بہو ہمارے حلقة انتخاب میں بورہ ہے ہیں۔ **جناب والا!** اسے ہر حلقة انتخاب میں دیکھا جا سکتا ہے ہمارے اسکول سپیتال اور سڑکیں نظر آتی ہیں جو ایک ایئر کی ماں نہ ہمارے سامنے ہیں لیکن پھر بھی انکے سامنے اقتدار حاصل کرنے کا مقصد ہے

اور صرف اسکی خاطر انہوں نے ملک کی سلامتی اور عوام کے مفادات کو دا بی پر لگا رکھا ہے اور مختلف قسم کے نعرے لگا رہے ہیں جناب والا! یہ سب ہمارے سامنے ہیں۔ انہوں نے عوام کو گمراہ جلا دیا اور بادی کے سوا کچھ نہیں دیا۔ میں کہتا ہوں جیسا کہ دار رکھنے والے سیاستدان ملک کے نام پر ایک بد نمایا غیر ہیں جناب والا! ایک رخ ترودہ بیان کرتے ہیں جب کہ درسے رخ پر پردہ ڈالتے ہیں۔ سیاست الدل کو تو کھلے دل کا ہونا چاہیے انہیں حکومت کے اچھے کاموں کا ذکر کرنا چاہیے۔ تغیری نکتہ چینی سے کوئی بھی عوامی حکومت نہیں ٹھرتی بلکہ اس سے تو عوامی حکومت خوش ہوتی ہے۔ لہذا میں ان سے ہر من کر دنگا کو دہ اس سلسلے میں کنجوں کے کام نہ لیں اور طوای حکومت کے کارنا موں کی تعریف کریں۔

جناب والا! اپنی بجٹ تقریر کے آخری فلمات بیان کرتے ہوئے میں یہ کہونگا کہ موجودہ حکومت پر
اخلاص اور وہ بمعی کے ساتھ عوام کی خدمت کرنے رہے گی اور انشا اللہ آمنہ ۱۹۹۰ع کے الیکشن میں مسلم لیگ دوبارہ کامیابی حاصل کریں گی کیونکہ مسلم لیگ کے پیش نظر صرف اور صرف عوام کی خدمت اور ملک کی ترقی ہے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہم عوام انہاس کے سامنے سرخ رو ہوں۔ میں آپکا اور اپنے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اور یہ ساتھیوں نے بڑی خاموشی سے میری تقریری سمجھا۔ لہذا اب میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ شکریہ! پاکستان پائندہ باد۔ (تالیاں)

مسئلہ چکر میں۔

سردار یعقوب خان ناصر کے بعد اگر کوئی صاحب بولنا چاہیں تو بول سکتے ہیں۔ چونکہ کوئی صاحب تقریر نہیں کرنا چاہتے۔ لہذا اسمبلی کا اجلاس صبح ۲۲ جون ۱۹۸۷ء صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

ردو پر ایک بچکر پانچ منٹ اسمبلی کا اجلاس الگی صبح سورخ ۲۴ جون ۱۹۸۷ء کی صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)